Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 33

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

27-شوال 1436 ہجری قمری   13-ظہور 1394 ہش   13-اگست 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

۞ **منشی محمد اروڑا** صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔ دل وجان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔

۞ **میاں محمد خاں** صاحب نہایت درجہ کے غریب طبع، صاف باطن، دقیق فہم، حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت وارادت ومحبت ونیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔

۞ **منشی ظفر احمد صاحب** جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار وانوار اُس میں ظاہر ہیں۔

۞ **سیّد عبد الہادی** صاحب اور سیر انکسار اور ایمان اور حُسن ظن اور ایثار اور سخاوت کی صفت میں حصہ وافر رکھتے ہیں، وفادار اور متانت شعار ہیں۔

۞ مولوی **محمد یوسف سنوری صاحب** بہت راست طبع نیک ظن پاک خیال آدمی ہیں اس عاجز سے استقلال اور وفا کے ساتھ خلوص اور محبت رکھتے ہیں۔

۞ منشی **حشمت اللہ** صاحب مدرس مدرسہ سنور اور منشی **ہاشم علی صاحب** پٹواری تحصیل برنالہ اس عاجز کے یکرنگ مخلصین میں سے ہیں خدا تعالیٰ ان کا مددگار ہو۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

(۱۶) حُبّی فی اللہ **منشی محمد اروڑا** نقشہ نویس مجسٹریٹی: منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔ سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں خدمات کو نہایت نشاط سے بجالاتے ہیں۔ بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہوجائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جاں نثار آدمی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔ شاید انکو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر یک توفیق سے کوئی خدمت بجالاویں وہ دل وجان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

(۱۷) حُبّی فی اللہ **میاں محمد خاں** صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں۔ نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت وارادت ومحبت ونیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ مجھے ان کی نسبت یہ تردّد نہیں کہ اُن کے اس درجۂ ارادت میں کبھی کچھ ظن پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے وہ سچے وفادار اور جاں نثار اور مستقیم الاحوال ہیں۔ خدا اُن کے ساتھ ہو اُن کا نوجوان بھائی سردار علی خاں بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے۔ یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید ورشید ہے۔ خدائے تعالیٰ اُن کا محافظ ہو۔

(۱۸) حُبّی فی اللہ **منشی ظفر احمد صاحب**۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار وانوار اُس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات وامارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے۔ اور اُن سے لذّت اُٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر تمام مدار حصول فیض کا ہے اور حُسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

(۱۹) حبّی فی اللہ سیّد **عبد الہادی** صاحب اوورسیر۔ یہ سیّد صاحب انکسار اور ایمان اور حُسن ظن اور ایثار اور سخاوت کی صفت میں حصہ وافر رکھتے ہیں۔ وفادار اور متانت شعار ہیں۔ ابتلا کے وقت استقامت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ وعدہ اور عہد میں پختہ ہیں۔ حیا کی قابل تعریف صفت اُن پر غالب ہے۔ اس عاجز کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے سے پہلے بھی وہی ادب ملحوظ رکھتے تھے جو اَب ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ کا اُن پر یہ خاص احسان ہے کہ وہ نیک کاموں کے کرنے کے لئے منجانب اللہ توفیق پاتے ہیں۔ ان کی طبیعت فقر کے مناسب حال ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ کے لئے دو روپے ماہواری چندہ مقرر کیا ہے۔ مگر اس چندہ پر کچھ موقوف نہیں وہ بڑی سرگرمی سے خدمت کرتے رہتے ہیں اور اُن کی مالی خدمات کی اس جگہ تصریح مناسب نہیں کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی مالی خدمات کے اظہار سے ان کو رنج ہوگا۔ وجہ یہ کہ وہ اس سے بہت پرہیز کرتے ہیں کہ اُن کے اعمال میں کوئی شعبہ ریا کا دخل کرے اور ان کو یہ وہم ہے کہ اجر کسی عمل کا اس کے اظہار سے ضائع ہوجاتا ہے۔

(۲۰) حبّی فی اللہ مولوی **محمد یوسف سنوری**، میاں عبد اللہ صاحب سنوری کے ماموں ہیں۔ بہت راست طبع نیک ظن پاک خیال آدمی ہیں۔ اس عاجز سے استقلال اور وفا کے ساتھ خلوص اور محبت رکھتے ہیں۔

(۲۱) منشی **حشمت اللہ** صاحب مدرس مدرسہ سنور اور منشی **ہاشم علی صاحب** پٹواری تحصیل برنالہ اس عاجز کے یکرنگ مخلصین میں سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا مددگار ہو۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 532 تا 533)

---

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق، توبہ استغفار انسان کو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دیتا ہے جس کے وسیع تر انعامات اگلے جہان میں ملیں گے

خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا اس سے وفا رکھنا ہی جنت ہے اور اس سے دُور جانا جہنم ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10 رجولائی 2015 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے تین عشروں کے بارہ میں کیا فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بائیس روزے گزر گئے یا بائیسواں روزہ گزر رہا ہے اور یوں ہم رمضان کے آخری عشرہ میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کے عشروں میں سے گزرتے ہوئے جہنم سے نجات دلانے والے عشرہ میں سے گزر رہے ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بارہ میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک قسم تو رحمت کی یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور احسان کے ہوتی ہے۔ انسان اس کو حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص تردّد یا کوشش نہیں کر رہا ہوتا۔ اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ رَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ (الاعراف:157) کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے تمام لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ بغیر کسی عمل کے ان کو اس رحمت سے حصہ مل رہا ہے۔

سوال حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے۔ اُس کی رحمت اس کے غضب کو ڈھانک لیتی ہے۔ اس امر کی حضور نے کس رنگ میں وضاحت فرمائی؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجرموں کو بھی ان کے توبہ استغفار سے اللہ تعالیٰ بخشتا ہے۔ جو بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں ان کے لئے سزا مقدر ہو جاتی ہے ان کو بھی بخش دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے مجرموں کو بھی جن پر عذاب لازم ہو گیا جب وہ زاری کریں تو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے بلکہ بعض پر عذاب کی اپنے فرستادوں کو خبر بھی دے دیتا ہے (جیسا کہ میں نے کہا) لیکن پھر مجرم کی زاری جو ہے، اس کا تضرع ہے، اس کا رونا پیٹنا ہے، استغفار کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچ لیتا ہے۔ تو بہرحال مومن کا یہ مقام نہیں ہے کہ پہلے قانون الٰہی سے بغاوت کرے اور پھر آہ و زاری کرے اور پھر رحمت تلاش کرے۔

سوال دوسری قسم رحمت کی حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا بیان فرمائی؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری قسم کی رحمت اعمال کے ساتھ مشروط ہے اور اس کا وعدہ نیک کام کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کے ساتھ مشروط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (الاعراف:57) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔

سوال محسن کی حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا تشریح بیان فرمائی؟ محسن کون ہوتا ہے؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: محسن کے معنی ہیں جو دوسروں سے نیک سلوک کرے۔ تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ علم رکھنے والا ہو۔ تمام شرائط کے ساتھ اس کام کو پورا کرنے والا ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان لوگوں کے قریب ہے جو جان بوجھ کر گناہ کرنے والے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رحم محسنین کے ساتھ ہے، ان لوگوں کے ساتھ ہے، اُن پر ہوتا ہے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو دوسروں سے نیکیاں کرنے والے اور ان کے حق ادا کرنے والے ہوں۔

سوال انسان کب محسن بن سکتا ہے اس بارہ میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دعائیں قبول کروانی ہیں تو پھر محسن بننا ضروری ہے اور محسن کے ان معنوں کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے محسن بننا ضروری ہے۔ پس یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ عام نیکیاں کر کے انسان محسن نہیں بن سکتا بلکہ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے اپنے اعمال کو اعلیٰ معیاروں تک لے جانا ضروری ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محسن کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو محسن کی تعریف فرمائی ہے اس کو اگر انسان دیکھے تو خوف سے پریشان ہو جاتا ہے کہ کیا ہماری عبادتوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ ہر کام کرتے ہوئے جو بھی کام ہم کر رہے ہیں ہماری یہ حالت ہوتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ اور وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محسن وہ ہے جو ہر نیک کام کرتے ہوئے یہ دیکھے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ یہ بات سامنے رکھے۔ یا کم از کم خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

سوال پہلا عشرہ رحمت کا عشرہ گزارنے اور اُسے حاصل کر لینے کے بعد پھر مومن کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب رحمت تلاش کر لو تو پھر یہ عہد کرو کہ اس کو ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ ایک مومن کے لئے دس دن کی تربیت پھر اگلے راستے دکھائے گی۔ لیکن کیونکہ شیطان ہر وقت ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے اس لئے اس رحمت کو حاصل کرنے کے بعد اس پر قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے اور وہ مدد اور طاقت ہے استغفار۔ استغفار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے اور ان پر رحمت اور فضل کرتا ہے۔ لیکن مومن وہ ہے جو اس ستاری اور رحمت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔

سوال حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استغفار کے کیا معانی و مطالب بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریّت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفۡر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُستَغۡفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔

سوال آخری عشرہ جہنّم سے کس طرح نجات دلاتا ہے؟ اس بارہ میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخری عشرہ جہنم سے بچانے کا عشرہ ہے تو جب انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں بھی لپٹ جائے، اس کی مغفرت سے روشنی اور طاقت پکڑ کر اس پر قائم بھی ہو جائے، اس کی روشنی سے حصہ لے لے اور اس کی طاقت پکڑ کر اس پر قائم بھی ہو جائے تو ظاہر ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کرنے والوں سے راضی ہو کر اپنی جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔

سوال جنّت اور دوزخ کی حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس نکتے کو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جہنم سے نجات بھی اس دنیا سے شروع ہوتی ہے اور جنت کا ملنا بھی اس دنیا میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق، توبہ استغفار انسان کو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دیتا ہے جس کے وسیع تر انعامات اگلے جہان میں ملیں گے۔ اور بدیوں کی طرف دوڑنا دل میں ایک اضطراب اور قلق پیدا کرتا ہے جو بجائے خود ایک خطرناک جہنم ہے۔ جو برائیوں سے بچتا ہے وہ دل کی بے چینیوں سے بھی بچتا ہے۔ اب ایک چور ہے یا کسی بھی طریقے سے کوئی بھی غلط کام کرنے والا ہے، اسے ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں میں پکڑا نہ جاؤں یا اور کسی قسم کی بدنامی نہ ہو اور یہ خوف ہی اِس دنیا میں اسے جہنم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اس دنیا اور اگلے جہان میں جنت کما رہا ہوتا ہے اور برائیوں اور شہوات نفسانی میں مبتلا اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جہنم کما رہا ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا اس سے وفا رکھنا ہی جنت ہے اور اس سے دور جانا جہنم ہے

سوال لیلۃ القدر کی کتنی صورتیں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمائیں؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیلۃ القدر کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ رات جو رمضان میں آتی ہے۔ ایک وہ زمانہ جو نبی کا زمانہ ہے۔ اور ایک یہ ہے کہ انسان کے لئے، ہر شخص کے لئے اس کی لیلۃ القدر وہ ہے جب وہ پاک اور صاف ہو گیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 336) دنیا کے تمام گندوں اور میلوں سے پاک ہو گیا۔ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم ہو گیا۔ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے تمام برائیوں کو اپنے سے دور کر دیا۔ پس یہ وہ لیلۃ القدر ہے جو اگر ہمیں میسر آ جائے اور ہم خالص اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بن جائیں، اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے والے بن جائیں تو یہ ہمارا وہ مقصد ہے جس کو حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

★★★

خطبہ جمعہ

مامور کی باتوں پر عمل کرنا مومنوں کا فرض ہے اور اس کو سمجھنا چاہئے اور اپنی توجیہیں کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا

کسی بھی بات کے متعلق رائے قائم کرنی ہو تو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالکل خلوت نشین تھے اور جو غیر مسلم آپ کے واقف تھے ان پر آپ کی عبادت اور زُہد کا اتنا اثر تھا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے مزار پر آتے تھے

اگر ہم دعاؤں کا حق ادا کرتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ بھی اور آئندہ بھی ہونے والی سب مخالفتیں خود اپنی موت مر جائیں گی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخالفین کی سب وشتم اور ایذا رسانیوں پر بے نظیر صبر اور آپؑ کے اخلاق عالیہ کا بیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ متفرق واقعات کا دلچسپ تذکرہ

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24 رجولائی 2015ء بمطابق 24 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس وقت مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان فرمودہ بعض واقعات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ سے متعلق ہیں بیان کروں گا۔

’تذکرہ‘ میں 9 رفروری 1908ء کی تاریخ کے تحت ایک الہام لکھا ہوا ہے۔ اس دن کے آٹھ الہامات ہیں۔ ایک الہام یہ ہے۔ ’’لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 635 ایڈیشن چہارم 2004ء)

اس کی واقعاتی وضاحت بعض حالات کے مطابق ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ’’1908ء کے شروع میں حافظ احمد اللہ خان صاحب مرحوم کی دو لڑکیوں کی شادی کی تجویز ہوئی جن میں سے بڑی کا نام زینب اور چھوٹی کا نام کلثوم تھا۔ زینب کے متعلق اور بھی بعض لوگوں کی خواہش تھی۔ (ان کا ایک رشتہ شیخ عبدالرحمن مصری سے بھی آیا ہوا تھا۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی شادی مصری صاحب سے ناپسند کی (کہ زینب کی شادی اس سے نہ ہو۔) لیکن آپ کی عادت یہ نہیں تھی کہ بہت زیادہ زور دیں۔ آپ نے زور نہیں دیا۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا کہ لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ۔ کہ زینب کو ہلاک مت کرو۔ حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم نے دوسرے شخص کو کسی نہ کسی وجہ سے ناپسند کیا اور یہ خیال کیا کہ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشورہ غلط ہے وہاں شادی نہ کی جائے بلکہ مصری صاحب سے شادی کی جائے اور خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے کو الہام نے ردّ کر دیا ہے۔ (یعنی یہ جو الہام تھا لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو مشورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے وہ اللہ کو پسند نہیں آیا بلکہ دوسرا رشتہ جو اس کے خلاف تھا وہ پسند آیا۔ بہرحال انہوں نے اپنی اس بیٹی کی شادی مصری صاحب سے کر دی۔) چنانچہ یہ الہام 9 رفروری 1908ء کو ہوا اور 17 رفروری 1908ء کو شیخ مصری صاحب کا نکاح زینب سے کر دیا گیا۔ (حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ) یہ تاریخ اس طرح محفوظ رہی کہ مصری صاحب کا نکاح دو اور نکاحوں سمیت اسی دن ہوا تھا جس دن کہ ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم کا نکاح ہوا تھا اور وہ 17 رفروری تھی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے صاف کہہ دیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات مان لو اور مصری صاحب سے نکاح نہ کرو ورنہ یہ نکاح اسے منافق بنانے کا نتیجہ پیدا کر دے گا (یا ہلاکت کا نتیجہ پیدا کر دے گا یا قتل کرنے والی بات ہو گی۔) لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو شاید اس زینب کے متعلق اسے سمجھا ہی نہیں اور لڑکی کے باپ نے الٹ نتیجہ نکالا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا منشاء اس الہام سے یہ تھا کہ اس شخص سے ایک بھاری فتنہ پیدا ہونے والا ہے (کیونکہ بعد میں مصری صاحب سے فتنہ پیدا ہوا۔) اس سے زینب کی شادی نہ کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات مان لو۔ پھر اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ احمد اللہ صاحب کو یہی مشورہ دیا تھا۔ چنانچہ جب مصری صاحب جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں تو (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) پیر منظور محمد صاحب نے مجھے کہلا بھیجا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ احمد اللہ صاحب کو کہا تھا کہ شیخ عبدالرحمن صاحب سے شادی نہ کی جائے۔ مگر جب حافظ صاحب نے اس بات کو نہ مانا اور اسی جگہ لڑکی کی شادی کر دی تو مجھے سخت غصّہ آیا۔ (یہ بیان کیا پیر منظور محمد صاحب نے) اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ حضور خدا تعالیٰ کے مامور ہیں اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب مامور ایک بات کہہ دے تو تمام مومنوں کو چاہئے کہ اس پر عمل کریں مگر حافظ احمد اللہ صاحب نے حضور کی نافرمانی کی ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بات تو آپ نے جو کہی ہے یہ ٹھیک ہے مگر ایسے معاملات میں مَیں دخل نہیں دیا کرتا۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) جب یہ روایت مجھے پہنچی تو گو اس روایت میں مجھے کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا مگر چونکہ یہ اکیلی روایت تھی اس لئے اس بات کا فکر ہوا کہ کوئی اور گواہ بھی ہونا چاہئے۔ ان کے جماعت چھوڑنے کی اور اس فتنے کی جو ساری background تھی اس کی وجہ سے آپ چاہتے تھے کہ اس کا ٹھوس ثبوت ملے۔ تو بہرحال کہتے ہیں) خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ دوسرے دن کی ڈاک میں مجھے ایک خط ملا جو منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کی طرف سے تھا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ 1915ء میں جب میں قادیان آیا تو اس وقت مجھے کسی دوست سے قرآن پڑھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے حافظ احمد اللہ صاحب سے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دن باتوں باتوں میں انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اپنی لڑکی زینب کا رشتہ کسی اور شخص سے کرنے کا کہا تھا مگر انہی دنوں آپ پر یہ الہام نازل ہوا کہ لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ۔ جس

سے میں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے صحیح نہیں اور میں نے شیخ مصری صاحب سے رشتہ کر دیا۔ مگر اب شیخ مصری مجھے بہت سخت تنگ کرتا ہے۔ (یہ ان کے سسر نے کہا) اور اس نے مجھے بڑی بڑی تکلیفیں پہنچانی شروع کر دی ہیں جس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) مجھے بھی یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّل کے زمانے میں شیخ مصری صاحب نے بازار میں اپنے خسر کو مارا جس پر حضرت خلیفہ اوّل مصری صاحب سے سخت ناراض ہو گئے اور میں نے کئی دن آپ کی منّتیں کر کے انہیں معاف کروایا۔ پس اس الہام کے یہ معنی تھے کہ تم زینب کی شیخ مصری سے شادی مت کرو ورنہ اس کا ایمان بھی برباد ہو جائے گا۔ چنانچہ واقعات نے ثابت کر دیا کہ اس شادی سے اس کا ایمان بھی ضائع ہو گیا۔

(ماخوذ از 'مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر'۔ انوار العلوم جلد 14 صفحہ 579 تا 581)

مصری صاحب کے بارے میں بہت سوں کو نہیں پتا ہو گا کہ یہ کون تھے اور ان کا کیا قصہ ہے۔ یہ تاریخ کا بھی ایک حصہ ہے اس لئے تھوڑی سی وضاحت کر دیتا ہوں۔ شیخ عبدالرحمن مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی جیسا کہ ظاہر ہے۔ پڑھے لکھے تھے۔ پھر یہ مصر گئے اور ان کو مصر بھیجنے کا خرچ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب نے دیا۔ مصر جانا جہاں ان کے لئے دوسرے فوائد کا باعث بنا وہاں مصر جانے کی وجہ سے شیخ مصری کہلانے کا بھی ذریعہ بنا۔ اس وجہ سے ان کو شیخ مصری کہا جاتا تھا۔

(ماخوذ از 'مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر'۔ انوار العلوم جلد 14 صفحہ 579)

بہر حال ایک ایسا وقت آیا جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اختلاف کیا اور اختلاف کی وجہ سے آپ کے خلاف بہت کچھ کہنے لگے۔ جماعت میں فتنے کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے جہاں جماعت کو وسیع پیمانے پر فتنے سے محفوظ رکھا۔ وہاں بعض احباب کو انفرادی طور پر بھی ان کی حالت کے بارے میں رؤیا میں بتا دیا کہ ان کی حالت کیسی ہے۔ مصری صاحب کے جماعت میں مقام کا اندازہ اس سے لگائیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بیان فرمایا ہے کہ ایک دوست نے افریقہ سے مجھے خط لکھا کہ مصری صاحب کے جماعت سے علیحدہ ہونے پر مجھے سخت گھبراہٹ ہے۔ لکھتے ہیں کہ جب اتنے بڑے بڑے آدمیوں کا ایمان ضائع ہو گیا تو ہمارا ایمان کیا حقیقت رکھتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اس پر مَیں نے ان کو لکھا کہ بڑائی کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آپ کا نہیں ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے اپنے عمل سے انہیں جماعت سے علیحدہ کر دیا ہے جن کو آپ بڑا سمجھتے تھے اور آپ کو جماعت میں رکھا تو ثابت ہوا کہ بڑے آپ ہیں، وہ نہیں۔

(ماخوذ از 'مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر'۔ انوار العلوم جلد 14 صفحہ 564)

بہر حال جبتک مصری صاحب جماعت میں تھے بڑے اہم سمجھے جاتے تھے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس اختلاف کے دوران یا جماعت سے نکلنے کے بعد مصری صاحب نے خود ہی لَا تَقْتُلُوْا زَیْنَب کا الہام بتا کر اپنی اہمیت ظاہر کرنا چاہی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رشتہ کے متعلق یہ الہام ہوا تھا اور اس کا مطلب یہی تھا کہ میرے بارے میں ہے۔ لیکن جب اس الہام کی باقی الہاموں کے ساتھ جوڑ کے حضرت مصلح موعود نے حقیقت کھولی اور جماعت کے افراد نے بھی بتانا شروع کیا تو پھر مصری صاحب نے خود ہی کہنا شروع کر دیا کہ میری بیوی زینب کو اس معاملے میں کیوں کھینچا جا رہا ہے۔ تو اس الہام کی وضاحت کرنے کی یہ وجہ ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی ہے کہ کس طرح وہ الہام پورا ہوا۔

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں کہ "اب دیکھو یہ کیسی زبردست پیشگوئی ہے جس کی طرف خود مصری صاحب نے توجہ دلائی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بیوی کو یہ یاد تھا کہ ایسا الہام ہوا تھا اور (بیوی کہتی ہے کہ) میرے والد نے اسے میرے متعلق سمجھا۔ اس طرح ان کا ذہن اس طرف گیا اور (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اس طرح ان کا (مصری صاحب کا بھی) ذہن اس طرف گیا اور شاید جو کام ہم سے دیر میں ہو سکتا وہ خود انہوں نے کر دیا۔

(حضرت مصلح موعود مثال دیتے ہیں کہ اس کی مثال) بالکل اسی طرح (ہے) جس طرح بکری نے چھری نکالی تھی۔ کہتے ہیں کہ کوئی شخص تھا جس نے بکری ذبح کرنے کے لئے چھری نکالی مگر پھر کہیں رکھ کر بھول گیا اور اس پر بچوں نے کھیلتے ہوئے مٹی ڈال دی اور وہ مٹی کے نیچے چھپ گئی۔ اس نے چھری کو بہتیرا تلاش کیا مگر نہ ملی۔ وہ حیران سا کھڑا تھا کہ بکری نے پیر مارنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مٹی ہٹ گئی اور اسے چھری نظر آ گئی جس سے اس نے فوراً اسے ذبح کر دیا۔ تو اُس وقت سے عرب میں یہ مثل مشہور ہو گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کا سامان مہیا کرتا ہے تو کہتے ہیں اس نے بالکل ایسا ہی کیا جس طرح بکری نے چھری نکال لی تھی۔"

(ماخوذ از 'مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر'۔ انوار العلوم جلد 14 صفحہ 581)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی نتیجہ نکالا اور یہ نتیجہ بڑا ظاہر نکلتا ہے کہ حافظ صاحب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات مان کر اپنی بیٹی زینب مصری صاحب کے نکاح میں نہ دیتے تو اس کا ایمان ضائع نہ ہوتا۔ پس مامور کی باتوں پر عمل کرنا مومنوں کا فرض ہے۔ اور اس کو سمجھنا چاہئے اور اپنی توجیہیں کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔

حضرت مصلح موعود پھر ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولوی محمد احسن صاحب کی طبیعت ایسی تھی کہ ان کی طبیعت میں بڑی جلد بازی تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بسراواں کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے (سیر کے دوران) فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اور بندے کے کلام میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنا ایک الہام سنایا اور فرمایا دیکھو یہ بھی ایک الہام ہے اور اس کے مقابل پر حریری کا بھی کلام موجود ہے۔ (یہ ایک لکھنے والا تھا۔) مولوی محمد احسن صاحب نے بات کا آخری حصہ غور سے نہ سنا اور الہام کے متعلق خیال کر لیا کہ یہ حریری کا کلام ہے۔ اور کہنے لگے بالکل لغو ہے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ تو خدا تعالیٰ کا الہام ہے تو مولوی صاحب فوراً کہنے لگے سبحان اللہ! کیا ہی عمدہ کلام ہے۔"

(ماخوذ از الفضل 30 مئی 1959ء صفحہ 4 نمبر 127 جلد 48/13)

پس کسی بھی بات کے متعلق رائے قائم کرنی ہو تو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ پھر اس بات کا ذکر فرماتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آج دنیا کے کونے کونے اور ہر ملک میں جانا جاتا ہے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سکھ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ کے تایا مرزا غلام قادر صاحب تو بہت مشہور تھے اور ایک بڑے عہدے پر فائز تھے لیکن مرزا غلام احمد صاحب غیر معروف تھے انہیں کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ سکھ کہنے لگا کہ میرے والد ایک دفعہ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس گئے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد کے پاس۔) اور کہنے لگے سنا ہے آپ کا ایک اور بیٹا بھی ہے وہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا وہ تو سارا دن مسجد میں پڑا رہتا ہے اور قرآن پڑھتا رہتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا فکر ہے وہ کھائے گا کہاں سے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ دنیا کا بھی کچھ فکر کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ کوئی نوکری کر لے۔ لیکن جب میں اس کے لئے کسی نوکری کا انتظام کرتا ہوں وہ انکار کر دیتا ہے۔ چنانچہ میرے والد گئے (اس سکھ کے والد گئے) اور بڑے مرزا صاحب کی بات ان کو پہنچائی۔ وہ کہنے لگے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہنے لگے) کہ میرے والد صاحب کو تو یونہی فکر لگی ہوئی ہے۔ مَیں نے دنیا کی نوکریوں کا کیا کرنا ہے۔ آپ ان کے پاس جائیں (میرے والد کے پاس) اور کہیں کہ میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو گیا ہوں۔ مجھے آدمیوں کی نوکریوں کی ضرورت نہیں ہے۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) اس سکھ پر اس بات کا اتنا اثر تھا کہ وہ جب بھی آپ کا ذکر کرتا اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ایک دفعہ وہ چھوٹی مسجد میں میرے پاس آیا اور چیخیں مار کر رونے لگ گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ آج مجھ پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ میں آج بہشتی مقبرہ گیا تھا۔ جب میں مرزا صاحب کے مزار پر سجدہ کرنے لگا تو ایک احمدی نے مجھے اس سے منع کر دیا حالانکہ اس کا مذہب اور ہے اور میرا مذہب اور ہے۔ اگر احمدی قبروں کو سجدہ نہیں کرتے تو نہ کریں۔ میں تو سکھ ہوں ہم سجدہ کر لیتے ہیں۔ پھر اس احمدی نے مجھے منع کیوں کیا۔ اس پر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ غرض آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بالکل خلوت نشین تھے اور جو لوگ آپ کے واقف تھے ان پر آپ کی عبادت اور زہد کا اتنا اثر تھا کہ غیر مسلم ہونے کے باوجود یہ لوگ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی آپ کے مزار پر آتے تھے۔

(ماخوذ از الفضل 30 مئی 1959ء صفحہ 4 نمبر 127 جلد 48/13)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوست تھے۔ آپ کے دعوے کے بعد انہوں نے کہا کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا ہے اور اب میں ہی گراؤں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے یعنی مولوی محمد حسین کے نام کو تو مٹا دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو دنیا میں پھیلا دیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کا، مولوی محمد حسین صاحب کا ایک بیٹا آریہ ہو گیا اور حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میں نے اسے قادیان بلایا اور اسے دوبارہ مسلمان کیا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اس بات پر مجھے شکریہ کا خط بھی لکھا۔

پھر حضرت مصلح موعود نے خلافت ثانیہ کے دور میں اندرونی اور بیرونی مخالفتوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے مخالفت چل رہی ہے لیکن جماعت ترقی کر رہی ہے بلکہ آج تک بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف سازشوں اور مخالفتوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن اللہ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ جماعت کانٹوں پر گزرتی ہوئی اپنی حیثیت کو پہنچی ہے اور یہ بات بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ جماعت کے شامل حال رہا ہے۔ لیکن اس فضل کو دائمی کرنے کے لئے جماعت کو ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔

(ماخوذ از الفضل 30 مئی 1959ء صفحہ 4 نمبر 127 جلد 48/13)

اگر ہم دعاؤں کا حق ادا کرتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ بھی اور آئندہ بھی ہونے والی سب مخالفتیں خود اپنی موت مر جائیں گی۔ ایک موقع پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیمثال قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ درجے کی ملازمت عطا فرمائی تھی۔ وہ چُھوٹی (ختم ہوئی) تو آپ نے اپنے وطن میں پریکٹس شروع کی۔ وہاں آپ کی بہت شہرت تھی۔ آپ کا وطن بھیرہ سرگودھا کے ضلع میں ہے جہاں بڑے بڑے زمیندار ہیں اور ان میں سے اکثر آپ کے بڑے معتقد تھے۔ پس وہاں کام چلنے کا خوب امکان تھا۔ لیکن آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ملنے قادیان آئے۔ چند روز بعد جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا کا آپ بہت کچھ دیکھ چکے اب یہیں آ بیٹھئے۔ آپ نے اس ارشاد پر ایسا عمل کیا کہ خود سامان لینے بھی واپس نہ گئے بلکہ دوسرے آدمی کو بھیج کر سامان منگوایا۔ اس زمانے میں یہاں پریکٹس چلنے کی کوئی امید ہی نہ تھی بلکہ یہاں تو ایک پیسہ دینے کی حیثیت والا بھی کوئی نہ تھا مگر آپ نے

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222

رہائش:: 2237-8468, 2237-0471

کلام الامام

"یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 201)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری مع فیملی۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کسی بات کی پرواہ نہیں کی۔ پھر بھی آپ کی شہرت ایسی تھی کہ باہر سے مریض آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے اور اس طرح کوئی نہ کوئی صورت آمد کی پیدا ہو جاتی تھی۔ مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی ایسے رنگ کی تھی کہ کوئی آمد کا احتمال بھی نہ تھا۔ نہ کہیں سے کسی فیس کی امید تھی، نہ کوئی تنخواہ تھی اور نہ وظیفہ۔ کسی طرف سے کسی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اِس وقت جتنے کام تمام محکمے (جماعتی ادارے) کر رہے ہیں یہ سب وہ اکیلے (کیا) کرتے تھے حالانکہ گزارے کی کوئی صورت نہ تھی اور یہ بھی وادیٔ غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے والی بات ہے۔'' (ماخوذ از خطبات محمود جلد 2 صفحہ 260-261)

پس یہ نمونے ہیں ہمارے بزرگوں کے جن کو ہم واقفین زندگی کو بھی وقتاً فوقتاً اپنے سامنے رکھتے ہوئے ان پر غور کرنا چاہئے۔

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا آپ علیہ السلام سے جو عشق تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مولوی عبدالکریم صاحب کو خاص عشق تھا اور ایسا عشق تھا کہ اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے اس زمانے کو دیکھا۔ دوسرے لوگ اس کا قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) وہ ایسے وقت میں فوت ہوئے جب میری عمر سولہ سترہ سال تھی اور جس زمانے میں مَیں نے ان کی محبت کو شناخت کیا ہے اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہوگی۔ یعنی بچپن کی عمر تھی لیکن باوجود اس کے مجھ پر ایک ایسا گہرا نقش ہے کہ مولوی صاحب کی دو چیزیں مجھے کبھی نہیں بھولتیں۔ ایک تو ان کا پانی پینا اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی محبت۔ آپ ٹھنڈا پانی بہت پسند کرتے تھے اور اسے بہت شوق سے پیتے تھے اور پیتے وقت غٹ غٹ کی ایسی آواز آیا کرتی تھی کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت کی نعمتوں کو جمع کر کے بھیج دیا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 121-122)

چند گھونٹ لینے کے بعد الحمد للہ الحمد للہ کرتے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 24 صفحہ 158)

(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اس زمانے میں اس مسجد اقصیٰ کے کنوئیں کا پانی بہت مشہور تھا۔ اب تو معلوم نہیں لوگ کیوں اس کا نام نہیں لیتے۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ کہتے بھائی کوئی ثواب کماؤ اور پانی لاؤ۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود مجلس میں موجود ہوتے تو اور بات تھی ورنہ آپ سیڑھیوں پر آ کر انتظار میں کھڑے ہو جاتے اور پانی لانے والے سے لوٹا لے کر منہ سے لگا لیتے۔ دوسری بات جو تھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں بیٹھے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا کہ آپ کی آنکھیں حضور کے جسم میں سے کوئی چیز لے کر کھا رہی ہیں۔ اس وقت گویا آپ کے چہرے پر بشاشت اور شگفتگی کا ایک باغ لہرا رہا ہوتا تھا اور آپ کے چہرے کا ذرہ ذرہ مسرت کی لہر چھینک رہا ہوتا تھا۔ جس طرح مسکرا مسکرا کر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سنتے اور جس طرح پہلو بدل بدل کر داد دیتے وہ قابل دید نظارہ ہوتا۔ اگر اس کا تھوڑا سا رنگ میں نے کسی اور میں دیکھا تو وہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم تھے۔ غرض مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص عشق تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آپ سے ویسی ہی محبت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریق تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد ہمیشہ بیٹھ کر باتیں کرتے۔ لیکن مولوی صاحب کی وفات کے بعد آپ نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ کسی نے عرض کیا کہ حضور اب بیٹھتے نہیں؟ تو فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی جگہ کو خالی دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ کون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو حیّ اور دوبارہ زندگی دینے والا یقین کرتا ہو۔ پس یہ یکطرفہ عشق نہیں تھا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 122)

آپ علیہ السلام کو اپنے صحابہ سے بہت محبت تھی۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ قادیان میں ایک دفعہ ایک شخص نے کچھ بیجا الفاظ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے متعلق کہے۔ لوگوں نے اسے مارنا شروع کر دیا۔ وہ شخص ضدی تھا۔ لوگ اسے مارتے جاتے مگر وہ یہی کہتا جاتا کہ میں تو یہی کہوں گا۔ لوگ اسے پھر مارنا شروع کر دیتے اور یہ جھگڑا بڑھ گیا۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) ہم اس وقت چھوٹی عمر کے تھے۔ ہمارے لئے ایک تماشا بن گیا۔ وہ مار کھاتا جاتا اور کہتا جاتا کہ مَیں تو یہی کہوں گا۔ لوگ اسے مارتے یہاں تک کہ وہ اسے مار مار کر تھک گئے۔ ان دنوں ایک غیر احمدی پہلوان حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس علاج کے لئے آیا ہوا تھا۔ (خلافت سے پہلے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں۔) اس نے جب یہ شور سنا تو (وہ سمجھا کہ یہ بھی کوئی ثواب کا کام ہے۔ اس نے) خیال کیا کہ مَیں کیوں اس ثواب سے محروم رہوں، مجھے بھی اس میں حصہ لینا چاہئے۔ چنانچہ وہ بھی گیا اور اس شخص کو بات کا پتا نہ تھا۔ اس نے اس کو اٹھایا اور بھمب یری کی طرح گھما کے زمین پے دے مارا۔ لیکن وہ بھی بڑا ضدی شخص تھا۔ وہ گر کے پھر یہی کہتا تھا میں تو یہی کہوں گا۔ تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ہمارے لئے ایک تماشا بن گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب معلوم ہوا تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ کیا ہماری یہی تعلیم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دیکھو لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں لیکن ہمارا اس سے کیا بگڑ جاتا ہے۔ اگر اس نے کچھ بیجا الفاظ مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق بھی استعمال کر دیئے تو کیا ہو گیا؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اور تو اور ہمارے نانا میر ناصر نواب صاحب نے جب یہ دیکھا تو آپ وہاں گئے اور لوگوں سے کہا۔ تم لوگ یہ کیا لغو بات کر رہے ہو؟۔ کیوں تم اس شخص کو مارنے لگ گئے ہو؟ مگر ابھی آپ لوگوں کو یہ نصیحت کر ہی رہے تھے کہ اس شخص نے مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق پھر وہی الفاظ دہرا دیئے تو اس پر میر صاحب نے خود بھی اسے دو چار تھپڑ لگا دیئے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) بسا اوقات انسان اس قسم کے بھی کام کر لیتا ہے جو لغو ہوتے ہیں۔ دراصل رَو چلنے کی دیر ہوتی ہے۔ جب رَو چل جائے تو لوگ خود بخود اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (ماخوذ از الفضل 5 جون 1948ء صفحہ 6 نمبر 127 جلد 2)

لیکن پھر بھی ہمیں اپنے جذبات پر کنٹرول کی عادت ہونی چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور صحابی حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے آپ سے عشق کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''منشی اروڑے خان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا۔ وہ کپورتھلہ میں رہتے تھے اور کپورتھلہ کی جماعت کی اخلاص کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قدر تعریف فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے انہیں ایک تحریر بھی لکھ دی تھی جو انہوں نے (یعنی جماعت نے) رکھی ہوئی ہے کہ اس جماعت نے ایسا اخلاص دکھایا ہے کہ یہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بار بار درخواست کرتے کہ حضور کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں۔ آپ نے بھی وعدہ کیا ہوا تھا۔ جب موقع ہوا آئیں گے۔ ایک بار جو فرصت ملی تو اطلاع دینے کا وقت نہیں تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بغیر اطلاع کے چل پڑے اور کپورتھلہ کے اسٹیشن پر جب اترے تو ایک شدید مخالف نے آپ کو دیکھا جو آپ کو پہچانتا تھا۔ اگرچہ وہ مخالف تھا مگر بڑے آدمیوں کا ایک اثر ہوتا ہے۔ منشی اروڑا صاحب سناتے ہیں کہ ہم ایک دکان پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ وہ دوڑا دوڑا آیا اور کہنے لگا کہ تمہارے مرزا صاحب آئے ہیں۔ یہ سن کر جوتی اور پگڑی وہیں پڑی رہی اور مَیں ننگے پاؤں اور ننگے سر سٹیشن کی طرف بھاگا۔ مگر پھر تھوڑی دور جا کر خیال آیا کہ ہماری ایسی قسمت کہاں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ اطلاع دینے والا مخالف ہے اس نے مخول کیا ہوگا۔ مذاق کیا ہوگا۔ اس پر مَیں نے کھڑے ہو کر اسے ڈانٹنا شروع کر دیا۔ منشی صاحب کہتے ہیں میں نے اس شخص کو ڈانٹنا شروع کر دیا کہ تُو جھوٹ بولتا ہے مذاق اڑاتا ہے۔ مگر پھر خیال آیا کہ شاید آ ہی گئے ہوں اس لئے پھر بھاگا۔ پھر خیال آیا کہ ہماری ایسی قسمت نہیں ہو سکتی اور پھر اسے کوسنے لگا۔ وہ کہے مجھے برا بھلا نہ کہو مَیں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ اس پر پھر چل پڑے۔ غرضیکہ میں کبھی دوڑتا اور کبھی کھڑا ہو جاتا اسی حالت میں جا رہا تھا کہ سامنے کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں۔ تو یہ جنون ہونے والا عشق ہے اور ان کے معشوق ہونے کا خیال آتا تو دل کہتا کہ وہ ہمارے پاس کہاں آ سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب فوت ہوئے ہیں تو کچھ عرصے بعد منشی اروڑے خان صاحب قادیان آ گئے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ میں جب ان سے ملنے کے لئے باہر آیا تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں دو یا تین اشرفیاں تھیں جو انہوں نے یہ کہتے ہوئے مجھے دیں کہ امّاں جان کو دے دیں۔ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ وہ کیا کہا کرتے تھے، اماں جان یا اماں جی مگر بہرحال ماں کے مفہوم کا لفظ ضرور تھا۔ اس کے بعد انہوں نے رونا شروع کیا اور چیخیں مار مار کر اس شدت کے ساتھ رونے لگے کہ ان کا تمام جسم کانپ رہا تھا۔ اگرچہ مجھے یہ خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد انہیں رلا رہی ہے مگر وہ کچھ اس بے اختیاری سے رو رہے تھے کہ میں نے سمجھا کہ اس میں کسی اور بات کا بھی دخل ہے۔ غرضیکہ وہ دیر تک کوئی پندرہ بیس منٹ بلکہ آدھا گھنٹہ تک روتے رہے۔ مَیں پوچھتا رہا کہ کیا بات ہے۔ وہ جواب دینا چاہتے مگر رقت کی وجہ سے جواب نہ دیتے۔ آخر جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے کہا کہ میں نے جب بیعت کی اس وقت میری تنخواہ سات روپیہ تھی اور اپنے اخراجات میں ہر طرح سے تنگی کر کے اس کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا کہ خود قادیان جا کر حضور کی خدمت میں پیش کروں اور بہت سا رستہ مَیں پیدل طے کرتا تا کہ کم سے کم خرچ کر کے قادیان پہنچ سکوں۔ پھر ترقی ہو گئی اور ساتھ اس کے یہ حرص بھی بڑھتی گئی یعنی دینے کی۔ آخر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں حضور کی خدمت میں سونا نذر کروں۔ جو تھوڑی سی تنخواہ میں سے علاوہ چندہ کے پیش کرنا چاہتا تھا لیکن جب تھوڑا تھوڑا کر کے کچھ جمع کر لیتا تو پھر گھبراہٹ سی پیدا ہوتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھے اتنی مدت ہو گئی ہے اس لئے قبل اس کے کہ سونا حاصل کرنے کے لئے رقم جمع ہو قادیان چلا آتا اور جو کچھ پاس ہوتا حضور کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ آخر یہ تین پاؤنڈ جمع کئے تھے اور ارادہ تھا کہ خود حاضر ہو کر پیش کروں گا کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ گویا ان کے تیس سال اس حسرت میں گزر گئے۔ انہوں نے اس کے لئے محنت بھی کی لیکن جس وقت اس کی توفیق ملی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہو چکے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 178 تا 180)

یہ تھا ان لوگوں کا اخلاص اور وفا اور قربانی۔ عربی کے بعض حروف ایسے ہیں جن کی خاص ادائیگی ہے اور غیر عرب اس کا صحیح تلفظ ادا نہیں کر سکتے۔ ایک دفعہ ایک عرب نے یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی گفتگو کے دوران کیا کہ آپ صحیح ادائیگی نہیں کر سکتے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ آپ نے اسے تبلیغ کرنی شروع کی تو باتوں باتوں میں آپ نے فرمایا کہ قرآن میں یوں آتا ہے۔ پنجابی لہجے میں چونکہ 'ق' اور 'ق' اچھی طرح ادا نہیں ہو سکتا اور عام طور پر لوگ قرآن کہتے ہوئے قاریوں کی طرح ق کی آواز گلے سے نہیں نکالتے بلکہ ایسی آواز ہوتی ہے جو ''ق'' اور ''ک'' کے درمیان ہوتی ہے۔ آپ نے بھی قرآن کا لفظ اس وقت معمولی طور پر ادا کر دیا۔ اس پر وہ شخص کہنے لگا کہ بڑے نبی بنے پھرتے ہیں۔ قرآن کا لفظ تو کہنا آتا نہیں اس کی تفسیر آپ نے کیا کرنی ہے۔ جونہی اس نے یہ فقرہ کہا اس مجلس میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اسے تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معاً ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسری طرف مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بیٹھے تھے۔ دوسرا ہاتھ انہوں نے پکڑ لیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اسے تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ صاحب سے فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس یہی ہتھیار ہے اگر ان ہتھیاروں سے بھی یہ کام نہ لیں تو بتلائیں یہ اور کیا کریں۔ اگر آپ یہی امید رکھتے ہیں کہ یہ بھی دلائل سے بات کریں اور صداقت کی باتیں ان کے منہ سے نکلیں تو پھر

کلام الامام

''حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 202)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی وافراد خاندان

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی وافراد خاندان

اللہ تعالیٰ کو مجھے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کا مجھے بھیجنا ہی بتا رہا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا مجھے بھیجنا ہی بتا رہا ہے) کہ ان لوگوں کے پاس صداقت نہیں رہی۔ یہی اوچھے ہتھیار ان کے پاس ہیں اور (صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ) آپ چاہتے ہیں کہ یہ ان ہتھیاروں کو بھی استعمال نہ کریں۔ (الفضل 9 مارچ 1938ء صفحہ 7 نمبر 55 جلد 26)

ایک جگہ ''ض'' کی ادائیگی کا بھی ذکر ملتا ہے اور یہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے، اور جگہ بھی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک ہی موقع پر ''ق'' اور ''ض'' دونوں کی ادائیگی کے بارے میں اس نے کہا ہو کیونکہ دونوں جگہ پے حوالے تقریباً ایک طرح کے ہی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے ''ض'' کے حوالے سے واقعہ بیان کرتے ہوئے خود لکھا ہے کہ عرب کہتے ہیں کہ ''ض'' لفظ ہماری طرح کوئی ادا نہیں کرسکتا جب پتا ہے کہ کوئی اور نہیں کرسکتا تو پھر اعتراض کیسا؟

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پنجابیوں میں سب سے قریب ترین ''ض'' کو میرا خیال ہے مَیں ادا کرتا ہوں لیکن آپ نے فرمایا کہ میرا تلفظ بھی صحیح نہیں ہوتا۔ (ماخوذ از الفضل 11 اکتوبر 1961ء صفحہ 3 نمبر 235 جلد 50/15)

تو میں نے دونوں چیزوں کی یہ وضاحت اس لئے کردی ہے کہ ''ق'' اور ''ض'' دونوں کے واقعات ملتے ہیں اور ''ض'' عام طور پر جماعت میں شاید زیادہ جانا جاتا ہے۔ اس لئے لوگ پھر مجھے لکھنا بھی شروع کردیں گے کہ یہ ''ق'' کا واقعہ نہیں تھا ''ض'' کا واقعہ تھا۔ اس لئے وضاحت کردی ہے کیونکہ پھر بلاوجہ ڈاک بڑھ جائے گی اور ڈاک کی ٹیم پہلے ہی پریشان رہتی ہے کہ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

پھر صبر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آپ کے صبر کی کیا حالت تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ دشمنان احمدیت کے ایسے ایسے گندے خطوط میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پڑھے ہیں کہ انہیں پڑھ کر جسم کا خون کھولنے لگتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ رکھے ہوئے تھے صبر سے کام لیتے تھے اور فرماتے ہیں کہ پھر یہ خطوط ایسی کثرت سے آپ کو پہنچتے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی کثرت سے میرے نام بھی نہیں آتے۔ میری طرف سال میں صرف چار پانچ خطوط ایسے آتے ہیں علاوہ ان کے جو بیرنگ آتے ہیں اور واپس کردیئے جاتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ہر ہفتے میں دو تین خط ایسے ضرور پہنچ جاتے تھے اور وہ اتنے گندے اور گالیوں سے پُر ہوا کرتے تھے کہ انسان دیکھ کر حیران ہوجاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اتفاقاً ان خطوط کو ایک دفعہ پڑھنا شروع کیا تو ابھی ایک دو خط ہی پڑھے تھے کہ میرے جسم کا خون کھولنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا تو آپ فوراً تشریف لائے اور آپ نے خطوط کا وہ تھیلا میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا انہیں مت پڑھو۔ اس قسم کے خطوط کے کئی تھیلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جمع تھے۔ لکڑی کا ایک بکس تھا جس میں آپ یہ تمام خطوط رکھتے چلے جاتے۔ کئی دفعہ آپ نے یہ خطوط جلائے بھی مگر پھر بہت سے جمع ہوجاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہی تھیلوں کے متعلق اپنی کتب میں لکھا ہے کہ میرے پاس دشمنوں کی گالیوں کے کئی تھیلے جمع ہیں۔ پھر صرف ان میں گالیاں نہیں ہوتی تھیں بلکہ واقعات کے طور پر جھوٹے اتہامات اور ناجائز تعلقات کا ذکر ہوتا تھا۔ پس ایسی باتوں سے گھبرانا بہت نادانی ہے۔ یہ باتیں تو ہمارے تقویٰ کو مکمل کرنے کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ ان میں ناراضگی اور جوش کی کون سی بات ہے۔ آخر برتن کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہی اس میں سے ٹپکتا ہے۔ دشمن کے دل میں چونکہ گند ہے اس لئے گند ہی اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں چاہئے کہ ہم نیکی اور تقویٰ پر زیادہ سے زیادہ قائم ہوتے چلے جائیں اور اپنے اخلاق کو درست رکھیں۔ اگر دشمن کسی مجلس میں ہنسی اور تمسخر سے پیش آتا ہے تو پھر تم اس مجلس سے اٹھ کر چلے آؤ۔ یہی خدا کا حکم ہے۔ (ماخوذ از الفضل 9 مارچ 1938ء صفحہ 7 نمبر 55 جلد 26)

ایک جگہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نشان نمائی کے لئے نبیوں سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان برکات کو حاصل کریں۔ پس ان برکات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اخبار بدر میں بھی چھپا ہوا موجود ہے اور مجھے بھی اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ دہلی تشریف لے گئے تو آپ مختلف اولیاء کی قبروں پر دعا کرنے کے لئے گئے۔ چنانچہ خواجہ باقی باللہ صاحب، حضرت قطب صاحب، خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء، شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت خواجہ میر درد صاحب اور نصیر الدین صاحب چراغ کے مزارات پر بھی آپ نے دعا فرمائی۔ اس وقت آپ نے جو کچھ فرمایا تو جہاں تک مجھے یاد ہے گو ڈائری اس طرح چھپی ہوئی نہیں، یہ ہے کہ دلّی والوں کے دل مردہ ہوچکے ہیں۔ ہم نے چاہا کہ ان وفات یافتہ اولیاء کی قبروں پر جاکر ان کے لئے، ان کی اولادوں کے لئے اور خود دہلی والوں کے لئے دعائیں کریں تاکہ ان کی روحوں میں جوش پیدا ہو اور وہ بھی ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعائیں کریں۔ ڈائری میں صرف اس قدر چھپا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم نے قبروں پر ان کے لئے بھی دعا کی اور اپنے لئے بھی دعا کی ہے اور بعض امور کے لئے بھی دعا کی ہے۔ (بدر 8 نومبر 1905ء)

اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالی ان لوگوں کے لئے دعا نہیں کی۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قبر پر جاکر صرف مرنے والے کے لئے ہی دعا کرنی چاہئے، اس کا اس ڈائری سے ردّ ہوتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ہم نے ان کے لئے بھی دعا کی اور اپنے لئے بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور اور کئی امور کے لئے بھی۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈائری ہے جو بدر میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تذکرۃ الشہادتین میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ تھا کہ گورداسپور ایک مقدمے پر جانے سے پیشتر اس کتاب کو (تذکرۃ الشہادتین کو) مکمل کرلوں اور اسے اپنے ساتھ لے جاؤں مگر مجھے شدید درد گردہ ہوگیا اور میں نے سمجھا کہ یہ کام نہیں ہوسکے گا۔ اس وقت میں نے اپنے گھر والوں یعنی حضرت اُمّ المومنین سے یہ کہا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ آمین کہتی جائیں۔ چنانچہ اس وقت میں نے صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید کی روح کو سامنے رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اس شخص نے تیرے لئے قربانی کی ہے اور میں اس کی عزت کے لئے یہ کتاب لکھنا چاہتا ہوں تُو اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرما۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ''قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہوگیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 75-74)

اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمے پر جارہے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پیشتر کتاب مکمل ہوجائے مگر آپ سخت بیمار ہوگئے۔ اس پر آپ نے حضرت شہید مرحوم کی روح کو جو آپ کے خادموں میں سے ایک خادم تھے اپنے سامنے رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اس کی خدمت اور قربانی کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ کتاب لکھنی چاہی تھی۔ تُو مجھے اپنے فضل سے صحت عطا فرما۔ اور پھر خدا نے آپ کی اس دعا کو قبول فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اس واقعہ کا ہیڈنگ ہی یہ رکھا ہے کہ ''ایک جدید کرامت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی''۔ صلحاء واتقیاء کے طریق سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس رنگ میں کئی بار دعا فرمائی۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ مردہ کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ ہمیں کوئی چیز دے گا۔ یہ امر صریح ناجائز ہے اور اسلام اسے حرام قرار دیتا ہے۔ باقی رہا اس کا یہ حصہ کہ ایسے مقامات پر جانے سے رقّت پیدا ہوتی ہے یا یہ حصہ کہ انسان ان وعدوں کو یاد دلا کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کئے ہوں دعا کرے کہ الٰہی اب ہمارے وجود میں تُو ان وعدوں کو پورا فرما۔ یہ نہ صرف ناجائز نہیں بلکہ ایک روحانی حقیقت ہے اور مومن کا فرض ہے کہ وہ برکت کے ایسے مقامات سے فائدہ اٹھائے۔ مثلاً جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر دعا کے لئے جائیں تو ہم اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ الٰہی یہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ تیرا یہ وعدہ تھا کہ میں اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کروں گا۔ تیرا وعدہ تھا کہ میں اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' پس اس کو تو پورا فرما۔ (ماخوذ از الفضل 14 مارچ 1944ء صفحہ 7 جلد 32 نمبر 61)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا حصہ بنتے ہوئے آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ہوں اور اسلام کی حقیقی شکل اور غلبے کو دنیا کو دکھانے والے بھی ہوں اور دیکھنے والے بھی ہوں۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھوں گا جو کہ مولوی محمد یوسف صاحب درویش مرحوم (قادیان) کا ہے۔ 22 رجولائی 2015ء کو 94 سال کی عمر میں یہ وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں قرآن کریم اور حدیث پڑھانے کا موقع ملا۔ بہت سادہ منکسر المزاج اور احساس ذمہ داری کے ساتھ خدمت بجالانے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کا تعلق قصبہ موکل تحصیل چونیاں ضلع لاہور اور حال ضلع قصور سے تھا۔ آپ نے بچپن کی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد 1939ء میں لاہور کی ایک اہلحدیث درسگاہ سے حدیث کی ابتدائی کتب پڑھنے کا موقع ملا۔ وہاں ان کی ملاقات ایک احمدی سے ہوئی جن سے احمدیت کا علم ہوا۔ بعد میں تحقیق حق کے لئے متعدد مرتبہ قادیان آتے رہے۔ کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔ آخر 1944ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان آگئے اور اپریل 1947ء میں آپ کا داخلہ مبلغین کلاس میں ہوا۔ پڑھائی کے دوران ہی تقسیم ملک اور قادیان سے ہجرت کا سانحہ پیش آیا مگر انہوں نے ہر حال میں قادیان میں رہنے کو ترجیح دی اور درویشانہ زندگی اختیار کرلی۔ 1949ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر کہ قادیان میں علماء کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مبلغین کلاس میں سے بعض کو منتخب کرکے مزید تعلیم دلوائی جائے، آپ کو بھی مزید تعلیم کے لئے منتخب کیا گیا جس کا عرصہ چار سال تھا۔ اس تعلیم کے مکمل ہونے پر آپ کو مئی 1955ء میں قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد مقرر کیا گیا۔ نومبر 1958ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ایک لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر سینئر شاہد گریڈ حاصل کرتے ہوئے ریٹائر ہوئے لیکن اس کے بعد بھی لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند عالم باعمل وجود تھے۔ اپنے شاگردوں سے والد کی طرح محبت کرتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں سالہا سال طلباء کو علم حدیث سے روشناس کرواتے رہے۔ احادیث کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا اور حسن بیان ایسا تھا کہ درس طلباء کے ذہن نشین ہوجاتا تھا۔ تاریخ احمدیت جلد نمبر 11 میں درویشان کی جو فہرست طبع شدہ ہے اس میں آپ کا نمبر 153 ہے۔ آپ نے درویشی کا طویل عرصہ باوجود مشکلات کے انتہائی صبر وشکر سے بسر کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک ربیب اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں یعنی ایک سوتیلا بیٹا ہے۔ آپ کے بیٹے مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ مشیر قانونی اور ناظم تشخیص جائیداد موصیان ہیں اور ربیب مکرم بدرالدین مہتاب صاحب بطور اسسٹنٹ مینیجر فضل عمر پریس میں کام کر رہے ہیں۔ بیٹی عائشہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب حافظ آبادی کی اہلیہ ہیں اور اس وقت نصرت ویمن کالج کی پرنسپل کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

۞ جرمنی کے لوگوں سے توقع کی جا سکتی ہے کہ اسلام کی حقیقت کو پہچاننے والی ان کی اکثریت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۞ جس طرح لاکھوں تک امن کے پیغام کے لیف لیٹس پہنچے اب اسی طرح کروڑوں تک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے لیف لیٹس بھی پہنچنے چاہئیں۔ ۞ تبلیغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ حکمت سے جواب ہو اور برداشت اور ہمدردی کا مظاہرہ ہو۔ سب سے بڑی بات اس وقت خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے اس کے مقابلے میں ہر بات چھوٹی ہے۔ ۞ قرآنی دلائل سے دنیا کے دلوں کو فتح کرنے کی کوشش ہونی چاہئے نہ کہ اپنی پسند کے دلائل سے۔ یہی ایک ہتھیار ہے جس کے استعمال سے ہماری فتح ہے کہ ہم قرآن کریم کو ہمیشہ ہاتھ میں رکھیں ۞ مسلمان تلوار سے دنیا کو فتح کرنے کی باتیں کرنے کی بجائے، بندوق کے زور پر شریعت نافذ کرنے کی بجائے دلوں کو اس خوبصورت تعلیم (قرآنی تعلیم) سے جیتنے کی کوشش کریں۔ لیکن اس بارے میں ان کی عقلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور یہ پردے اس وقت اُٹھیں گے جب زمانے کے امام کو مانیں گے۔

(جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب)

۞ اگر سیاست میں اُیکٹو ہونا چاہتی ہیں تو ہو سکتی ہیں لیکن اب چونکہ آپ احمدی ہیں اس لئے ہر لحاظ سے اپنے وقار کا خیال رکھنا ہے۔ اسی طرح باپردہ رہ کر جس طرح آپ اس وقت میرے سامنے باپردہ لباس میں ہیں، خدمت کر سکتی ہیں تو کریں۔ ایک بات ذہن میں رکھیں کہ سیاستدان جھوٹ بہت بولتے ہیں آپ نے جھوٹ نہیں بولنا۔

(جلسہ کے آخری دن بیعت کرنے والی ایک غیر مسلم نو مبائعہ کے سوال پر حضور انور کا جواب)

۞ جرمن لوگ کھلے ذہن کے مالک ہیں اور یوروپین یونین کی سالمیت کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں تو یہی کہوں گا کہ وہ اپنے اسی رویہ کو جاری رکھیں۔ آپ کے ملک نے ایک دن سارے یورپ کا لیڈر بننا ہے۔

(ایک جرمن خاتون صحافی کے سوال پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جواب)

۞ مجھے اس عظیم الشان جلسہ میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدیوں کے ساتھ شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں آپ کے حسن ضیافت اور حسن اخلاق کی بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں نے بہت سی اسلامی جماعتیں دیکھیں ہیں لیکن کسی جماعت میں یہ نمونہ نہیں پایا کہ وہ ایک ہاتھ پر اس طرح متحد ہوں جس طرح جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔

(بیعت کرنے والوں میں سے سپین کے ایک دوست محمد العربی کے تاثرات)

---------------(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)---------------

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 7رجون 2015 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

اسلامک اسٹڈیز کے پروفیسر MATHIAS ROHE صاحب اور ایک ڈپلومیٹ HARALD KINDERMANN جو ممبر آف تھنک ٹینک بھی ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

ملاقات کے آغاز پر اسلامی پروفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی تحریر کردہ کتاب پیش کی۔

موصوف HARALD صاحب نے دنیا کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت جس قدر دنیا میں فساد برپا ہے یہ گزشتہ 20 سالہ تاریخ میں سب سے زیادہ ہے۔ اس صورتحال کا مقابلہ کرنے کیلئے ان لوگوں کے وسیع تر اتحاد کی ضرورت ہے جو امن کو فروغ دیتے ہیں اور انتہا پسندی کے خلاف ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر مغربی خارجہ پالیسی کے حوالہ سے موصوف نے بتایا کہ مغرب نے معاملات کو سمجھنے میں بڑی غلطیاں کی ہیں مثلاً شام، عراق اور لیبیا میں جنگوں کا فیصلہ۔

موصوف نے کہا کہ مغرب کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے اور حکومتوں کو اپنے افراد کو یہ بھی باور کرانا ہوگا کہ دوسروں کی مدد کرنا ان کی اپنی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لیبیا کی صورت حال انتہائی خراب ہے۔ ان حالات میں بہتری کا کوئی فوری حل نہیں اور حالات بہتر ہونے میں ایک طویل عرصہ درکار رہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ داعش لیبیا میں بھی داخل ہو چکی ہے اور اس سے یورپ کو بڑا خطرہ لاحق ہے کیونکہ اٹلی لیبیا سے دور نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شمالی افریقن ممالک یورپ سے قریب ہیں اس لئے مغربی ممالک کو چاہئے کہ مراکش کی بھی مدد کریں تا کہ وہ انتہاء پسندی جیسے مسائل کا شکار نہ ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلامیات کے پروفیسر سے دریافت فرمایا کہ کیا جرمن افراد اسلامی لاء میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس پر پروفیسر موصوف نے عرض کیا کہ ایک شوق موجود ہے اور ضروری ہے کہ لوگوں کو یہ بات سمجھائی جائے کہ شریعہ قوانین کوئی DRACONIAN قانون نہیں بلکہ بہت مناسب اور پرحکمت قوانین ہیں۔ جہالت دور کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسلام کو بدنام کرنے میں میڈیا نے بھی کردار ادا کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا مسلمان جو کہیں بھی آزادی اور تحفظ سے رہ رہے ہیں انہیں ملکی قوانین کی پابندی کرنی چاہئے۔

موصوف ڈپلومیٹ HARALD صاحب نے رشیا اور یوکرائن کے حالات کے حوالہ سے عرض کیا کہ ان موجودہ حالات کی وجہ سے سیکورٹی کا نظام تباہ ہو کر رہ گیا ہے اور رشیا جو یوکرائن سے CRIMEA کا علاقہ لے رہا ہے وہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مشرق وسطی میں امن کے حوالہ سے ڈپلومیٹ نے عرض کیا کہ وہ امن کے لئے کوئی خاص پُر امید نہیں ہے۔ وہاں اتنے تصفیہ کار ہیں کہ متفقہ تصفیہ محال نظر آتا ہے۔ موجودہ پالیسیاں اور سٹیٹ بالکل ناکام ہیں اور امن کی امید ختم ہوتی جا رہی ہے۔

یہ ملاقات چار بجے تک جاری رہی۔ آخر پر ان دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جلسہ سالانہ جرمنی کا تیسرا دِن

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

عالمی بیعت

بعد ازاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی۔ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں لائیو نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدی احباب نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر جرمنی، البانیا، سیریا، فلسطین، نائیجیریا، اٹلی، رشیا، سوڈان اور تیونس سے تعلق رکھنے والے 43 افراد نے بیعت کا شرف پایا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی اور احباب جماعت نے بڑے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ ذاکر مسلم بٹ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ جرمنی نے پیش کیا اور جرمن زبان میں ترجمہ مکرم سعید گیسلر صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلبا کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلبا نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

☆مکرم ڈاکٹر اعزاز احمد صاحب۔ پی۔ ایچ۔ ڈی ان میڈیکل۔Magna cum laude
☆مکرم نبیل احمد حسین صاحب۔ سیکنڈ سٹیٹ اگزیمینیشن ان ٹیچنگ۔97 فیصد
☆مکرم volker احمد قیصر صاحب۔ سیکنڈ سٹیٹ اگزیمینیشن ان ٹیچنگ۔88 فیصد
☆مکرم وجاحت احمد وڑائچ صاحب۔ میڈیکل۔ 88 فیصد۔
☆مکرم کلیم احمد سید صاحب۔ میڈیکل 85 فیصد
☆مکرم ولید احمد میاں صاحب۔ ماسٹر آف سائنس ان فزکس۔97 فیصد
☆مکرم عبدالبصیر صاحب۔ ماسٹر ان میکینکل انجینئرنگ۔97 فیصد
☆مکرم عطاء الحق صاحب۔ ماسٹر ان سوشل اینتھرو پولوجی (سویٹزرلینڈ)۔95 فیصد
☆مکرم حمید محمود صاحب۔ ماسٹر آف سائنس سوفٹ ویئر انجینئرنگ۔93 فیصد
☆مکرم باسل احمد مرزا صاحب۔ ماسٹر آف انجینئرنگ ان کنسٹرکشن انڈسٹری۔91 فیصد
☆مکرم عثمان محمد خلیل صاحب۔ ماسٹر آف سائنس ان فزکس۔90 فیصد
☆مکرم عطاء المنعم چوہدری صاحب۔ ماسٹر ان automotive انجینئرنگ۔89 فیصد
☆مکرم ہمایوں احمد خان صاحب۔ ماسٹر ان میکینکل انجینئرنگ۔89 فیصد
☆مکرم عبدالوحید وڑائچ صاحب۔ M B A Executive۔89 فیصد
☆مکرم ملک فہیم کھوکھر صاحب۔ ماسٹر ان کمپیوٹر سائنس۔88 فیصد
☆مکرم طیب احمد صاحب۔ MBA in finicial management
☆مکرم اخلاق ملک صاحب۔ ماسٹر ان کمپیوٹر سائنس۔88 فیصد
☆مکرم شہزاد مجیب صاحب۔ ماسٹر آف انجینئرنگ ان IT۔87 فیصد
☆مکرم ملک نعیم کھوکھر صاحب۔ ماسٹر ان سول انجینئرنگ۔87 فیصد
☆مکرم احمد ندیم قریشی صاحب۔ CGPA 3.69 out of 4.00
☆مکرم انیس احمد ندیم صاحب۔ ماسٹر ان بزنس اینڈ مینجمنٹ statistics۔ GPA 3.67 out of 4
☆مکرم فراز احمد کامران صاحب۔ ماسٹر آف فلاسفی ان ایڈوانس کمپیوٹر سائنس۔73 فیصد
☆مکرم وقاص علی صاحب۔ بی ایس ان اکنامکس اینڈ statistics۔ GPA 3.53 out of 4
☆مکرم عثمان مبارک صاحب۔ ماسٹر آف فلاسفی ان بایو کیمسٹری۔ GPA 3.37 out of 4
☆مکرم مسعود احمد رشید صاحب۔ بی ایس ان اکنامکس اینڈ statistics۔81 فیصد
☆مکرم منیب احمد صاحب۔ بیچلر آف انجینئرنگ ان refrigeration اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔95 فیصد
☆مکرم رافع طاہر صاحب۔ بیچلر آف سائنس فیسیلٹی مینجمنٹ۔91 فیصد
☆مکرم رشید احمد باجوہ صاحب۔ بیچلر آف آرٹس ان اسلامک سٹڈیز۔90 فیصد
☆مکرم اسامہ باجوہ صاحب۔ بیچلر ان سول انجینئرنگ۔89 فیصد
☆مکرم نعمان ناصر صاحب۔ بی اے پولیٹکل انجینئرنگ۔88 فیصد
☆مکرم لبید احمد قاضی صاحب۔ بیچلر ان کمپیوٹر سائنس۔88 فیصد
☆مکرم آفان احمد کاہلوں صاحب۔ بی اے ان بزنس ایڈمنسٹریشن۔87 فیصد
☆مکرم عمر فاروق ناز صاحب۔ بی ایس ان کمپیوٹر سائنس۔87 فیصد
☆مکرم بصیر احمد شیخ صاحب۔ بیچلر ان کنسٹرکشن انجینئرنگ۔85 فیصد
☆مکرم بابر محی الدین بٹ صاحب۔ بیچلر ان سول انجینئرنگ۔85 فیصد
☆مکرم سید حماد زمام عباسی صاحب۔ بی اے ان کمیونیکیشن مینجمنٹ۔85 فیصد
☆مکرم یاسر محمود صاحب۔ بی ایس ان mathamatics (پاکستان) CGPA 3.84 out of 4.00
☆مکرم طاہر رشید بٹ صاحب۔ بی ایس ان انڈسٹریل انجینئرنگ۔85 فیصد
☆مکرم عامر سعید خان صاحب۔ بی ایس آنرز ان بایوٹیکنالوجی اینڈ انفارمیٹکس (پاکستان) 2039 Points out of 2660
☆مکرم نیر احمد شیخ صاحب۔ آبی ٹور۔100 فیصد
☆مکرم زین مبشر صاحب۔ آبی ٹور۔95 فیصد
☆مکرم کامران احمد خان صاحب۔ آبی ٹور۔96 فیصد
☆مکرم مبرور احمد صاحب۔ آبی ٹور۔93 فیصد
☆مکرم طٰہٰ نصیر صاحب۔ آبی ٹور۔93 فیصد
☆مکرم ثمر اعجاز صاحب۔ Realschulabschluss-97 فیصد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ایک جرمن مہمان HARALD KINDERMANN نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف مختلف ممالک میں ایمبسڈر رہے ہیں اور آج کل جرمن فارن پالیسی تھنک ٹینک کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ موصوف کے ایڈریس کے بعد مکرم گلفام ملک صاحب صوبائی ممبر پارلیمنٹ ہمبرگ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں اور پہلی مرتبہ ہمبرگ صوبہ کے ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

اختتامی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بعد ازاں پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کا اختتامی خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ

وَ مَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین چار سالوں میں جماعت احمدیہ کا تعارف جرمنی میں بہت زیادہ بڑھا ہے تبلیغ یہاں پہلے بھی کی جاتی تھی جماعت جرمنی تبلیغ کے میدان میں پہلے بھی کافی اچھی کارکردگی دکھاتی رہی ہے لیکن ہر طبقے تک جماعت احمدیہ کا تعارف جو گزشتہ چند سالوں میں ہوا ہے اتنا وسیع تعارف پہلے نہ تھا۔ سیاستدانوں میں بھی پڑھے لکھے طبقہ میں بھی عوام الناس میں بھی جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ جانا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض طبقوں اور بعض اخباروں میں ہمارے خلاف مخالفانہ مہم بھی چلائی گئی اور جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے یا کی گئی لیکن اس کا علاج بھی خدا تعالیٰ نے انہی لوگوں کے ذریعہ سے کر دیا۔ ان کے سیاستدان ان کا پڑھا لکھا طبقہ بلکہ ایسے لوگ بھی جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں جماعت کے حق میں آواز اُٹھاتے ہیں۔ یہ جرمن لوگوں کی شرافت بھی ہے بلکہ بعض جگہوں پر اسلامی قانون و قواعد اور سکولوں کے سلیبس کے لئے جماعت کے مشوروں کو اہمیت دی جاتی ہے اور ان باتوں کا اظہار جہاں ہم مساجد بناتے ہیں وہاں آنے والے مقامی سیاستدانوں اور مقامی لوگوں کے اظہار خیال میں بھی ہوتا ہے اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی جانے والی ہوا ہے کہ یہ تعارف جماعت کا بڑھ رہا ہے۔ اور اس تعارف کو بڑھانے میں ہمارے مخالفوں نے مزید کردار ادا کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ کسی کے یہ کہنے پر کہ ہمارا علاقہ بڑا پُرامن ہے وہاں کوئی مخالفت نہیں۔ فرمایا تھا کہ اصل پیغام تو وہیں پھیلتا ہے جہاں مخالفت ہو۔ پس یورپ کے ممالک میں مختلف ذریعوں سے جماعت کی مخالفت میں پہلا ملک جرمنی ہے۔ ایک طرف سب سے زیادہ مقامی لوگ اس ملک میں ہماری حمایت کرنے والے ہیں تو دوسری طرف مخالفت کرنے والا طبقہ بھی چاہے وہ تھوڑا ہی ہو سرگرم عمل ہے۔ پس اس لحاظ سے جرمنی کے لوگوں سے توقع کی جا سکتی ہے کہ اسلام کی حقیقت کو پہچاننے والی ان کی اکثریت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہم نے یہاں کوئی سیاسی مقاصد حاصل نہیں کرنے یا صرف اپنے مفاد کے لئے ان کو استعمال نہیں کرنا بلکہ ان کا شکریہ ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں مستقل مزاجی سے بتاتے رہیں۔ بیشک دلوں کو کھولنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے حقیقی مذہب کے ہدایت کے راستوں پر چلانا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ہم پر کچھ ذمہ داریاں بھی ڈالی ہیں۔ ہمیں بھی ان ہدایت کے راستوں کی طرف دنیا کی رہنمائی کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس ایک تو امن اور محبت کے لیف لیٹس کے ذریعہ آپ لوگوں نے بڑے وسیع پیمانے پر اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچائی ہے لیکن اب اس سے آگے دنیا کو یہ بھی بتانا ہے اور جرمنی بھی اس میں شامل ہے کہ تمہارا حقیقی نجات دہندہ جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا ہے وہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آپ سے کئے گئے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حقیقی تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی موعود کو بھیجا ہے اور اب اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اس سے جڑنے کی کوشش کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جس طرح لاکھوں تک امن کے پیغام کے لیف لیٹس پہنچے اب اسی طرح لاکھوں اور کروڑوں تک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے لیف لیٹس بھی پہنچنے چاہئیں۔ ہوسکتا ہے اس سے اس طبقے میں بعض ایسے لوگ بھی پیدا ہو جائیں جو اس وقت ہمارے حق میں بولتے ہیں لیکن بعد میں خلاف ہونے لگ جائیں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہاں کی اکثریت پڑھی لکھی ہے اور ہمارے اس پیغام کو بھی سمجھتی ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ ہم نے کسی سے لڑائی نہیں کرنی۔ ہم جس بات کو اچھا سمجھتے ہیں اس کو اپنے دوستوں تک پہنچانا ہمارا کام ہے اور جیسا کہ میں نے کہا یہ ایک

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
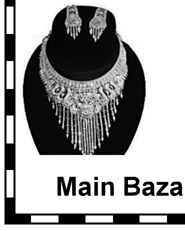

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ذمہ داری ہے جو ہم پر ڈالی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں دعوت الی اللہ کی طرف خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اور پھر طریق بھی بتائے کہ کس طرح دعوت الی اللہ کرنی ہے اور پھر یہ بھی کہ دعوت الی اللہ کرنے والوں کی اپنی حالت کیا ہونی چاہئے۔ پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

پس پہلی آیت میں فرمایا کہ تبلیغ حکمت سے کرو۔ حکمت کیا ہے؟ عام معنی ہم عقل و دانائی کے لیتے ہیں یعنی سوچ سمجھ سے بات کرو۔ اس کے اور بھی معنی ہیں جیسے علم جس میں سائنس کا علم بھی ہے دوسرے علم بھی ہیں ۔ پھر انصاف اور برابری یہ بھی حکمت ہے۔ دوسروں کی غلطیوں کو دیکھ کر برداشت، حوصلہ اور ہمدردی دکھانا۔ اپنی ذات میں پختہ ہونا۔ جو بھی بات کریں اس پہ پختہ یقین ہونا چاہئے۔ موقع اور محل کے لحاظ سے سچائی کا اظہار کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں کو مختلف لوگوں کے طبائع کے لحاظ سے مختلف طریقوں سے تبلیغ کرنی ہوگی۔ ہر ایک کو ایک ہی طریقے سے پیغام نہیں پہنچایا جا سکتا۔ کوئی پڑھا لکھا ہے کوئی اپنے مذہب کے معاملے میں سخت ہے۔ کوئی سائنس کی دلیل چاہتا ہے کوئی جذباتی طریق سے متاثر ہوتا ہے کوئی اخلاق دیکھ کر متاثر ہوتا ہے۔ غرض کہ مختلف طریقے ہیں پس جو علم اور سائنس سے متاثر ہونے والا ہے اسے ہمیں دلائل اور علم کی رو سے قائل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ جذبات وہاں کام نہیں آئیں گے۔ پس اس کے لئے اپنے علم میں بھی اضافہ کرنا چاہئے۔ جب انصاف اور برابری کو سامنے رکھتے ہوئے تبلیغ کرنی ہے تو پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایسی باتیں نہ ہوں جن میں عدل نہ ہو اور ایسے اعتراض نہ ہوں جو مخالف موقع پا کر ہمیں لوٹائے۔ غیر مذہب والے ایسے ہی اعتراض اسلام پر کرتے رہے اور کرتے ہیں جو ان پر بھی الٹ جاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ مسلمان آج جماعت احمدیہ پر ایسے اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام پر ایسے ہی اعتراض کرتے ہیں جو اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو دوسرے انبیاء پر بھی پڑتے ہیں ۔ تو بہرحال تبلیغ میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ایسی بات نہ ہو جو انصاف سے عاری ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر تبلیغ کے لئے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مذہب کی خوبصورتی تحمل اور برداشت سے پیش کی جائے۔ ہم نے مسلمانوں کو بھی تبلیغ کرنی ہے اور غیر مسلموں کو بھی۔ اب یورپ کے ملکوں میں مختلف ملکوں سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان آکر آباد ہوئے ہیں۔ مختلف فرقوں کے یہ لوگ ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف شدت پسند جذبات رکھتے ہیں بلکہ انہیں کافر تک کہتے ہیں ۔ ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیئے جاتے ہیں۔ میں اس وقت اس بات میں نہیں جاتا کہ ان کفر کے فتووں کی وجوہات کیا ہیں۔ بہرحال یہ لوگ صرف احمدیوں کو ہی کافر نہیں کہتے آپس میں بھی ان کی سر پھٹول ہوتی رہتی ہے۔ کل ہی یہاں عربوں کے ساتھ جب ملاقات تھی چار پانچ سو تھے۔ ان میں سے کچھ غیر از جماعت بھی تھے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ اکثریت غیر از جماعت تھی۔ یا نصف تو ضرور ہوں گے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ فلاں فرقہ صحابہ کو کافر کہتا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے اسے یہی کہا کہ آنحضرت ﷺ نے تو یہی فرمایا ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والے پر اس کا کفر الٹ جاتا ہے۔ لیکن بار بار ان کا زور تھا کہ نہیں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے انہیں کہا کہ آنحضرت ﷺ کی بات کے بعد اور آپ کے فیصلے کے بعد میں کون ہوتا ہوں اور میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو بہرحال تبلیغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ حکمت سے جواب ہو اور برداشت اور ہمدردی کا مظاہرہ ہو۔ برداشت بھی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب ہمدردی ہو۔ اور حقیقی برداشت یہی ہے کہ میں نے کسی بڑی بات کے حصول کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو برداشت کرنا ہے اور سب سے بڑی بات اس وقت خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی بات بھی ایسی نہیں جو رکھی جا سکے۔ اس کے مقابلے میں ہر بات چھوٹی ہے اور صبر کا مظاہرہ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیں تو ان لوگوں سے بھی ہمدردی ہے جو نام نہاد علما کے غلط نظریات کی وجہ سے ان کے بہکاوے میں آکر کبار صحابہ پر الزام لگاتے ہیں یا ان کے بارے میں غلط باتیں کرتے ہیں اور اس ہمدردی کی وجہ سے ہم نے انہیں صحیح راستہ دکھانا ہے۔ انہیں ان ناجائز باتوں سے روکنا ہے۔ عقل اور پیار اور محبت سے ۔ اور یہ کام صبر اور برداشت والا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا تھا کہ ایک کلمہ گو کو کافر کہنے والے پر اس کے الفاظ الٹ جاتے ہیں یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ ان کی گردنیں اُڑا دو۔ ہرگز نہیں ۔ ہم نے تو کافروں اور غیر مذاہب والوں کو بھی تبلیغ کرنی ہے اور انہیں اسلام کی خوبیوں سے آشنا کروانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہمیں نہ اپنے طور پر کسی پر کفر کے فتوے لگانے کی ضرورت ہے اور نہ ہم اس بات میں خوش ہیں کہ فلاں فرقے نے فلاں فرقے کو کافر کہا ہے۔ ایسے سوال کرنے والوں یا خیالات رکھنے والوں کو بھی سوچنا چاہئے کہ اگر کسی پر کفر کا فتویٰ لگا دیا تو اس سے اسلام کی کیا خدمت ہوگی۔ اسلام کی خدمت تو یہ ہے کہ چاہے رافضی ہوں یا کوئی اور ہوں انہیں ان کے غلط نظریات کے متعلق دلائل سے قائل کر کے حقیقی مسلمان بنایا جائے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے مسلمان بلکہ ہر انسان محفوظ رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہمارا کام ہے کہ اپنی زبان سے بھی اور اپنے ہاتھ سے بھی دوسروں کو نقصان پہنچانے سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ پھر حکمت میں یہ بات بھی ہے کہ ہر بات موقع اور محل کے حساب سے کی جائے اور ایسی باتیں نہ کی جائیں جو دشمن کو برانگیختہ کردیں اور اسے غصہ دلا دیں اور بجائے اس کے کہ تبلیغ امن قائم کرنے کا ذریعہ ہو اس سے فساد پھیلے اور یوں مذہب پر اعتراض کرنے والوں کو خود موقع ہم مہیا کر دیں اس اعتراض کا کہ مذہب تو ہے ہی فتنہ و فساد پھیلانے والا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ تبلیغ حقائق اور سچائی پر مبنی ہو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم سچے دین کی طرف بلا رہے ہیں تو بے شک حقائق سے ہٹ کر بات کر دیں۔ یہ غلط چیز ہے۔ جب ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے جیسا کہ اس نے فرمایا تو پھر اس سچائی کو بیان کریں جس کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ نہ ہو کہ دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود جھوٹ کی برائی میں مبتلا ہو جائیں۔ بعض لوگ واقعات میں مبالغہ آمیزی کر جاتے ہیں ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دوست تھے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کرنے آپ کے نشانات کے بارے میں بتانے میں بھی مبالغہ کر جاتے تھے۔ ایک دن وہ حضرت مصلح موعود کے ساتھ تھے تو ایک عرب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نشانات کو بیان کرتے ہوئے لیکھرام کے قتل کا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ حضرت مسیح موعوعلیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی کہ فلاں دن فلاں وقت لیکھرام قتل ہو جائے گا اور کوئی اسے بچا نہیں سکے گا اور پھر اس دن اور خاص اسی معین وقت میں لیکھرام کو خاص حفاظت میں رکھا گیا۔ اس کے گھر کے گرد پولیس نے پہرہ لگا دیا لوگ گھر کے باہر جمع ہو گئے کہ کوئی اندر نہ جا سکے۔ گھر کے اندر بھی اس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا لیکن اس سب کے باوجود ایک فرشتہ چھت پھاڑ کر آیا اور اس کے پیٹ میں چاقو گھونپ کے چلا گیا اور اسے قتل کر دیا اور کسی کو نظر نہیں آیا۔ تو وہ عرب اس بات کو سن کر اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور ماشاء اللہ کہتا رہا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کہا کہ تم جھوٹ اور مبالغے سے کام لے رہے ہو اس کو حقیقت بتاؤ کہ پیشگوئی کے لئے گو دن مقرر تھا کہ عید کے دوسرے دن لیکن چھ سال کا عرصہ تھا یہ نہیں تھا کہ اگلے مہینے یا اگلے سال یا فلاں دن اور وہ اسی طرح پوری ہوگئی۔ ورنہ جس طرح معین کر کے تم بتا رہے ہو یہ غلط ہے۔ ورنہ میں اسے بتانے لگا ہوں کہ تم غلط کہہ رہے ہو اور اصل بات یہ ہے۔ اس پر وہ دوست ہاتھ جوڑنے لگے کہ نہیں اب میری بے عزتی نہ کروائیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اگر میں اُس وقت اُس کی اصلاح نہ کرتو پھر آگے عرب نے جب بیان کرنا تھا تو اس نے اس میں مزید مبالغہ کرنا تھا اور کہنا تھا کہ ایسا معجزہ ہوا صداقت کا ایسا نشان ظاہر ہوا کہ زمین پھٹی اور اس میں سے فرشتے نکل آئے اور دیوارایں پھٹیں اور اس میں سے فرشتے آگئے اور اس کو قتل کر کے چلے گئے اور پھر آگے جو کہانی بنی تھی پھر پتا نہیں کیا بنی تھی۔ اسی طرح مذہب کے بارے میں غلط باتیں پھیلتی ہیں اور بعض نام نہاد بزرگوں کے بارے میں کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو یہ خلاصۃً میں نے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے ۔ بہرحال کسی کو قائل کرنے کے لئے بھی واقعاتی سچائی کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے۔ پھر حکمت کا مطلب نبوت بھی ہے۔ یعنی تبلیغ اس ذریعہ سے کرو جو نبوت کا ذریعہ ہے اور ایک مسلمان کے لئے ہمارے لئے یہ ذریعہ قرآن کریم ہے۔ پس قرآنی دلائل سے دنیا کے دلوں کو فتح کرنے کی کوشش ہونی چاہئے نہ کہ اپنی پسند کے دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ قرآنی دلائل سے کوشش کریں گے تو پھر ان میں وزن بھی ہوگا۔ اگر غیر ضروری ڈھکوسلوں سے اور اپنی بات کو مضبوط کرنے کی نیت سے اپنے دلائل سے کام لیا جائے تو اس کا الٹا اثر ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہی ایک ہتھیار ہے جس کے استعمال سے ہماری فتح ہے کہ ہم قرآن کریم کو ہمیشہ ہاتھ میں رکھیں اور جس کے استعمال سے ہم ہر ایک کا منہ بند کر سکتے ہیں اور جہاد کے لئے بھی یہی ہتھیا رہے جسے اللہ تعالیٰ نے استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت مصلح موعود نے بھی اس پر لکھا ہے کہ کاش آج کے مسلمان یہ سمجھ سکیں اور آجکل اس زمانے میں جو ہم مسلمانوں کی حالت

احادیث نبوی ﷺ

حضرت ایوّب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی وافراد خاندان

دیکھتے ہیں تو وہ اور زیادہ شدت پسند ہو چکے ہیں۔ اس بات کو سمجھیں اور تلوار سے دنیا کو فتح کرنے کی باتیں کرنے کی بجائے بندوق کے زور پر شریعت نافذ کرنے کی بجائے دلوں کو اس خوبصورت تعلیم سے جیتنے کی کوشش کریں۔ لیکن اس بارے میں ان کی عقلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور یہ پردے اس وقت اُٹھیں گے جب زمانے کے امام کو مانیں گے۔ پس آج یہ ہمارا کام ہے کہ اس ہتھیار سے دنیا کو گھائل کرتے چلے جائیں۔ ان کے دل جیتتے چلے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مختلف مواقع پر بھی اور یہاں کل جرمن اور غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ جو سیشن تھا اس میں میں نے آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم سے جہاد اور امن کے بارے میں اسلامی تعلیم پیش کی تھی۔ اس پر بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات بھی دیئے کہ یہ باتیں سن کر ہمارے اسلام کے بارے میں خیالات بالکل بدل گئے ہیں۔ اکثر مہمانوں نے اس کے علاوہ بھی مختلف مواقع پر یہ تاثرات دیئے ہیں کہ ہم جماعت کو جانتے ہیں اور اس وجہ سے جن احمدیوں سے ہمارا واسطہ ہے انہوں نے ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائی ہے۔ پس یہ تعلیم بتانا ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے اور یہ تعلیم وہی ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہے اور پھر تبلیغ کے لئے حکمت کے لفظ میں یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ ایسے طریق سے بات کی جائے جو دوسرا سمجھ سکے۔ ایک کم پڑھے لکھے انسان کے سامنے اگر اپنی علمیت بگھاری جائے تو اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ تو آنحضرت ﷺ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ لوگوں سے ان کے فہم اور ادراک کے مطابق بات کیا کرو۔ پس یہ بہت اہم بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے کاموں میں سے بہترین کام اور تمہارے باتوں میں سے بہترین بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سچائی، حکمت اور موعظۂ حسنہ کے ذریعہ سے دنیا تک پہنچاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ کو یہی بات سب سے زیادہ پسند ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے تم بھی خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو جو سب سے زیادہ چیز پسند ہے وہ یہی ہے کہ انسان شیطان کے پنجے سے نکل کر صحیح عابد اور خدا پرست بن جائے اور اس کا فائدہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ انسان کو ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے مجھے کیا فرق پڑتا ہے اگر تم عبادت کرتے ہو میری یا نہیں کرتے۔ گو شیطان کو بھی خدا تعالیٰ نے کھلی چھوٹ دی ہوئی ہے کہ بندوں کو ورغلانے اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے میں بیشک جو کوشش کرنی ہے کرتے رہو۔ لیکن انبیا کے ذریعہ سے ہماری رہنمائی کے بھی سامان فرما دیئے۔ اور پھر انبیا کے ماننے والوں کو بھی حکم دیا کہ انبیا کے کام کو تم آگے بڑھاؤ اور دعوت الی اللہ کے کام کو بھی کبھی ختم نہ ہونے دو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس زمانے میں جہاں شیطان یا شیطانی طاقتیں اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ دنیا کو شیطان کی جھولی میں گرانا چاہتی ہیں وہاں دوسری طرف خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ دنیا کہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرو اور جیسا کہ میں نے جمعہ کے خطبے میں بھی کہا تھا کہ اس بگڑے ہوئے وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے بھیجا تھا اور اب ہم میں سے ہر ایک نے اس نئی زمین اور نئے آسمان کو بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ اور جہاں اپنے دلوں کی زمین ہموار کر کے اللہ تعالیٰ کی یاد کو آباد کرنا ہے وہاں دنیا کو تو نئی زمین اور نئے آسمان بنانے کے طریقے بھی سکھانے ہیں۔ تو بہر حال دنیا میں یہ دو گروہ ہیں ایک شیطان کے بہکاوے میں آنے والا اور دوسرے خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے۔ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی وہ حقیقی جماعت ہے جو دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کا حقیقی کردار ادا کر رہی ہے یا کر سکتی ہے اور ہمیں اس جماعت میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور اس احسان کا شکر ادا کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ کوشش کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کے فریضے کو ادا کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر آگے آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کے باریک در باریک نکات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام تر دلائل کے ساتھ کھول کر بیان فرمایا اور ایک ایسا خزانہ ہمیں عطا فرمایا ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرتے ہو اپنے بھائی کے لئے بھی کرو ہمارا فرض ہے کہ یہ خزانہ جو قرآن کریم کی تعلیم کے علم و معرفت سے بھرا ہوا ہے مسلمانوں تک بھی پہنچائیں اور غیر مسلموں تک بھی پہنچائیں اور شیطان کے چنگل سے نکال کر انہیں خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بنائیں۔ انہیں نام نہاد علما کے پنجے سے چھڑائیں جو انہیں اب اس زمانے کے امام سے دور کر رہے ہیں اور اس کے لئے یہ لوگ اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی نسبت یہاں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی یہ رو چلی ہے کہ تعارف بڑھے ہیں اور لوگ احمدیت کے قریب ہو رہے ہیں۔ وسیع پیمانے پر احمدیت کو جانا جاتا ہے اور ملکوں کے بڑے بڑے شہروں میں احمدیت کو اب لوگ جاننے لگ گئے ہیں۔ اور اس میں مسلمان اور غیر مسلم سب شامل ہیں لیکن اس کے لئے ہمیں بھی اپنی حالتوں کو عملی نمونہ بنانے کے ساتھ اُن کے دلوں کو پھیرنے کے لئے دعا کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ مکمل خطاب آئندہ کسی شمارہ میں شائع ہوگا انشاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 36037 ہے۔ جس میں مستورات کی حاضری 16845 اور مرد حضرات کی حاضری 17560 اور اس کے علاوہ 1632 کی تعداد میں تبلیغی مہمان شامل ہوئے۔

اس جلسہ میں 55 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 3024 مہمانان کرام مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔

پھر عرب احمدی احباب نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ بڑے روح پرور انداز میں پیش کیا۔

پھر اس کے بعد ملک میسیڈونیا سے آئے ہوئے نو مبائعین نے اپنی میسیڈونین زبان میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ نظم پڑھنے والوں میں نوجوانوں کے ساتھ بچے بھی شامل تھے۔ جو میسیڈونین زبان میں نظم پیش کی گئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اس بات کا اعلان کرو کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور یہ کہ حضرت نبی کریم ﷺ اس کے محبوب ہیں۔ ہمارا دین اسلام ہے، ہماری نجات اسلام میں ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ صرف اللہ سے محبت کریں۔ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ وہ کمزور ہو گیا۔ پھر امام مہدی تشریف لائے اور اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ اللہ سے ایسے محبت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو لیکن اگر آپ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اے ایمان دارو! اللہ سے ڈرو۔ اور احمدی مسلمان ہونے کے علاوہ کبھی تمہاری موت واقع نہ ہو۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق خدام کے ایک گروپ نے جرمن زبان میں دعائیہ نظم ترنم کے ساتھ پیش کی۔

بعد ازاں اطفال کے ایک گروپ نے دعائیہ نظم اور ترانہ پیش کیا اور اطفال کے ایک دوسرے گروپ نے بھی دعائیہ نظم پیش کی۔

خدام کے ایک گروپ نے بھی ایک ترانہ پیش کیا۔ آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلبا نے خلافت کے ساتھ عہد وفا کا تعلق باندھنے کے مضمون پر مشتمل دعائیہ نظم پیش کی۔ بڑے روح پرور ماحول میں یہ سب نظمیں اور ترانے پیش کئے جا رہے تھے۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اُٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت اور محبت اور فدائیت کا اظہار بڑے جوش اور جذبہ سے کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق اور محبت کے جذبات سے بھر ہوئے تھے اور آنکھیں پرنم تھیں۔ اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعات کی
حضور پُرنور ایدہ اللہ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے سات بجے اپنی رہائش گاہ سے بارہ تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نو مبائعات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان خواتین کی تعداد 21 تھی۔ اور تین غیر از جماعت خواتین بھی ساتھ شامل تھیں اور ان کا تعلق جرمنی، گیمبیا، سپین، شام اور فرنچ ممالک سے تھا۔

جرمن، اطالوی اور فرنچ قومیت سے تعلق رکھنے والی تین ایسی نو مبائعات بھی شامل تھیں جنہوں نے آج ہی جلسہ کے آخری دن بیعت کرنے کی سعادت پائی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے ان خواتین کا اختصار کے ساتھ تعارف کروایا۔

بعد ازاں ایک خاتون نے سوال کیا کہ HANAU میں مسجد کے افتتاح اور جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور انور کے اختتامی خطاب میں سیاست پر بات کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ نوجوانوں کو سیاست میں آنا چاہئے۔ کیا جماعت کا یہی موقف ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے ایک احمدی ممبر گلفام ملک صاحب نے بھی اپنے ایڈریس میں نوجوانوں کو سیاست میں آنے کا مشورہ دیا تھا۔ شاید

احادیث نبوی ﷺ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔

(جامع ترمذی کتاب صفة القیامه حدیث نمبر 2418)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی و افراد خاندان

دعاؤں میں لگے رہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

ترجمہ صحیح نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں ملک میں سیاست کا جو سسٹم چل رہا ہے اس میں ہم شامل ہو سکتے ہیں۔ دین کی طرف سے کوئی روک نہیں ہے۔

خاتون نے عرض کیا کہ قبول اسلام سے پہلے مجھے سیاست میں بہت زیادہ دلچسپی تھی ، پھر اسلام میں بھی دلچسپی ہوئی اور اب میں ایک احمدی مسلمان عورت ہوں میں رہنمائی چاہتی ہوں کہ مجھے سیاست کے کام کو جاری رکھنے کے لئے کس سے اجازت کی ضرورت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا میرے سے اجازت لے لیں ۔اگر سیاست میں Active ہونا چاہتی ہیں تو ہوسکتی ہیں لیکن اب چونکہ آپ احمدی ہیں اس لئے ہر لحاظ سے اپنے وقار کا خیال رکھنا ہے۔ اسی طرح باپردہ رہ کر جس طرح آپ اس وقت میرے سامنے باپردہ لباس میں ہیں ، خدمت کرسکتی ہیں تو کریں۔ ایک بات ذہن میں رکھیں کہ سیاستدان جھوٹ بہت بولتے ہیں آپ نے جھوٹ نہیں بولنا۔

اسی خاتون نے دوسرا سوال یہ کیا کہ کیا ہم مساجد میں سیاست پر گفتگو کرنے کے لئے پروگرام کرواسکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر مسجد میں ملٹی پرپز ہال ہے تو کرسکتی ہیں ۔جیسا کہ بیت الفتوح میں ہال ہیں تو وہاں پر اس کو ایسے پروگراموں کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ مسجد کے اندر نہیں کرنا۔ ہال وغیرہ میں گیمز اور میٹنگز کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں تو چھوٹی مسجدیں بن رہی ہیں بڑی مسجدیں بنائیں۔حضور انور نے فرمایا برطانیہ میں ابھی انتخابات ہوئے ہیں۔ وہاں دونوں پارٹیز کے ممبرز نے بیت الفتوح آکر اپنی پارٹی کا منشور بتایا۔

ایک غیر از جماعت خاتون (جو قاہرہ کی یونیورسٹی میں پڑھا رہی ہیں) نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور حضور انور کے لئے دعا گو ہوں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اُس نے حضور انور کا ہفتہ والے دن کا جرمن مہمانوں سے خطاب سنا ہے اور کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی ‘‘ پڑھی ہوئی ہے۔ یہ بہت اچھی کتاب ہے۔

ایک نومبائع خاتون جس نے آج ہی بیعت کی سعادت پائی تھی نے بتایا کہ میرا سال کے آغاز سے ہی ارادہ تھا کہ میں اس روحانی سفر پر جاؤں اور اپنی سہیلی کو بھی ساتھ لے کر جاؤں اور آج وہ یہاں آئی ہوئی ہیں اور ان کی سہیلی بھی ساتھ ہیں۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کے پاس گھر میں ایک میٹنگ روم ہے جسے وہ جماعت کے لئے پیش کرنا چاہتی ہیں۔ یہ ایک بڑا کمرہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اپنے حلقہ کے صدر سے رابطہ کریں اور ان سے بات کرلیں کہ لجنہ کو جب بھی ضرورت ہو تو ان ممبر خاتون سے رابطہ کرسکتی ہیں۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ انہیں ڈپریشن کا مرض لاحق ہے انہوں نے شوہر سے علیحدگی اختیار کرلی ہے ۔شوہر سے تعلق ترکی سے تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کے لئے ہومیو پیتھی دوائی کا نسخہ تجویز فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ سونے سے قبل دس قطرے لے لیا کریں۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرا نام EVA ہے۔ میرا اسلامی نام رکھ دیں ۔حضور انور نے ازراہ شفقت عفیفہ نام تجویز فرمایا۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرا نام KATHRINA ہے میں بھی اپنا اسلامی نام رکھوانا چاہتی ہوں ۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ KATHRINA کے معنی پاک اور پاکیزہ کے ہیں ۔اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا نام طیبہ رکھ لیں۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں نے فروری میں بیعت کی اور بتایا کہ وہ پہلے عیسائی تھیں اور باقی فیملی بھی عیسائی ہے۔ اپنے خاندان میں وہ اکیلی مسلمان ہیں اور وہ قرآن کریم پڑھنا ،سیکھنا چاہتی ہیں ۔وہ تعلیمی، تربیتی کلاس میں جاتی ہیں تو وہاں سب اُردو بولتے ہیں اور انہیں کسی چیز کی سمجھ نہیں آتی۔ اس پر حضور انور نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ آپ لوگ انتظام کیوں نہیں کرتے جن کو صرف اردو زبان آتی ہے ان کو جرمن کی طرف لے کر آئیں۔

دو اور خواتین نے اپنا نام تجویز کرنے کی درخواست کی ۔حضور انور نے ازراہ شفقت ایک کا نام ماریہ اور دوسری خاتون کا نام عالیہ تجویز فرمایا۔

ایک خاتون نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ وہ نماز اور دعائیں سیکھ رہی ہے۔ دعائیں بہت لمبی ہیں لیکن وہ سیکھ رہی ہیں۔ انہیں کوئی ایسی چھوٹی دعا بتائیں جسے وہ یاد کر کے پڑھ سکیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا دعائیں تو ساری اچھی ہیں آپ سورۃ اخلاص چھوٹی ہے اسے یاد کرلیں۔

نومبائع خواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

نومبائع احباب کی
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نومبائع احباب کی ملاقات شروع ہوئی۔

ایک عرب دوست سے حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا دیکھ کر بیعت کی ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں نے احمدیت میں حقیقی اسلام دیکھا ہے ۔خلافت حقہ کو دیکھا ہے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ ایک دیوار پر موٹے حروف میں احمدیت لکھا ہوا ہے اور احمدیت کے لفظ سے نور پھوٹ رہا ہے اس خواب سے بھی مجھے بہت تسلی ہوئی اور میں نے بیعت کرلی۔

ایک عرب مہمان کہنے لگے کہ یہاں آنے سے قبل میری خواہش تھی کہ میں حضور انور کو قریب سے دیکھوں ۔کل جب حضور انور نے جرمن مہمانوں سے خطاب فرمایا تو میں اگلے حصہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے حضور انور کو قریب سے دیکھا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے میری خواہش پوری کردی۔ اور اب آج میں حضور انور کے سامنے بیٹھا ہوں اور بہت قریب ہوں۔

ایک سیرین احمدی دوست جو کہ جرمنی میں مقیم ہیں کہنے لگے کہ جلسہ کا سارا ماحول برادرانہ تھا۔ احمدی احباب کے اخلاق حمیدہ کو دیکھ کر میرا اطمینان بڑھا ہے اور میں اس جلسہ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

ایک سیرین نومبائع نے بتایا کہ جرمنی میں عرب احمدی احباب کے ساتھ میری تبلیغی نشستیں ہوئیں اور سوال و جواب ہوئے جب میری پوری تسلی ہوگئی تو میں نے بیعت کرلی۔

ملک کیمرون سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے بتایا کہ 2007ء میں میرا جماعت سے رابطہ ہوا تھا اور میں نے جماعت کا تعارف حاصل کرنا شروع کیا۔ 2011 میں میں نے نائجیریا جاکر بیعت کی۔ جب میں نے احمدیت قبول کی تو فیملی کی طرف سے کافی مخالفت ہوئی اور میں نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ میں نائیجر آگیا پھر وہاں سے مراکش آیا اور سپین میں داخل ہوا۔ میری غربت اور ناداری کی یہ حالت تھی کہ بھوک کی وجہ سے بعض مکروہ چیزیں بھی کھانی پڑیں۔ اور آج کل میں بیلجئم میں ہوں اور جماعت سے باقاعدہ رابطہ میں ہوں اور پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور انتظام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

ایک جرمن نو احمدی PATRICK GEELHAAR بھی اس مجلس میں موجود تھے ۔ کہنے لگے مجھے آج بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور اس کی وجہ حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب تھا۔ مجھے احمدیہ مسلم جماعت میں خلافت کے ذریعہ سچی محبت نظر آئی ہے۔ میرا دل محبت اور نور سے پُر ہے۔ مجھے اس وقت حضور انور کی پیشانی پر نور محسوس ہو رہا ہے۔ اب میں امن اور محبت کا پیغام یہاں سے لے کر باہر جاؤں گا۔ اور باقی لوگوں تک بھی یہ پیغام پہنچاؤں گا۔ اس وقت میں اس محبت سے لبریز ہوں اور باہر جاکر پوری جدوجہد کے ساتھ دوسرے لوگوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔

سپین سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ سپین میں عرب احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ ہماری تعداد بڑھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جماعت تو آپ نے بڑھانی ہے۔ تبلیغ کریں اور احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ شادیاں کر کے تعداد بڑھائیں یا ویسے بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پروگراموں میں برکت ڈالے اور کامیاب فرمائے۔

ایک جرمن نومبائع نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور انور نے جو دنیا کے مختلف لیڈروں کو خطوط لکھے تھے اور انہیں لکھا تھا کہ عدل و انصاف کے ساتھ دنیا میں امن کے قیام کی طرف واپس آؤ۔ تو کیا کسی نے ان خطوط کا

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
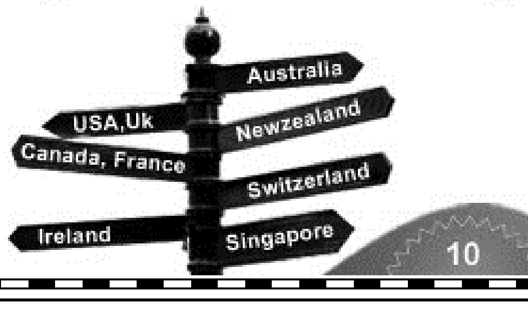

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

رسپانس دیا ہے۔
اس پر حضور انور نے فرمایا کینیڈا اور یوکے کے وزیراعظم نے جواب بھجوایا تھا۔ باقی امریکہ اور بعض دوسروں کا پیغام تھا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔
بیلجئم سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ ایک روز میں جماعت کے سنٹر کے باہر سے گزر رہا تھا۔ مشن کے سامنے کلمہ طیّبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تو میں اندر چلا گیا۔ اس طرح میرا پہلی مرتبہ جماعت کے دوستوں سے رابطہ ہوا۔ وہاں کے مبلغ سے ملا۔ احمدیت کے بارہ میں باتیں ہوئیں۔ دو چار دن آکر نمازیں پڑھیں اس طرح مضبوط رابطہ قائم ہوگیا۔ اور پھر میر احمدیوں سے مستقل رابطہ رہا۔ جب میں احمدیہ مسجد میں نماز پڑھتا تھا تو مجھے یہاں دوسری مساجد کی نسبت زیادہ سکون ملتا تھا۔
اب میں جب سے یہاں آیا ہوں اور حضور انور کو دیکھا ہے تو میر عجیب کیفیت ہوگئی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آیا کہ کیا ہوا۔ میں رونے لگ گیا۔ میں اپنے آپ کو ایک نیا انسان محسوس کرتا ہوں۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر جب بھی نظر پڑتی تو میرا دل یہ گواہی دیتا کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جو دن رات ہماری بھلائی اور ہدایت کے لئے کام کر رہا ہے۔ اب میں احمدیت کے ساتھ ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اب میری مخالفت بھی ہو رہی ہے اور لوگ مجھے یہی سمجھتے ہیں کہ میں کافر ہو چکا ہوں۔
سپین سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں یہاں جلسہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور مجھے حضور انور سے شرف ملاقات ملا ہے۔ میں نے حضور انور کو قریب سے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔
سپین سے آنے والے ایک نومبائع نے بتایا کہ مجھ پر سب سے زیادہ اثر جماعت کی سچائی نے کیا ہے۔ جو لوگ جماعت کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے جماعت کی سچائی اور صداقت مجھ پر ظاہر ہوئی ہے اور میں نے احمدیت قبول کی ہے۔
ان نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بجکر 20 منٹ تک جاری رہی۔

کروشین اور جرمن
صحافی خواتین کا حضور پُرنور سے انٹرویو

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک کروشیا سے آنے والی دو صحافی خواتین نے اور ایک جرمن صحافی خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔
کروشیا سے آنے والی صحافی خواتین نے جلسہ کے مختلف پروگراموں اور مناظر کی ڈاکومنٹری فلم بھی بنائی تھی جو ان کے واپس جانے کے بعد کروشیا کے ٹی وی پر نشر ہوگی۔
جرمن صحافی خاتون کا تعلق جرمنی کے سب سے بڑے آن لائن اخبار سے ہے۔ اس اخبار کی اشاعت ساڑھے سترہ ملین سے زائد ہے۔ حضور انور کا انٹرویو اس آن لائن اخبار میں بطور فلم دو اقساط میں شائع ہونا ہے۔ اس طرح دو دفعہ شائع ہونے کے نتیجہ میں مجموعی ممکنہ اشاعت 34 ملین ہوگی۔
☆ جرمن خاتون نے سوال کیا کہ آپ نے جرمن اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا تھا کہ اس وقت سب سے سنگین مسئلہ یہ ہے کہ نوجوان خدا تعالیٰ سے دور ہو رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟
اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف نوجوان ہی نہیں بلکہ لوگوں کی ایک بھاری اکثریت مذہب سے دور جا رہی ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہی نہیں ہے۔ تو یہ صرف نوجوانوں کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جا سکتا بلکہ دوسرے بھی اس میں شامل ہیں۔ لیکن میں نے یہ کہا تھا کہ شدت پسند لوگ مایوسی کے مارے ہوئے ہیں اور نوجوان نسل بھی اس میں شامل ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں جس میں بے روز گاری، بعض نہ پوری ہونے والی خواہشات اور اس طرح کی اور بھی چیزیں ہیں۔ پس بعض اوقات ایسے لوگوں کو اپنے دلوں کو تسلی دینے کے لئے کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے لیکن چونکہ ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا اس لئے وہ سیدھے راستہ پر چلنے کی بجائے اُن لوگوں کا نشانہ بن جاتے ہیں جو ان نوجوانوں کی ٹھیک طرح سے رہنمائی نہیں کرتے اور پھر یہ لوگ بھٹک جاتے ہیں۔ تو اس کی کئی وجوہات ہیں۔ اب میرے ذہن میں نہیں کہ اُس وقت معین سوال کیا تھا؟ ہاں اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہے تو آپ کر سکتی ہیں۔
☆ انٹرویو لینے والی خاتون نے کہا کہ میرا سوال ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ جن لوگوں کو شدت پسندی کی طرف لیکر جایا جا رہا ہے انہیں مورد الزام ٹھہرانا چاہئے نہ کہ اُن لوگوں کو جو انہیں شدت پسندی کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں نے تو یہ کبھی نہیں کہا۔ بلکہ میں نے تو کہا تھا کہ وہ لوگ جو اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے ان نوجوانوں کا شکار کر رہے ہیں وہ اصل مجرم ہیں نہ کہ وہ جو اِن کے شکار میں پھنس جاتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض تو معصوم ہوتے ہیں اور نام نہاد مولوی انہیں غلط راستہ پر چلا رہے ہوتے ہیں۔
☆ خاتون نے سوال کیا کہ اس صورت میں جماعت احمدیہ کیا کرتی ہے؟
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم جو کچھ کر سکتے ہیں کرتے ہیں۔ دیکھیں دو چیزیں ہیں۔ ایک یہ کہ ہم بالعموم کیا کر سکتے ہیں؟ تو اس سلسلہ میں ہم پیار، محبت اور ہم آہنگی کی تبلیغ کرتے ہیں جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ لوگوں کو بتاتے ہیں کہ انتہا پسندی کی طرف جانے کی بجائے انہیں اسلام کی حقیقی تعلیمات کی پیروی کرنی چاہئے۔ دوسری چیز ہماری اپنی نوجوان نسل سے تعلق رکھتی ہے تو میرا نہیں خیال کہ آپ کبھی بھی کسی احمدی نوجوان کو ان لوگوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھیں گی یا یہ دیکھیں گی کہ وہ ان مولویوں کی وجہ سے انتہا پسند بن گئے ہوں۔
☆ اسی خاتون نے سوال کیا کہ احمدی نوجوانوں کے علاوہ آپ دوسروں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھیں ہم تو صرف تبلیغ ہی کر سکتے ہیں۔ ہم مشنری آرگنائزیشن ہیں۔ ہماری جماعت کا کام ہی تبلیغ ہے جو ہم کر رہے ہیں۔
☆ اس کے بعد ایک کروشین خاتون نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ صرف تبلیغ کرنا تو کافی نہیں ہے آپ بطور روحانی رہنما ہونے کے کیا کر سکتے ہیں؟
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تبلیغ کرنے کے ساتھ ساتھ ہم ان تمام پلیٹ فارمز کو استعمال میں لاتے ہیں جن تک ہماری پہنچ ہے۔ مجھے اگر کسی پارلیمنٹ کے سامنے بولنے کا موقع ملتا ہے یا کوئی ایسی جگہ جہاں پڑھے لکھے لوگ جمع ہوتے ہیں تو میں ہمیشہ انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور عام مسلمانوں یا مخصوص نوجوان طبقہ کو کہتا ہوں کہ آپ لوگ جو کچھ کر رہے ہو وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔ پس محدود ذرائع کے ساتھ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں کر رہے ہیں۔
☆ خاتون صحافی نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مستقبل میں جماعت احمدیہ مزید ترقی کرے گی اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے متاثر ہوں گے؟
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو ہمیشہ اچھی امید رکھتا ہوں۔
☆ صحافی خاتون نے سوال کیا کہ جس طرح زمانہ آگے چلتا جا رہا ہے کیا اس کے مطابق مذہب میں بھی تبدیلیاں آئیں گی؟ آپ کے خیال میں کیا مذہب کو لوگوں کی وجہ سے بدلنا چاہئے یا پھر لوگوں کو مذہب کی وجہ سے بدلنا چاہئے؟
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی بات میں نے اپنے خطبہ جمعہ میں بیان کی تھی کہ مذہب لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اگر لوگ مذہب کی رہنمائی کرنا شروع کر دیں تو پھر کسی مذہب کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ آج کل جو مختلف قسم کی پارٹیاں ہیں۔ سوشلسٹ پارٹی، SDP، گرین پارٹی اور طرح طرح کی پارٹیاں ہیں اور ہر پارٹی اپنے منشور کے مطابق مذہب کو ڈھالے گی۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جماعت احمدیہ کا منشور قرآن کریم ہے اور ہمارے لئے یہی رہنما اصول ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ پاک کتاب تمام انسانیت کی رہنمائی کرتی ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کریم نازل ہونے کے تقریباً پندرہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی محفوظ ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات اور آیات ہمیشہ کے لئے محفوظ رہیں گی اور آج تک یہ بات سچی ثابت ہو رہی ہے۔ پس اگر ایسا ہی ہے تو پھر ہمیں دوسروں کی مدد لینے یا کہیں اور دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ اگر آپ کا کوئی مسئلہ ہے یا آپ کو قرآن کریم کی آیات سمجھ نہیں آتیں اور آپ نام نہاد مسلمان علماء جنہوں نے اسلامی تعلیمات کو بگاڑ دیا ہے ان کے ذریعہ غلط راستہ پر چل رہے ہیں تو ہمارے پاس آئیں ہم آپ کو صحیح سمجھائیں گے۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگر تو آپ یہ سمجھتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات کے اندر کوئی ایسی چیز ہے جو آج کل کے دور سے مطابقت نہیں رکھتی تو مجھے بتائیں۔ ہاں اگر کوئی ذاتی خواہش ہے تو یہ الگ معاملہ ہے۔ لیکن کوئی ایسی بنیادی چیز بتائیں جس کے بارہ میں آپ کہتی ہوں کہ آج کل کے دور میں اس کی سخت ضرورت ہے وہ قرآن کریم میں موجود نہیں ہے۔
☆ خاتون نے کہا کہ ایسی کوئی چیز ہے تو نہیں لیکن میں صرف یہ سوچتی ہوں کہ لوگ جس مذہب پر چلتے ہیں اس کو تبدیل کیوں نہیں کر سکتے؟ میرا خیال جو لوگ کسی مذہب پر چلتے ہیں انہیں اس بات کا حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اس میں تبدیلی کر سکیں۔
اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

فرمایا: مگر سوال یہ ہے کہ کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت ہی کیوں ہے؟ اگر کوئی اقتصادی مسئلہ ہے جس پر قرآن نے روشنی نہیں ڈالی، اگر کوئی سائنسی نظریہ ہے جو قرآن کریم میں بیان نہیں ہوا تو ٹھیک ہے۔ اسی طرح اگر آپ کو بعض معاشرتی مسائل کا سامنا ہے جن کا حل قرآن نے نہیں بتایا یا اگر آپ کو گھریلو مسائل کا سامنا ہے اور ان کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن اگر ان تمام مسائل کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور قرآن کریم نے ان مسائل کا حل بھی بیان فرمایا ہوا ہے تو پھر اس کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ کوئی انسان کا بنایا ہوا قانون نہیں ہے، کسی ملک کی پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون نہیں ہے جس میں کچھ عرصہ بعد تبدیلی کی ضرورت پڑتی ہو۔ پس جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے تو پھر اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں رہتی یہاں تک کہ اس کتاب کی عبارت تک میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں رہتی۔ صرف بات قرآن کریم کو سمجھنے کی ہے۔ اگر آپ قرآن کریم کو اچھی طرح سمجھتے ہیں تو آپ انہی آیات سے مختلف قسم کے تصورات اور افکار اخذ کر سکتے ہیں سب آپ کی سمجھ پر منحصر ہے۔

☆ خاتون نے کہا کہ میرا ایک اور سوال ہے کہ آپ نے اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا کہ یورپ کے لوگ جو مذہب سے دور ہیں وہ مطمئن نہیں ہیں اور ناخوش ہیں۔ لیکن میں خود مذہب پر عمل نہیں کرتی لیکن میں تو ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ سو فیصد لوگ ہی ایسے ہیں اگر آپ سائنسی لیبارٹری میں کوئی ٹیسٹ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ 75 فیصد مثبت نکلتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ مثبت نتیجہ نکلا ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو سائنسدان 65 فیصد نتیجہ حاصل کر کے ہی کہتے ہیں کہ بہت ہی خوش کن رزلٹ سامنے آیا ہے۔ پس میں نے اسی کے پیش نظر کہا تھا کہ یورپ کے لوگ مطمئن نہیں ہیں جس کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہوتے ہیں۔ آپ خود ہر جگہ مایوسی دیکھ سکتی ہیں۔ اگر تو آپ کو مکمل طور پر دلی سکون حاصل ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ بعض اوقات یہ سوچتی ہیں کہ میری فلاں فلاں خواہش پوری نہیں ہوئی تو آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ آپ کو مکمل اطمینان حاصل ہے۔ میرا تو یہ کہنا ہے کہ خودکشی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے باوجود اس کے کہ مغربی ممالک کی اقتصادی حالت بعض افریقن اور ایشین ممالک سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ میرا کہنے کا یہی مطلب تھا۔

☆ خاتون نے سوال کیا کہ پھر حضور کے نزدیک اس مایوسی کا حل صرف مذہب ہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا کہنا ہے کہ اگر آپ حقیقی روح کے ساتھ مذہب پر عمل پیرا ہو جائیں تو آپ کو حقیقی اطمینان حاصل ہو جائے گا۔

☆ اس پر اس خاتون نے کہا کہ میں تو ایسے کسی شخص کو نہیں جانتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں تو جانتا ہوں۔ آپ کا اپنا تجربہ ہے میرا اپنا تجربہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ چیزوں کو دنیاوی نظر سے دیکھتی ہیں اور میں چیزوں کو مذہب کی نظر سے دیکھتا ہوں۔

اس کے بعد کروشین خاتون نے کہا کہ میرا اسلام یا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ میرا پہلا موقع ہے کہ میں کسی اسلامی مذہبی تقریب میں شامل ہوئی ہوں۔ میں ذاتی طور پر آپ کا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں اور میری ساتھی یہاں پر ڈاکومنٹری فلم بنانے آئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ لوگ جو مذہب پر عمل کرتے ہیں ان کے اطمینان کا ایک ثبوت تو یہ ہے کہ 36 ہزار کی تعداد میں لوگ یہاں جمع ہوئے اور ان تمام لوگوں کو کسی قسم کا کوئی دُنیاوی فائدہ مدنظر نہیں تھا۔ بلکہ یہ لوگ دور دور سے پیسے خرچ کر کے یہاں آئے ہیں۔ نیز یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ خود مسلمان نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود سچ کی تلاش میں یہاں آئیں۔

☆ جرمن خاتون صحافی نے آخری سوال کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا جرمنی کے لوگوں کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمن لوگ کھلے ذہن کے مالک ہیں اور یوروپین یونین کی سالمیت کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں تو یہی کہوں گا کہ وہ اپنے اسی رویہ کو جاری رکھیں۔ آپ کے ملک نے ایک دن سارے یورپ کا لیڈر بننا ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ آپ کمزور ہو جائیں بلکہ کمزور سے کمزور تر ہو جائیں۔ لیکن اگر آپ اپنے ملک اور اس براعظم کی ہم آہنگی برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو متحد رہنا ہوگا۔

انٹرویو کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ اب پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ karsruhe سے بیت السبوح (فرنکفرٹ) کے لئے روانگی تھی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو مکرم منور احمد شہید (لاہور) کی فیملی اور بچے ایک جگہ کھڑے تھے۔ یہ فیملی بیلجئم سے آئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فیملی سے گفتگو فرمائی اور ان کا حال دریافت فرمایا اور بچوں کو پیار کیا۔

بچی نے عرض کیا کہ حضور آپ ہمارے گھر کب آئیں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فرمایا کہ اگر آپ کا گھر میرے سفر کے راستہ میں آیا تو میں انشاء اللہ چکر لگاؤں گا۔

☆ اس کے بعد آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ یہاں سے فرنکفرٹ کے لئے روانہ ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جلسہ گاہ کے احاطہ سے باہر نکل رہی تھی تو راستہ کے دونوں اطراف کھڑے ہزار ہا لوگ مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ لوگ مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

بیعت کرنے والے احباب کے ایمان افروز تاثرات

☆ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 43 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق 9 مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا جو درج ذیل ہے۔

☆ سپین سے آئے ہوئے ایک عرب دوست ادریس صاحب کو بھی اس جلسہ میں بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جلسہ کے نظام اور نظم و ضبط اور اتنے بڑے اجتماع کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اتنا بڑا مجمع ایک خلیفہ کے پیچھے ایک لڑی کی طرح پرویا ہوا تھا۔ یہ نظارہ روح پرور تھا۔

موصوف نے کہا: میری خوشی کی انتہا نہیں ہے اور میری خواہش ہے کہ میں ہر جلسہ میں شریک ہوں کیونکہ دلی اور روحانی طور پر میرا اس جلسہ سے ایک تعلق استوار ہو گیا ہے۔

☆ سپین سے ہی آئے ہوئے ایک عرب دوست محمد العربی صاحب کو بھی اسی جلسہ میں بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ:

مجھے اس عظیم الشان جلسہ میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدیوں کے ساتھ شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں آپ کے حسن ضیافت اور حسن اخلاق کی بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں نے بہت سی اسلامی جماعتیں دیکھی ہیں لیکن کسی جماعت میں یہ نمونہ نہیں پایا کہ وہ ایک ہاتھ پر اس طرح متحد ہو جس طرح جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔

☆ سعاد بنت زَرُوق صاحبہ مراکشی احمدی خاتون ہیں اور سپین سے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے اپنے غیر احمدی بہن، بہنوئی اور ان کے دو بچوں سمیت آئی تھیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا:

میں حضور انور کو ایم ٹی اے کی اسکرین پر تو دیکھتی تھی لیکن جب بالمشافہ دیکھا تو حضور انور کے چہرہ مبارک سے نور پھوٹتا ہوا دکھائی دیا اور بے ساختہ میری زبان سے نکلا ''بخدا یہ انسان نہیں بلکہ کوئی فرشتہ ہے''، ہمیں جلسہ کا بہت زیادہ لطف آیا، تمام شاملین جلسہ نے نہایت اعلیٰ اخلاق کا اظہار کیا۔ میں اپنی غیر احمدی بہن اور بہنوئی کو ساتھ لائی تھی جنہوں نے حضور انور کے خطابات سنے اور ان پر گہرا اثر ہوا اور بفضلہٖ تعالیٰ ان دونوں نے اس جلسہ پر بیعت کر لی ہے۔ ان کے ثبات قدم کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم عبداللہ سیرین صاحب کے والد صاحب کئی سالوں سے احمدی ہیں اور یہ اپنے والد صاحب کے ساتھ رشیا میں رہتے تھے لیکن اب پڑھائی کے سلسلہ میں ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ ان کے والد صاحب کے ذریعہ انہیں تبلیغ تو ہوتی رہی لیکن ابھی تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ امسال یہ اپنے والد صاحب کے ساتھ اس جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔ جلسہ کے پہلے روز سوال و جواب کی مجلس کے بعد ہمارے مبلغ سے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بات ہوئی جس کے آخر پر انہیں کہا گیا کہ آپ خدا سے یہ دعا کریں کہ اے اللہ میں اس جلسہ پر اس شخص کی صداقت کے بارہ میں تحقیق کرنے کی خاطر آیا ہوں تو میری رہنمائی فرما۔ انہوں نے کہا کہ میں نے قبل ازیں بھی دعا کی تھی لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ انہیں سمجھایا گیا کہ محض ایک دفعہ دعا کرنا کافی نہیں ہے کیونکہ دعا کے لئے کئی شرائط ہیں اور انکو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کو الحاح کے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

جلسہ کے دوسرے روز حضور انور کی تبلیغی مہمانوں کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کے بعد کہنے لگے کہ مجھے قرآن سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی صرف ایک دلیل دے دیں۔ ہمارے مبلغ نے انہیں آیت کریمہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ اور آیت کریمہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ کا ذکر کر کے حضور علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں اور جماعت کی ترقی کے بارہ میں بات کی تو

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

کہنے لگے کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نشان دکھا دیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کیا نشان ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ کل رات میں نے اللہ تعالیٰ سے بڑے تضرع اور الحاح کے ساتھ سجدہ میں دعا کی اور رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ ایک بڑی سی دیوار پر جلی حروف میں الاحمدیہ لکھا ہوا ہے اور اس میں سے غیر معمولی نور پھوٹ رہا ہے۔ پھر جب میں جلسہ گاہ میں حاضر ہوا اور حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب سنا تو اس کے دوران ہی میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش مجھے حضور انور کے ساتھ اور آپ کے قرب میں کھڑے ہونے کا موقع مل جائے۔ کچھ دیر کے بعد ایسے محسوس ہوا جیسے ایک لمحے کے لئے مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی اور میں نے دیکھا کہ میں سٹیج پر حضور انور کے پہلو میں کھڑا ہوں۔

وہ کہتے ہیں: اس کے بعد حق میرے دل میں جاگزین ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی قرآن کریم سے ایک دلیل محض مزید انشراح واطمینان کے لئے مانگی تھی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دعا کے بعد رؤیا سے ہی میری تسلی ہو گئی تھی۔ چنانچہ جلسہ کے تیسرے روز اجتماعی بیعت میں یہ بھی شریک تھے۔

☆ بیلجیئم سے آنے والے وفد میں ایک دوست محمد الیاوی صاحب شامل تھے۔ موصوف کی 40 سال کے قریب عمر ہے اور گزشتہ ایک سال سے زیر تبلیغ تھے۔ جلسہ میں شمولیت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد ان کو بیعت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ موصوف نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں پچھلے دس سال سے نمازیں پڑھتا ہوں لیکن جو سکون مجھے یہاں آکر ملا ہے وہ میں نے کبھی زندگی میں محسوس نہیں کیا تھا۔

موصوف کے بارہ میں بیلجیئم کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ محمد الیاوی صاحب تینوں دن جلسہ کا منظر دیکھ کر روتے رہے۔ ایک سال کی تبلیغ ایک طرف اور جلسہ کے تین دن ایک طرف تھے۔ ان تین دنوں نے وہ کر دکھایا جو پورے سال نہیں ہو پایا۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور خلیفہ وقت کے وجود کی برکت سے ممکن ہوا کہ حضور انور کو دیکھ کر ان کے دل کی کایا پلٹ گئی۔

☆ مشرقی جرمنی سے آئے ہوئے تین مہمانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کی اور بیعت کے بعد کہنے لگے کہ ہمیں جماعت کے بارہ میں پہلی دفعہ یہاں آکر علم ہوا ہے۔ خلیفۃ المسیح کی شخصیت کو دیکھ کر اور آپ کے خطابات سن کر بیعت کرنے کا فیصلہ کرنا ہرگز مشکل نہیں تھا۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہمیں یہ سعادت ملی۔ ہم واپس جا کر اپنے تمام دوستوں کو احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔

☆ ایک سیرین نوجوان بیعت کرنے کے بعد جب واپس گھر پہنچے تو ان کے چچا نے جماعت اور جلسہ کے بارہ میں ان سے پوچھا تو اس نوجوان نے جلسہ پر جو باتیں سنی تھیں اور جماعت احمدیہ کے جن عقائد کے بارہ میں سنا تھا وہ اپنے چچا کے سامنے بیان کر دیئے۔ جلسہ کے اگلے دن ہی ان کا فون آگیا کہ میرے چچا بھی احمدیت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کی صداقت پر کوئی شک نہیں اور میں فوراً اس مبارک جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

☆ ایک دوست ERVIN XHEPA صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ یہ دونوں LAW کے شعبہ سے منسلک ہیں۔ تاہم ان کی اہلیہ نے جلسہ میں شمولیت سے پہلے بیعت نہیں کی تھی لیکن الحمد للہ جلسہ میں شامل ہو کر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران ہی انہوں نے قبول احمدیت کا اعلان کیا۔ موصوفہ نے بیان کیا کہ جلسہ سالانہ کے تجربات نہایت غیر معمولی تھے۔ جس محبت، اخلاص اور بے لوث خدمت کا مظاہرہ میں نے دیکھا ہے اس کا میرے دل پر غیر معمولی اثر ہوا ہے۔

موصوفہ کے متعلق جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو علم ہوا کہ انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وکیل کو قائل کرنے کے لئے دلائل کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے آپ کے خاوند کو چاہئے کہ آپ کو قوی دلائل کے ساتھ قائل کریں۔ اس پر موصوفہ نے کہا: میرے خاوند نے جماعت کے سلسلہ میں مجھے بہت تبلیغ کی ہے اور میں کافی عرصہ سے اپنے دل میں احمدیت قبول کر چکی تھی لیکن آج کامل یقین سے جماعت احمدیہ کو قبول کرتی ہوں۔ اس وقت موصوفہ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

★★★ ★★★

ارشاد حضرت امیر المومنین

”عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کر کے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اِدراک حاصل کرنا ہے۔“

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 3 جولائی 2015)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جولائی 2015 بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب (آف لندن)

15 جولائی 2015 کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید حسن احمد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ 1964 میں کرائیڈن میں آکر رہائش پذیر ہوئے اور مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ رشتہ ناطہ میں کئی سال خدمت کی توفیق ملی۔ 11 سال کرائیڈن جماعت کے صدر رہے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے ساتھ گہری محبت کا تعلق رکھنے والے بہت نیک، صالح اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ کے سبھی بچے مختلف حیثیتوں میں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم راجہ منیر احمد صاحب (آف ربوہ)

22 جون 2015 کو کچھ عرصہ بعارضہ قلب بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 8 سال محلہ دارالصدر شمالی حلقہ ہدیٰ کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خوش اخلاق، مہمان نواز، منکسر المزاج، ہر ایک سے پیار و محبت سے پیش آنے والے، صلہ رحمی کرنے والے، غریب پرور اور بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ ہومیو پیتھک ڈاکٹر تھے۔ مریضوں سے بہت محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ مرحوم 1/9 کے موصی تھے۔

(2) مکرم چوہدری محمد ناظر ملہی صاحب

(آف فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ، حال امریکہ)

12 مئی 2015 کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1994 سے لے کر 2012 تک جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ میں قاضی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ اکثر اپنے احمدی رشتہ داروں کی درخواست پر ان کے ثالث بن کر جھگڑوں کے فیصلے کیا کرتے تھے۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، خوش اخلاق، منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والے اور ہر ایک سے محبت اور پیار سے پیش آنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ ایک غیور احمدی تھے۔ خلافت کے شیدائی اور عاشق تھے۔ اپنی اولاد میں بھی آپ نے یہی خوبیاں پیدا کیں۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ امریکہ شفٹ ہونے کے بعد مسجد بیت الرحمٰن میں آکر بڑے شوق سے اذان دیتے اور مسجد کی صفائی کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹوں مکرم مختار احمد صاحب ملہی اور مکرم افتخار احمد صاحب ملہی نے امیر ضلع گوجرانوالہ کی حیثیت سے خدمت بجا لانے کی توفیق پائی۔ آپ مکرم فیاض ملہی صاحب قائد ایثار مجلس انصار اللہ برطانیہ کے چچا تھے۔

(3) مکرم محمد شفیع صاحب (معلم سلسلہ، صوبہ بنگال)

22 جون 2015 کو 42 سال کی عمر میں کلکتہ میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 2000 میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ جامعۃ المبشرین قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد 2003 سے بطور معلم خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم صوبہ ہریانہ اور بنگال میں بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ بہت شریف النفس، خاموش طبع، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ وفات کے بعد آپ کے غیر احمدی رشتہ دار جبراً آپ کی لاش لے گئے تھے۔

(4) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

(اہلیہ مکرم مولوی خلیل الرحمن صاحب مرحوم، پشاور)

یکم جون 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی معین الدین صاحبؓ کی پوتی اور حضرت عالمگیر صاحب اوورسیئرؓ کی نواسی تھیں۔ بہت مہمان نواز، بچوں سے نہایت پیار اور محبت کا سلوک کرنیوالی نیک، مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ مرکزی مہمانوں کا ہمیشہ بہت خیال رکھتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب آف لاس انجلس امریکہ کی سوتیلی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆☆

2004-2005ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

✿ امسال تین نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔

✿ کل 181 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

✿ 1984ء سے اب تک جماعت کو 13776 مساجد عطا ہوئیں۔

✿ اس سال 189 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔

✿ امسال اُزبک اور کریول میں قرآن کریم کے تراجم کی طباعت کے ساتھ تراجم قرآن کریم کی تعداد 60 ہوگئی۔

✿ مختلف زبانوں میں کثیر تعداد میں لٹریچر کی اشاعت، نمائشوں، بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

✿ ریڈیو، ٹی وی پروگراموں اور ویب سائٹ کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانے پر تشہیر۔

✿ افریقہ میں 37 ہسپتال اور 465 سکول بنی نوع انسان کی بہبود کے کاموں میں مصروف ہیں۔

✿ ایک سال کے اندر 16148 نئے موصیان کی درخواستیں مرکز میں پہنچ چکی ہیں۔

✿ اسلام آباد، ٹلفورڈ سے چند میل کے فاصلے پر 208 / ایکڑ زمین کی خرید۔

✿ ایم ٹی اے، وقف نو، طاہر فاؤنڈیشن اور مختلف شعبہ جات اور اداروں کی کارکردگی اور دوران سال بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے پناہ افضال کا ایمان افروز تذکرہ۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 39ویں جلسہ سالانہ منعقدہ Rushmoor Arena Aldershot کے موقع پر 30 جولائی 2005ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں

سیّدنا حضرت خلیفۃُ المسیح الخَامِس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ (الصّف:9)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے۔ خواہ کافر ناپسند کریں۔

آج کے دن اس وقت کی تقریر میں جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوتی ہے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اِن ذکروں پر گو مخالفین اور حاسدین کے حسد کی آگ مزید بھڑکتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو روکنا اور چھیننا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی کبھی لوگوں کے روکنے سے رُکے ہیں؟ یا جس پر اللہ تعالیٰ فضل کرنا چاہے اس سے چھین کر کوئی زبردستی اپنے لیے لے سکتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ آپؑ کو الہاماً فرمایا گیا کہ: ''اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 317) کہ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔ ہمیشہ کھڑا ہوں اور ہر موقع پر کھڑا ہوں، کھڑا رہوں گا۔ تو یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا آپؑ سے اور آپؑ کی جماعت سے۔ اس لیے مخالفین جتنا مرضی زور لگا لیں ان ترقیات کی رفتار کو نہیں روک سکتے، ختم نہیں کر سکتے، کم نہیں کر سکتے۔ اور یہ بھی آپؑ کا الہام ہے کہ: ''اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 301) کہ اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرتا رہ اور اس کے فضلوں کا ذکر کرتا رہ۔ اِس لیے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اُس کے فضلوں کا یہ ذکر بھی اُس کے حکم کے مطابق ضروری ہے اور ہم کرتے ہیں اور دورانِ سال اللہ تعالیٰ جو فضل فرماتا ہے یہ بھی ان نعمتوں کے ذکر کا ایک حصّہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضلوں کو جاری رکھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی خوش خبریوں کو ہمیں بھی پورا ہوتے ہوئے دکھائے۔ ہماری کسی کوتاہی یا کمزوری یا کمی کی وجہ سے یہ آگے نہ چلی جائیں۔

اب مَیں ان اَفضال کا کچھ ذکر کرتا ہوں۔

نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ

پہلے تو مَیں نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ لیتا ہوں۔ اِس سال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 181 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ گویا مخالفین کی اُن کوششوں کے بعد کہ جماعت کو ختم کر دو۔ یعنی 1984ء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ نے 90 نئے ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی جماعت کو توفیق دی ہے۔ اور دورانِ سال تین ممالک شامل ہوئے ہیں۔ گو چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہرحال یہاں پیغام پہنچا ہے۔ ایک جبرالٹر (Gibraltar) ہے، ایک بہاماز (Bahamas) ہے اور سینٹ وِنسنٹ (Saint Vincent) ہے۔ یہ آئی لینڈ ہیں جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

جبرالٹر میں تو جماعت جرمنی کو پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ وہاں مخالفت بھی ہوئی کیونکہ سمندر کے ذرا پار سامنے ہی مراکو (Morocco) ہے وہاں عرب لوگ کافی آجاتے ہیں تو یہاں جب یہ وفد گیا تو مراکش کے جو باشندے تھے ان سے تبلیغی گفتگو ہوتی تھی۔ لیکن وہاں کے جو امام تھے جب ان کو پتہ چلا کہ یہ احمدی ہیں اور ہمارے عقائد کیا ہیں تو انہوں نے مسجد میں آنے سے، نمازیں پڑھنے سے روک دیا۔ پھر باہر تبلیغ جاری رہی۔ بُک سٹال لگائے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح ایک آدمی کو توفیق ملی کہ وہ احمدی ہو اور مزید بھی امکانات ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال اور ظاہر ہوں گے۔

اِسی طرح جماعت احمدیہ امریکہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہاماز (Bahamas) میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔ یہ بھی سات سو جزیروں پر مشتمل ہے اور امریکہ کی ریاست فلوریڈا سے لے کر کیوبا (Cuba) تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں بھی مختلف وفود گزشتہ سالوں میں جماعت امریکہ نے بھجوائے اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، دو پھل عطا فرمائے۔ یہاں پر بھی امکان ہے انشاء اللہ تعالیٰ مزید کامیابیاں ہوں گی۔

پھر جزائر غرب الہند کا جو جزیرہ سینٹ وِنسنٹ ہے اس کی آبادی ایک لاکھ ہے۔ چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ یہاں افریقن نسل کے لوگ آباد ہیں۔ ٹرینیڈاڈ (Trinidad) کی جماعت کو یہاں توفیق ملی۔ یہاں ہمارے مبلغین نے دَورہ کیا اور لٹریچر وغیرہ تقسیم کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم یہاں گئے ہیں تو ایک جگہ تلاش کر کے کتب کا سٹال لگایا اور لوگ فوری طور پر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اور ہماری کتابیں دیکھنی شروع کر دیں اور سوالات کرنے لگے۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ اتنا

ہجوم ہو گیا اور سوال پوچھنے والوں کی اتنی کثرت ہو گئی کہ ہم دو آدمی تھے ہمارے لیے ممکن نہیں رہا کہ ان کے جواب دے سکیں، کسی کو سن بھی سکیں۔ تو بہر حال لٹریچر بھی تقسیم ہوا۔ قرآن کریم کا ترجمہ بھی بعض کو دیا اور ''مسیح ہندوستان میں'' اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور "Message of Peace" لوگوں نے دلچسپی سے خریدیں اور یہاں چار اَفراد نے بیعت کی۔ ان میں سے تین عیسائی تھے اور ایک خاتون مسلمان تھی۔ تو یہاں بھی امید ہے انشاء اللہ مزید رابطے بڑھیں گے۔

نومبائعین سے رابطے

ایک مَیں نے زور یہ دیا تھا کہ جو پرانی بیعتیں ہوئی ہیں اُن سے رابطوں پہ زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے کیونکہ اتنی کثیر تعداد میں اور وسیع پیمانے پر مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی تھیں کہ ہمارے مبلغین کے لئے، جماعتی نظام کے لیے اتنا ممکن نہیں تھا کہ وہ ہر جگہ رابطے رکھتے، کچھ سستی بھی تھی۔ بہر حال رابطے ٹوٹے تو وہاں بھی وفود بھجوائے گئے کہ رابطے زندہ کیے جائیں جہاں کئی سال پہلے جماعت احمدیہ کا نفوذ ہو چکا تھا اور کمزوریاں پیدا ہو رہی تھیں۔ تو ان میں سے جماعت جرمنی کو بھی توجہ دلائی گئی تھی کہ اپنے رابطے زندہ کریں۔ چنانچہ جرمنی سے جلال شمس صاحب اور ایک اور داعی الی اللہ ریاض صاحب ''آذر بائیجان'' گئے اور وہاں رابطہ کیا۔ جب ان لوگوں کے پاس گئے تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ کچھ سال پہلے آپ نے جو کتب ہمیں بھجوائی تھیں وہ بھی ہم نے لوگوں کو پڑھنے کے لیے دی ہیں اور پھر نومبائعین جو تھے وہ خود بھی مطالعہ کر کے نماز وغیرہ میں باقاعدہ ہو چکے تھے۔ تو جہاں اس دورہ کی وجہ سے پرانے رابطے دوبارہ زندہ ہوئے، قائم ہوئے وہاں اللہ تعالیٰ نے مزید چودہ افراد کو بیعت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ اب یہ باقاعدہ رابطے رہنے بھی چاہئیں۔

پھر Macedonia ہے۔ یہاں بھی وفد بھیجا گیا اس میں ہمارے مبلغ اور ایک داعی الی اللہ گئے اور ایک مقامی احمدی دوست شریف دروسکی صاحب بھی تھے۔ یہاں بھی جب رابطہ کیا گیا تو نومبائعین نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ کہتے ہیں کہ یہاں ایک اسلامک سینٹر (Islamic Centre) کے زیر انتظام ایک مسجد کے امام کی طرف سے ایک نشست کے منعقد کرنے کا پیغام ملا۔ یہ مسجد Macedonia کے پانچویں بڑے شہر Strumica میں واقع ہے۔ یہاں ترک زبان بولنے والے مسلمان آباد ہیں۔ مجلس سوال و جواب کا آغاز ہوا اور جماعت کا تعارف کروایا گیا اور اختلافی مسائل کو کھول کر بیان کیا گیا۔ جب ''وفاتِ مسیح'' کے عقیدہ کی بات ہوئی تو وہاں جو مولوی صاحب تھے وہ بے چین ہونے لگے اور دخل اندازی کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ عقیدہ غلط ہے اور وہ قرآن سے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ چنانچہ وہ باہر گئے اور بیس منٹ کے بعد واپس آئے۔ قرآن کریم کے دو نسخے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے اور سب کے سامنے ورق گردانی شروع کر دی، صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ آخر تھک ہار کے کہنے لگے کہ اُنہیں کوئی ایسی آیت نہیں مل رہی اور بے بسی سے ایک طرف خاموش ہو کے بیٹھ گئے۔ بہر حال یہ کہتے ہیں کہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا اور آخر جب مجلس ختم ہوئی تو نماز کا وقت بھی ہو رہا تھا۔ وہاں لوگوں نے اصرار کر کے ہمارے مبلغ کو کہا کہ آپ ہی آج نماز کی امامت کرائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے امامت کروائی اور نماز کے بعد سوائے ان مولوی صاحب کے یا ان کے ایک معاون کے تمام حاضرین نے بیعت فارم پُر کر کے اعلان کیا کہ وہ آج احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر اسی دورہ کے دوران ایک اور شہر ہے وہاں سے ایک امام صاحب کا پیغام ملا کہ سنا ہے آپ آئے ہوئے ہیں تو آ کے ہماری مسجد میں جمعہ پڑھائیں اور خطبہ دیں۔ چنانچہ وہاں مبلغ صاحب نے خطبہ دیا، جمعہ پڑھایا تو حاضرین پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا اور انہوں نے جماعت میں شامل ہونے کا اس وجہ سے اظہار کیا کہ یہ تو آپ کی بڑی سچی باتیں لگ رہی ہیں۔ وہاں اسلامک سینٹر کے صدر بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ لوگ جماعت میں شامل ہوئے تو یہ مسجد آپ سے واپس لے لی جائے گی۔ جماعت احمدیہ یہاں مسجد تعمیر کروا دے تو ہم جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں گے۔ اسی رات مسجد کے امام ہمارے وفد کی قیامگاہ پر آئے اور کہنے لگے کہ آپ کے جانے کے بعد اسلامک سینٹر کے مرکز سے فون آیا تھا کہ احمدی امام کو کیوں دعوت دی ہے؟ امام صاحب کہتے ہیں کہ اس پر مَیں نے جواب دیا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد حق پر مبنی ہیں اور وہ جماعت میں شامل ہونے کے لیے تیار ہیں۔ امام صاحب بھی تیار ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے راستے ہموار ہو رہے ہیں۔

اسی طرح ایک تیسرے شہر میں بھی اسلامک سینٹر والوں نے ہی کہا کہ آ کے میٹنگ کریں اور ایک شیعہ مسلک رکھنے والے سے جب سوال جواب ہو رہے تھے تو انہوں نے حیات مسیح پر دلائل دینے کی کوشش کی۔ جب ہمارے مبلغ نے اُن کو جواب دیئے تو وہ کہنے لگے کہ آج تک میں نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر نہیں سنی۔ چنانچہ امام مسجد نے خود اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد درست ہیں۔

اِسی مقدونیا (Macedonia) میں جہاں ہمارے وفود کو جماعت کے ممبروں کو مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی اور پولیس کے ذریعہ سے رکاوٹ ڈالی جاتی تھی اب یہ حال ہے کہ خود دعوت دے کر بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے حق میں غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور اس سال اللہ کے فضل سے اس ملک میں مجموعی طور پر 350 نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہ غریب ملک ہے اس لیے وہاں میڈیکل کیمپ وغیرہ لگانے اور اسی طرح ہیومینیٹی کی خدمت کرنے کا بھی موقع ملا۔

تیسرا ملک مالدووا (Moldova) ہے جہاں جرمنی کے ذریعہ سے دوبارہ رابطے قائم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت کی رجسٹریشن بھی ہو گئی ہے اور کرائے کی ایک عمارت بطور سینٹر حاصل کر لی گئی ہے اور اس دورہ کے دوران بھی تین عرب فیملیوں کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ یہاں بھی باقاعدہ نظامِ جماعت قائم ہو چکا ہے۔ اِس کے علاوہ جرمنی سے مالٹا (Malta) میں بھی وفد بھجوایا گیا۔ نومبائعین سے رابطے قائم کئے گئے۔

پھر سالومن آئی لینڈز (Solomon Islands) ہے۔ یہاں بھی جماعت کا قیام طوالو (Tuvalu) کے مشن کے ذریعہ 1988ء میں ہوا تھا۔ پھر بعد میں اس سے رابطہ کمزور ہو گیا۔ یہ ملک جماعت آسٹریلیا کے سپرد کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وفود بھجوائے اور اللہ کے فضل سے یہاں بھی پرانے رابطے زندہ ہوئے، بحال ہوئے اور نئی بیعتیں بھی ہوئیں۔ اس سال 20 نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ اور جماعت نے اللہ کے فضل سے نصف ایکڑ زمین پر تعمیر شدہ عمارت بطور سینٹر خرید لی ہے اور ایم ٹی اے بھی باقاعدہ وہاں سنا جاتا ہے، دیکھا جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے احباب اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر آسٹریلیا کے سپرد ہی ایک اور جزیرہ تھا نیو کیلیڈونیا (New Caledonia)۔ انہوں نے یہاں بھی ایک داعی الی اللہ کو دورہ پر بھجوایا۔ ایک بیعت بھی ہوئی۔ ان کا خیال ہے کہ یہاں انشاء اللہ مزید رابطے ہوں گے اور بیعتیں ہوں گی۔

اس کے علاوہ گیانا کے مبلغ جن کو وینزویلا (Venezuela) بھجوایا گیا تھا انہوں نے بھی پرانے رابطوں کو زندہ کیا اور تعلیم و تربیت کے پروگرام بنائے۔ اسی طرح زمبابوے (Zimbabwe) میں ہمارے مبلغ ہیں انہوں نے ہمسایہ ملک نمیبیا (Namibia) میں بھی دورہ کیا۔ پرانے رابطے بحال ہوئے اور اللہ کے فضل سے دو نئی بیعتیں بھی ہوئیں۔

سید کمال یوسف صاحب جو ہمارے پرانے مبلغ ہیں، اب باقاعدہ اس طرح تو مبلغ نہیں رہے لیکن بہر حال جماعتی خدمات کرتے ہیں، ان کو فِن لینڈ (Finland) کے دورہ پر بھجوایا گیا جہاں انہوں نے کافی کام کیا اور تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔

اصل چیز یہی ہے کہ پرانی بیعتیں بھی اور نئے بھی جو ہیں اُن کو سنبھالنا چاہئے۔ انہیں ضائع نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اس طرف بھی جماعتوں کو بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ملک وار نئی جماعتوں کا قیام

اب ملک وار نئی جماعتوں کا کہاں کہاں قیام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 488 ہے۔ اس کے علاوہ اس سال 497 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ تو اس طرح اس سال مجموعی طور پر 985 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ گزشتہ سال یہ تعداد 542 تھی۔

نئی جماعتوں کے قیام اور نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ میں ہندوستان سرِ فہرست ہے جہاں 133 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

اس کے بعد بورکینا فاسو ہے۔ یہاں 71 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ سیرالیون، گھانا، آئیوری کوسٹ وغیرہ اور بہت سارے ممالک ہیں جہاں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تفصیل تو کافی ہے لیکن خلاصۃً پیش کرتا ہوں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی بنی بنائی مساجد

پھر نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد میں بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑا کام ہوا ہے اور مزید وسعت اور پھیلاؤ پیدا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت کو جو نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی اور بنی بنائی بھی ملیں ان کی کُل تعداد 319 ہے۔ جن میں سے 184 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 135 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال 74 مساجد نئی تعمیر ہوئی تھیں اور 88 بنی بنائی عطا ہوئی تھیں۔ اس طرح نئی تعمیر ہونے والی مساجد میں گزشتہ سال کی نسبت دوگنا سے زائد اضافہ ہوا ہے۔

1984ء سے لے کر اب تک، کیونکہ ہم نے 1984ء کو ہی حوالہ رکھا ہوا ہے جب دشمن نے کوشش کی تھی کہ احمدیت کو ختم کر دیا جائے، اُس وقت سے لے کر اب تک کُل 13,776 مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اور اس میں خاص بات اللہ تعالیٰ کا خاص فضل یہ ہے کہ اس تعداد میں جو یہ اضافہ ہوا ہے اس میں 11,695 مساجد ایسی ہیں جو اماموں اور مقتدیوں سمیت اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کی ہیں۔ بعض بڑی بڑی مساجد کا مَیں تھوڑا سا تفصیلی جائزہ بتا دیتا ہوں۔ مثلاً اس سال امریکہ میں ولنگبورو (Willingboro) شہر میں ایک مسجد زیرِ تعمیر ہے اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کو اگر شامل کر لیا جائے تو امریکہ میں مساجد کی تعداد اللہ کے فضل سے 16 ہو جائے گی۔ اسی طرح ڈیٹرائٹ (Detroit) میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ نقشہ منظور ہو چکا ہے۔ کام شروع ہو جائے گا انشاء اللہ۔ ورجینیا (Virginia) میں بھی کہتے ہیں انشاء اللہ جلد کام شروع کر دیں گے۔ امریکہ والے بھی مسجدیں بنانے میں کافی تیز ہوئے ہیں، الحمد للہ۔

کینیڈا کے دورہ کے دوران میں نے تین مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اس سے پہلے بھی خطبے میں ذکر کر چکا ہوں۔ مثلاً بیت الرحمن وینکوور (Vancouver) میں

ہے۔ مسجد کے ساتھ اس کا مشن ہاؤس بھی تعمیر ہوگا، دفاتر بھی ہوں گے۔ رہائشی حصہ، گیسٹ ہاؤس وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تقریباً پونے چار ایکڑ رقبہ ہے جس میں یہ تعمیر ہو رہی ہے اور مسجد کا جو کورڈ ایریا (Covered Area) ہے۔ یہ بیس ہزار مربع فٹ ہے۔ کافی بڑی ہوگی انشاء اللہ۔

اسی طرح مسجد بیت النور کیلگری (Calgary) ہے۔ یہاں بھی مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس، دفاتر، گیسٹ ہاؤس وغیرہ اور کچھ ہال ہوں گے۔ اس کے کورڈ ایریا (Covered Area) کا رقبہ 44 ہزار مربع فٹ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اور کینیڈا کی ابھی تک کی سب سے بڑی مسجد ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ ان کو اور مزید بڑی مسجدیں بنانے کی توفیق دے۔

اور تیسری مسجد جس کا سنگ بنیاد رکھا گیا وہ بریمپٹن (Brampton) کے مقام پر ہے۔ یہ چھوٹی مسجد ہے۔ ٹورانٹو کے قریب ہی ہے جہاں ہمارا جلسہ ہوتا ہے اس کے بھی قریب ہے۔ یہ بھی بارہ ہزار مربع فٹ کا رقبہ کورڈ (Covered) ہوگا، انشاء اللہ۔

پھر کارنوال میں ایک جگہ خریدی ہے۔ اس کا مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ یہ بھی بنا بنایا ہال ہے اس کو بھی مسجد کی شکل دی جا رہی ہے۔ کُل رقبہ ایک ایکڑ کا ہے۔

نوواسکوشیا (Nova Scotia) کینیڈا کا مشرقی صوبہ ہے۔ اس کا ایک شہر سڈنی ہے۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے جماعت کو ایک عمارت بطور سینٹر اور مسجد خریدنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اس سال جماعت کینیڈا نے ڈرہم (Durham) میں ایک نہایت باموقع اور پختہ قلعہ نما اور محل نما عمارت خریدی ہے۔ اس کا میں نے پہلے ذکر کیا تھا۔ اس زمین کا رقبہ 18 ؍ایکڑ ہے۔ اور 13,000 مربع فٹ رقبہ کورڈ ایریا (Covered Area) ہے۔ یہ بھی جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ایک فیملی نے اس کا سارا خرچ برداشت کیا ہے۔

پھر لائیڈ منسٹر میں دو ایکڑ رقبہ زمین مسجد کے لیے خریدا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے دورہ کے دوران بتایا کہ یہ بھی ایک شخص نے خرید کر دیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس میں مسجد کی تعمیر جلد کروا کر دوں گا۔

پھر ایڈمنٹن میں 33 ؍ایکڑ رقبہ ہے۔ سیسکاٹون میں 16 ؍ایکڑ رقبہ ہے۔ اس طرح کافی وسیع رقبے مساجد کی تعمیر کے لئے خریدے گئے ہیں۔

یورپین ممالک میں سے جرمنی کا سو مساجد کا جو منصوبہ ہے۔ اس میں پچھلے سال پانچ مساجد مکمل ہو گئیں جن کا افتتاح میں نے کیا تھا اور دو مساجد زیر تعمیر ہیں اور اس سال ایک مکمل ہو رہی ہے اور مزید پانچ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ وہاں کچھ قانونی روکیں ہیں اس لیے بعض جگہ اتنی آسانی سے کام نہیں ہو سکتے۔

پھر برطانیہ میں دورانِ سال مسجد دارالبرکات برمنگھم کے افتتاح کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ مشن ہاؤس، دفاتر وغیرہ ساتھ ہیں۔ پھر بریڈفورڈ اور ہارٹلے پول میں بھی مساجد کے سنگِ بنیاد رکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی جلد از جلد مکمل کرنے کی توفیق دے۔ ہارٹلے پول والے تو بڑے پکے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر، نومبر تک مکمل کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال میں 45 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہاں کی مساجد کی کُل تعداد 2099 ہو چکی ہے۔ بنگلہ دیش میں 3 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہاں ہماری مساجد کی مجموعی طور پر تعداد 92 ہو چکی ہے۔ انڈونیشیا میں جماعت کو 10 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہاں کی مساجد کی کُل تعداد 377 ہو چکی ہے۔ کام میں تیزی کی وجہ سے انڈونیشیا میں مخالفت بھی بہت زیادہ تیزی سے ہے اور اب کل کی اطلاع یہ ہے کہ پھر بعض جگہوں پر حکومت نے پابندی لگانے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے سینٹر کو زبردستی سیل (Seal) کرنے کی کوشش کی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر شر سے بچائے اور جماعت کے افراد کو بھی محفوظ رکھے اور جماعت کی مساجد کو بھی محفوظ رکھے اور جائداد کو بھی محفوظ رکھے اور دشمن کے منصوبوں کو خاک میں ملا دے۔

غانا میں 14 مساجد کا اضافہ ہوا ہے جس میں سے 13 انہوں نے تعمیر کی ہیں اور ایک بنی بنائی عطا ہوئی ہے۔ غانا میں عموماً اچھی مسجدیں بنانے کا رواج ہے۔ مخیّر افراد میں سے کوئی نہ کوئی ایسا مل جاتا ہے جو کوئی نہ کوئی مسجد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کے اَموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ وہاں عورتیں جو ہیں وہ بھی پیچھے نہیں رہتیں۔ ایک خاتون مسز جمیلہ کوٹے (Mrs. Jameela Kotey) ہیں۔ اُنہوں نے دو سو ملین سیڈیز خرچ کر کے ایک بڑی خوبصورت دومنزلہ مسجد تعمیر کروا کر جماعت کو دی ہے۔ اسی طرح ایک اور خاتون مادام حبیبہ ہیں اُنہوں نے بھی اشانٹی ریجن میں ایک مسجد اور ساتھ مشن ہاؤس تعمیر کروا کے جماعت کو دیا ہے۔

نائیجیریا میں امسال جماعت نے 23 نئی مساجد تعمیر کی ہیں اور 21 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں مساجد کی کُل تعداد 660 ہو چکی ہے۔

کیمرون میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ یہ مسجد انشاء اللہ دومنزلہ ہوگی اور اس میں 500 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہو گی۔

سیرالیون میں اس سال 62 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 35 انہوں نے تعمیر کی ہیں اور 27 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

اِسی طرح سینیگال میں جماعت کو اب تک کُل 88 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔

آئیوری کوسٹ میں دورانِ سال 6 نئی مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان کی مساجد کی مجموعی تعداد 2878 ہو چکی ہے۔

گیمبیا میں اس سال 2 مساجد تعمیر ہوئی ہیں وہاں بھی مساجد کی کُل تعداد 50 ہو گئی ہے۔

مڈغاسکر اُن ممالک میں سے ہے جو چند سال قبل احمدیت میں داخل ہوئے تھے اور دو سال پہلے یہاں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ اب یہاں اللہ کے فضل سے جماعت کو 6 نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔

اِسی طرح کونگو (Congo) میں چار مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں جبکہ چھ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی مساجد کی کُل تعداد 89 ہو گئی ہے۔

پھر کینیا میں دورانِ سال 3 مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ ان کو بھی 5 سال قبل سو مساجد کا منصوبہ دیا گیا تھا۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 54 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور اب جو منصوبہ میں ان کو دے کر آیا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ یہ سو مساجد جو ہیں یہ 2006 ء کے وسط تک مکمل ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

تنزانیہ میں 5 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ یہاں بھی 100 مساجد کا منصوبہ تھا۔ 47 مکمل ہو چکی ہیں۔

یوگنڈا میں اس دورہ کے دوران میں 2 مساجد کا افتتاح ہوا۔

بورکینا فاسو میں اس سال 33 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 7 ؍انہوں نے تعمیر کی ہیں اور 26 ان کو بنی بنائی مل گئیں۔

مالی (Mali) میں بھی اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی پہلی مرکزی مسجد اس وقت زیرِ تعمیر ہے۔ اس سے قبل یہاں چھوٹی سی مسجد تھی۔ اور جو مساجد مختلف دیہات کے احمدی ہونے کے ساتھ عطا ہوئی ہیں ان کی تعداد 55 ہے۔

بینن (Benin) میں امسال 26 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں جبکہ 6 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں اور 3 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اس طرح بینن میں ہماری مساجد کی کُل تعداد 230 ہو گئی ہے۔ وقارِ عمل کے ذریعہ سے بھی لوگ بڑی محنت سے خرچ کم کر کے مساجد تعمیر کرتے ہیں۔

نائیجر (Niger) میں بھی جو احمدیت کے نفوذ کے لحاظ سے نیا ملک ہے، چند سال پہلے وہاں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ یہاں بھی امسال جماعت کو دوسری مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔

اِس سال اللہ کے فضل سے جماعت سپین نے ویلنسیا کے علاقے میں مسجد کی تعمیر کے لیے قطعۂ زمین خرید لیا ہے۔ الحمد للہ۔ فی الحال تو یہ کُل رقبہ 2800 مربع میٹر ہے۔ مزید کوشش کی جا رہی ہے کہ ساتھ کے پلاٹ بھی مل جائیں۔ جو زمین خریدی گئی ہے اس میں 200 مربع میٹر پر عمارت بنی ہوئی ہے اور بڑی اچھی عمارت ہے۔ انشاء اللہ اب دوسری مسجد سپین میں یہاں بن جائے گی۔

پھر پُرتگال میں بھی مسجد کی زمین کی خرید کے لیے کارروائی ہو رہی ہے۔ بڑی خوبصورت زمین ہے۔ امید ہے انشاء اللہ سودا جلد ہی ہو جائے گا اور پہاڑی کی چوٹی پر جس کو تین طرف سے سڑک لگتی ہے ایک خوبصورت مسجد وہاں بھی تعمیر ہوگی انشاء اللہ۔

گزشتہ 21 سالوں میں ہماری چند مساجد کو جو ظالموں نے شہید کیا تھا یا حکومتِ پاکستان نے ان کو تالے لگوائے تھے، بڑی خدمت انہوں نے انجام دی تھی۔ وہ چند ایک تھیں۔ اس کے مقابلے میں 13,776 مساجد جماعت کو مل چکی ہیں۔

مشن ہاؤسز/تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ کے فضل سے دورانِ سال جو تبلیغی مراکز ہیں ان میں 189 کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 85 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کُل تعداد 1587 ہو چکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں ہندوستان کی جماعت سرفہرست ہے جہاں اس سال 107 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ ان کی کُل تعداد 669 ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مختلف علاقوں میں آٹھ قطعات زمین بھی تبلیغی مراکز کے قیام کے لئے خریدے ہیں۔

انڈونیشیا میں دورانِ سال 18 نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ ان کے مراکز کی تعداد 159 ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ 26 مقامات پر مساجد اور مراکز کے لئے زمین خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ جن میں سے 10 قطعات زمین مخیّر احمدیوں نے تحفۃً جماعت کو پیش کئے ہیں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ آیا ہوں یہ جو اتنی تیزی پیدا ہوئی ہے اس سے مخالفین کی حسد کی آگ بھڑک رہی ہے اور روکیں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور حکومت کے ذریعہ سے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ حالات پیدا نہ کرے جو پاکستان میں ہیں اور ان لوگوں کو عقل دے۔ اچھا بھلا ملک ہے۔ ان کا ترقی کی طرف قدم بڑھ رہا ہے۔ اگر انہوں نے احمدیوں سے چھیڑ چھاڑ کی تو کہیں پاکستان والا حال نہ ہو کہ پھر ترقی وہیں رُک جائے گی اور اس میں کبھی امن قائم نہیں رہے گا۔ ہم پاکستان میں روز دیکھ رہے ہیں بدامنی کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ دنیا میں کہیں بھی واقعہ ہوتا ہے پاکستان کا نام لگ جاتا ہے۔ عقل ان کو پھر بھی نہیں آتی۔

امریکہ میں بھی 4 نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے اور اس میں عمارتیں خریدی گئی ہیں بلکہ اکثر خریدی گئی ہیں۔ یہ عمارات میامی، روچیسٹر، Seattle اور Long Island نیویارک میں خریدی گئی ہیں۔ اب ان سینٹرز کی تعداد جو ہے وہ 40 ہو گئی ہے۔

گیانا میں بھی ایک نئے مشن ہاؤس کا اضافہ ہوا ہے۔ گھانا میں 3 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ نائیجیریا میں ایک کا اضافہ ہوا ہے۔ تنزانیہ میں 5 کا اضافہ ہوا ہے اور بینن میں 14 کا۔ نائیجر اور یوگنڈا میں تین، تین کا۔ اِسی طرح سیرالیون، آئیوری کوسٹ، مالی وغیرہ افریقہ کے بہت سارے ملک ہیں۔

جرمنی میں بھی 5 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ ان کی کُل تعداد اب 99 ہو گئی ہے۔

بیلجیم میں ایک تبلیغی مرکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اینٹورپن (Antwerpen) شہر میں اللہ کے فضل

سے جماعت بیلجیم کو ایک چار منزلہ عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ اس میں ہال بھی ہیں، کمرے بھی ہیں، دفتر وغیرہ بھی شامل ہیں اور اوپر نیچے پوری سہولیات ہیں۔ پہلے کوئی بینک کی عمارت تھی۔ اچھی عمارت ہے۔ مَیں جب پچھلے سال گیا ہوں تو دیکھا ہے اچھی جگہ بن گئی ہے۔ جماعت کے لئے نماز پڑھنے کا سینٹر ہے۔ وہاں نماز بھی پڑھائی تھی۔ اُمید ہے فی الحال کچھ عرصہ کے لیے وہ کافی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق دے۔

آسٹریلیا میں بھی جماعت کو ملبورن شہر سے باہر Clyde کے مقام پر 20 ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ 4 لاکھ ڈالر میں یہ خریدی گئی ہے۔

تراجم قرآن کریم

گزشتہ سال تک مطبوعہ تراجم کی تعداد 58 تھی۔ اس سال اللہ کے فضل سے 2 نئے تراجم کا اضافہ ہوا ہے۔

کریول (Creole) ماریشس کی زبان ہے اور اس زبان میں شمشیر سوکیا صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔

دوسرا ترجمہ ازبک (Uzbek) زبان میں ہے۔ اس ترجمہ میں اور اس کی نظر ثانی میں ہمارے مبلغ (سید حسن طاہر) بخاری صاحب، ارشد محمود صاحب، بشارت احمد صاحب اور ملک طاہر حیات صاحب وغیرہ کے علاوہ وہاں کے لوکل جو اُزبک احمدی ہیں قابل جان صاحب اور عثمان احمد صاحب، بختیار صاحب وغیرہ انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

اس طرح اب یہ تعداد اللہ کے فضل سے 60 ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ سنڈانیز (Sundanese) زبان میں جو انڈونیشیا کی زبان ہے قرآن کریم کے تفسیری نوٹس کی چوتھی جلد سورۃ انفال سے لے کر سورۃ یوسف تک مکمل ہو کر شائع ہوئی ہے۔ پھر اسی طرح 21 تراجم جو ہیں مکمل ہو چکے ہیں لیکن ان کی نظر ثانی ہو رہی ہے۔ ان میں جنوبی افریقہ کی دو زبانیں ہیں۔ گھانا کی دو زبانیں ہیں۔ آئیوری کوسٹ کی دو زبانیں ہیں۔ بوزنین زبان ہے۔ گیمبیا کی 3 زبانیں ہیں۔ ہنگیرین ہے۔ قازقستان کی قازق ہے۔ کینیا کی زبان ہے، کانگو کی، فجی کی، گنی بساؤ، لتھوانین۔ پھر مالاگاسی زبان ہے، مورے بورکینا فاسو کی زبان ہے، سری لنکا کی سنہالہ اور تنزانیہ کی Yao وغیرہ زبانیں ہیں۔ بہرحال ان پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔

پھر انگریزی قرآن کریم کا ترجمہ جو حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ والا ہے جس میں کچھ مزید نوٹس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی شامل فرمائے تھے یا متبادل ترجمے دیئے تھے وہ شامل کیے گئے ہیں۔ اس کو اب چھوٹے سائز میں بھی شائع کروایا گیا ہے، تحفوں میں آسانی سے دیئے جا سکتے ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر جو 8 جلدوں پر مشتمل تھی۔ پہلے پاکستان سے چار جلدوں میں شائع ہوئی ہیں۔ پھر اب اس کو ہندوستان سے 3 جلدوں میں شائع کروایا گیا ہے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تفسیر ہے ''حقائق الفرقان'' پہلے چار جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ اس کو 2 جلدوں میں کر دیا ہے۔ یہ بھی ہندوستان میں طبع ہوئی ہے۔

پھر چھوٹے سائز میں صرف قرآن کریم کا متن جو ہے وہ شائع کیا گیا ہے اور انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ وکالتِ اشاعت کی محنت ہے۔

اسی طرح دوسری جو مختلف کتب ہیں 18 زبانوں میں 58 کتب و فولڈرز تیار کروائے گئے ہیں۔ یہ دنیا کی مختلف زبانیں ہیں۔ اور اِس وقت 27 زبانوں میں 151 فولڈر تیار کروائے جا رہے ہیں۔ ابھی تیاری کے مرحلے میں ہیں۔ بعض پر چند سالوں سے کام ہو رہا ہے۔

''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بہت اہم کتاب ہے۔ 53 زبانوں میں یہ چھپ چکی ہے اور اس وقت فی الحال 4 مزید زبانوں میں اس کا ترجمہ کروایا جا رہا ہے۔ رسالہ الوصیت 9 زبانوں میں طبع ہو چکا ہے تاکہ وصیت کی روح کا پتہ لگ سکے اور لوگ زیادہ سے زیادہ نظامِ وصیت میں شامل ہوں جیسا کہ گزشتہ سال مَیں نے تحریک میں بھی کہا تھا۔ ان کے لیے رسالہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔ پھر مزید اس کا 21 زبانوں میں ترجمہ کروانے کا پروگرام ہے۔ اور ''شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں'' جو میرے خطبات پر مشتمل کتاب تھی اس کا انگریزی ترجمہ ہو گیا ہے۔ ہماری کتابوں کو کس طرح سراہا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں "Islam's Response To Contemporary Issues" جو ہے اس کے فرنچ ترجمہ کے متعلق امیر صاحب بینن نے لکھا ہے کہ اس کو بہت سراہا گیا ہے۔ ایک عیسائی پروفیسر ہیں وہ مختلف کالجز میں جا کر لیکچر دیتے ہیں انہوں نے یہ کتاب ان کالجز میں جہاں یہ لیکچر دیتے ہیں طالبعلموں کے کورس کے لیے لازمی قرار دے دی ہے۔ (باقی آئندہ)

★★★

قادیان دارالامان میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

مورخہ 26 جولائی 2015 بروز اتوار بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ قادیان کے وسیع صحن میں محترم ناظر اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت عید ملن پارٹی کا انعقاد ہوا۔ اس تقریب میں قادیان، قادیان کے مضافات، بٹالہ، امرتسر، گورداسپور، دھاریوال، پٹھانکوٹ غرضیکہ دُور و نزدیک سے بڑی تعداد میں ہندو، سکھ، عیسائی، اور مختلف سیاسی، سماجی، مذہبی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل ہوئے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم کے طاہر احمد صاحب نے سورۃ الحشر کی آخری چند آیات کی تلاوت کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ نظم مکرم رضوان احمد ظفر صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد نسیم خان صاحب ناظر اُمور عامہ و اُمور خارجہ نے مہمانان کرام سے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے تمام دُور و نزدیک سے آئے ہوئے مہمانان کرام کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد آپ نے روزوں کے اغراض و مقاصد، اس کی فضیلت و اہمیت بیان فرمائی اور بتایا کہ روزہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان جو روزے کی حقیقت کو سمجھ کر روزہ رکھتا ہے وہ ہر حال میں ملک اور قوم اور سماج کے لئے مفید وجود ہوتا ہے۔ اس کی ذات سے ملک اور قوم کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے سٹیج پر بیٹھے ہوئے مہمانان کرام کو باری باری مدعو کیا اور دو دومنٹ کے لئے اپنے خیالات رکھنے کی گزارش کی۔

سب سے پہلے آپ نے سردار سورن سنگھ صاحب پرنسپل تغلوال کالج کو دعوت دی۔ سردار سورن سنگھ صاحب نے کہا کہ عملی نمونہ صرف جماعت احمدیہ میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

اس کے بعد بابا سکھ دیو سنگھ بیدی صاحب آف گھمان نے کہا کہ میرا اس جماعت کے ساتھ بہت پرانا رشتہ ہے۔ یہ جماعت ہر مذہبی کتاب اور ہر ایک مذہبی رہنما کی عزت کرتی ہے۔ 206 ملکوں میں پھیل گئی ہے۔ سماجی خدمت میں پیش پیش ہے۔

سردار جرنیل سنگھ جی ماہل پردھان میونسپل کمیٹی قادیان نے کہا کہ مَیں نے بہت قریب سے افرادِ جماعت کو دیکھا ہے ان کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں۔ یہ جماعت غریب سے غریب لوگوں سے بھی محبت کرتی ہے۔

جناب ہرمن جیت سنگھ جی گورایا صاحب چیئرمین جن کلیان سوسائٹی بٹالہ نے کہا کہ یہ امن پسند جماعت ہے۔ معاشرے میں امن اور شانتی کو لیکر فکر مند رہتی ہے۔ بہت ہی عاجزی اور انکساری کے ساتھ یہ ہمیں اپنی تقاریب میں بلاتے ہیں ان کا یہ انداز ہمیں بہت پسند ہے۔

جناب ماسٹر موہن لال جی سابقہ ٹرانسپورٹ منسٹر پنجاب نے کہا کہ ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ جس عظیم مقصد کے لئے حضرت محمد صاحب دُنیا میں تشریف لائے ہم اس کو پورا کریں۔ اگر دُنیا آپؐ کی تعلیم پر چلے تو اس دُنیا میں امن و شانتی کا بول بالا ہوگا۔ عید کے معنی خوشی کے ہیں۔ اور یہ جماعت اپنی ہر خوشی کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھنا نہیں چاہتی بلکہ پورے معاشرے، پورے ملک، اور پوری دنیا کو خوشی دینا چاہتی ہے۔

وقت کی کمی کے باعث صرف چند ایک مہمانان کرام کو اظہار خیال کا موقع دیا جاسکا۔ آخر پر صدر اجلاس مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے مہمانان سے خطاب فرمایا۔ پہلے آپ نے سب مہمانان کرام کا ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی مقصد ہے کہ بنی نوع انسان اپنے خالق و مالک کو پہچانے اور اس کے حضور جھکے۔ اگر ایسا ہو جائے تو پوری دُنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔

آپ نے قادیان دارالامان کی اہمیت اور اس کی فضیلت پر بھی روشنی ڈالی کہ اس سرزمین میں اس زمانے کا امام اور عظیم رہنما پیدا ہوا جس کی وجہ سے قادیان کی پوری دُنیا میں ایک خاص اہمیت ہے۔ احمدی اس کی زیارت کے لئے ترستے ہیں اور کثیر اخراجات اُٹھا کر بھی چند دن کے لئے قادیان آنا پڑے تو آتے ہیں۔ آپؑ کے مہا پُرش اور عظیم رُوحانی رہنما ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آپؑ نے جو پیشگوئیاں کیں وہ روزِ روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو خبر دی ہے کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اس پیشگوئی کے مطابق آج جماعت دُنیا کے 206 ممالک میں پھیل گئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو رہی ہے اور پوری ہوتی چلی جائے گی۔

آخر پر آپ نے دعا کرائی اور اس کے بعد مہمانان کرام کی تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ ☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دعا اسلام کا خاص فخر ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 203)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7525: میں سلیحہ سلیم زوجہ مکرم سلیم اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال ساکن یودومنائی ویسٹ اسٹریٹ اوڈنگوڑی تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 / فروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 60 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے رضی اللہ الامۃ: سلیحہ سلیم گواہ: اے سید علی

مسل نمبر 7526: میں ایم مزمل ولد مکرم کے محمد مجید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن یودومنائی ویسٹ اسٹریٹ اوڈنگوڑی تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 / فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ خاکسار کے نام ڈیڑھ سینٹ کا ایک پلاٹ ہے جس کی قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد رضی اللہ العبد: ایم مزمل گواہ: اے سید علی

مسل نمبر 7527: میں ایم منصورہ مزمل زوجہ مکرم ایم مزمل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن یودومنائی ویسٹ اسٹریٹ اوڈنگوڑی، تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 / فروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے رضی اللہ الامۃ: ایم منصورہ مزمل گواہ: اے سید علی

مسل نمبر 7528: میں فاطمہ زوجہ مکرم محمد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کولسکرن پٹنم توتوکوڑی، تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 / اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 64 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے رضی اللہ الامۃ: فاطمہ گواہ: اے سید علی

مسل نمبر 7529: میں وسیم احمد ولد مکرم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن 388۔ قادریہ ساؤتھ گلی کولسیکرن پٹنم توتوکوڑی، تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 / مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے رضی اللہ العبد: محمد وسیم گواہ: اے سید علی

مسل نمبر 7530: میں بسائرہ رضی زوجہ مکرم محمد رضی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال ساکن یودومنائی ویسٹ اسٹریٹ اوڈنگوڑی، تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 / فروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے رضی اللہ الامۃ: بسائرہ رضی گواہ: سید علی

مسل نمبر 7531: میں اے۔ ایس مناف ولد مکرم اے۔ ایم سلیمان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1990ء ساکن احمدیہ مسلم جماعت پلّورتھی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 / مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ خاکسار کے پاس اس وقت 4,50,000 روپے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے۔ اے اشرف العبد: اے۔ ایس مناف گواہ: پی نوشاد

مسل نمبر 7532: میں Bilal Muhzin ولد مکرم کے۔ اے اشرف صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کلّو چرا روڈ ڈاکخانہ پلّورتھی ضلع کوچی کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 / اپریل 2015ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے۔ اے اشرف العبد: بلال موذن گواہ: پی نوشاد

مسل نمبر 7533: میں محمد مستان پاشاہ ولد مکرم محمد ستار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن کوّور یاڈو ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 / مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6771 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: محمد مستان پاشاہ گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 7534: میں Md. Razique Thotton ولد مکرم عبد القادر کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈاتاراماڈا، آزاد روڈ، کنّور، کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 / نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 150.BD ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق۔ ایم العبد: محمد رازق تھوٹن گواہ: کانہم سعید

مسل نمبر 7535: میں عصمت اللہ ولد مکرم عبد اللطیف صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 / مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فاصل محمد العبد: عصمت اللہ گواہ: سید صادق رہبر

مسل نمبر 7536: میں طاہرہ ناصر زوجہ مکرم میر۔ اے ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن یُو ایس اے مستقل پتہ: ملّا پلّی، ضلع حیدرآباد، تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جولائی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 250 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر احمد ناصر الامۃ: طاہرہ ناصر گواہ: فہیم احمد

مسل نمبر 7537: میں امۃ الحئی ثنا بنت مکرم ابراہیم محی الدین الہ دین صاحب قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن نیویارک، 10314 یو۔ ایس۔ اے۔ مستقل پتہ سکندرآباد حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 / نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 800 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر عالم الامۃ: امۃ الحئی ثنا گواہ: محمود عالم

مسل نمبر 7538: میں امۃ النصیر بنت مکرم خواجہ عبد الحمید انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ Esthetician عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن یُو ایس اے مستقل پتہ: ملّا پلی، ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 / ستمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گولڈن ہائٹس کالونی حیدرآباد میں 300 سکوائر یارڈ زمین جس کی موجود قیمت 50 لاکھ روپے ہے۔ بنجارا ہل، حیدرآباد میں ایک اپارٹمنٹ فلیٹ جس کی قیمت 34 لاکھ روپے ہے۔ مہدی پٹنم حیدرآباد میں والدین کی طرف سے ملنے والے ایک گھر میں خاکسار نصف کی حصہ دار ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 1400 یو ایس الر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبشر عالم الامۃ: امۃ النصیر گواہ: محمود عالم

مسل نمبر 7539: میں امۃ البصیر آفتاب بنت مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن آسٹریلیا مستقل پتہ ملّے پلّی حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 / جنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک گھر جس کی قیمت مبلغ 500000 ڈالر ہے۔ (250000 ڈالر طلاق کے بعد سابق شوہر کو ادا کردیئے ہیں۔) زیور طلائی: 20 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 2000 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الجمیل مبشر الامۃ: امۃ البصیر آفتاب گواہ: ڈاکٹر عبد النور آفتاب

مسل نمبر 7540: میں تہمینہ منصور زوجہ مکرم منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن آسٹریلیا، مستقل پتہ ملّے پلّی، تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ردسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 500 گرام۔ خاکسار کو 2013ء میں والد صاحب کی جائداد سے 17000 ڈالر ملے تھے۔ جس میں سے اس وقت خاکسار کے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 آسٹریلین ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور احمد　　الامۃ: تہمینہ منصور　　گواہ: ناصر احمد

مسل نمبر 7541: میں پنکی زوجہ مکرم نصیب خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال ساکن موضع لون، ڈاکخانہ لون ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 رمئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے زیور طلائی: سونے کی چین ایک عدد 10 گرام، منگل سوتر ایک عدد 10 گرام، انگوٹھی ایک عدد 4 گرام، کان کی بالی دو عدد 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: طارق عبداللہ　　الامۃ: پنکی　　گواہ: شیخ اسلام الدین احمدی

مسل نمبر 7542: میں منور احمد ایم یُو۔ ولد مکرم ایم عبید اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن رشید وِلاّ، ڈاکخانہ گُنجوتھور، منجیشور، کسارا گوڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 رمارچ 2015ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ خاکسار کے پاس اس وقت منجیشور میں 8 سینٹ زمین ہے جس کی قیمت تقریباً 8,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: یو۔ انور احمد　　العبد: منور احمد ایم یُو　　گواہ: ٹی۔ ریاض احمد

مسل نمبر 7543: میں ایم۔ ایم مبینہ زوجہ مکرم ایم یو منور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن رشید وِلاّ، جے ایم روڈ، منجیشور کسارا گوڈ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2015ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یو۔ انور احمد　　الامۃ: ایم ایم مبینہ　　گواہ: ٹی ریاض احمد

مسل نمبر 7544: میں منصورہ بشریٰ زوجہ مکرم جابر احمد خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دار البرکات، پرتاپ نگر قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 رمئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور: قیمت 24769 روپے۔ حق مہر مبلغ 10000 روپے بذمہ خاوند۔ خاوند وفات پاچکے ہیں خاکسار حق مہر کی رقم کا 10 / 1 حصہ ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5643 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: واجد احمد سلیجہ　　الامۃ: منصورہ بشریٰ　　گواہ: معاذ احمد سولیجہ

مسل نمبر 7545: میں ایم زبیدہ زوجہ مکرم فضل رحمن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن روشنی ہاؤس، اِلّی مولا روڈ مٹانور، کنّور کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 ردسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور: ہار 6 عدد 182.87 گرام، چوڑیاں 19 عدد 223.58 گرام، پازیب ایک عدد 17.80 گرام، انگوٹھی 8 عدد 14.210 گرام، کان پٹی 8 عدد 23.840 گرام۔ حق مہر دو ہار 40.51 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ایم ظفر احمد　　الامۃ: ایم زبیدہ　　گواہ: فضل رحمن

مسل نمبر 7546: مَیں ظفر آفتاب میں ولد مکرم بدر الدین مہتاب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ناصر آباد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 راپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ننگل باغبانہ میں 5 مرلہ زمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 11945 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین　　العبد: ظفر آفتاب　　گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 7547: میں طارق منیر شاہ ولد مکرم منیر احمد شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن میشہ وارہ ضلع شوپیاں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد شبیر میر　　العبد: طارق احمد شاہ　　گواہ: عدنان احمد شاہ

مسل نمبر 7548 میں مزمل میر ولد مکرم منیر احمد شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن میشہ واڑہ ضلع شوپیاں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد شبیر میر　　العبد: مزمل منیر شاہ　　گواہ: طارق احمد شاہ

مسل نمبر 7549: میں شاہد احمد نائک ولد مکرم محمد عبداللہ نائک صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد ڈار　　العبد: شاہد احمد نائک　　گواہ: حمید اللہ حسن

مسل نمبر 7550: میں ذاکر احمد ڈار ولد مکرم بشیر احمد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: مبشر نظیر ڈار　　العبد: ذاکر احمد ڈار　　گواہ: اشفاق شاہد ڈار

مسل نمبر 7551: میں شاکر بشارت ڈار ولد مکرم بشارت احمد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: طاہر بشارت ڈار　　العبد: شاکر بشارت ڈار　　گواہ: داؤد احمد ڈار

مسل نمبر 7552: میں بلال احمد ڈار ولد مکرم عبد الغنی ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 22000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: بدر الدین ڈار　　العبد: بلال احمد ڈار　　گواہ: طاہر احمد ٹھوکر

مسل نمبر 7553: میں امۃ الرحیم زوجہ مکرم بلال احمد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 57.39 گرام۔ حق مہر 1,50,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلال احمد ڈار　　الامۃ: امۃ الرحیم　　گواہ: طاہر احمد ٹھوکر

مسل نمبر 7554: میں طارق احمد نائک ولد مکرم مبارک احمد نائک صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دار الانوار قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد نائک　　العبد: طارق احمد نائک　　گواہ: اعجاز احمد میر

مسل نمبر 7555: میں مدثر احمد بٹ ولد مکرم علی محمد بٹ صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل کولگام کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد بٹ العبد: مدثر احمد بٹ گواہ: اعجاز احمد میر

مسل نمبر 7556: میں جواہرہ اختر زوجہ مکرم مبارک احمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 30000۔ زیور طلائی: کڑے دو جوڑی 22 کیرٹ قیمت 17000 روپے، جھمکے دو جوڑی قیمت 16000، چین پنڈلم ایک عدد قیمت 10000، انگوٹھیاں 5 عدد قیمت 15000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد ڈار الامۃ: جواہرہ اختر گواہ: بلال احمد ڈار

مسل نمبر 7557: میں مدثر احمد میر ولد مکرم مبارک احمد میر قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد کولگام کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 4400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد بٹ العبد: مدثر احمد میر گواہ: عبدالرشید بٹ

مسل نمبر 7558: میں گلشن بیگم زوجہ مکرم نثار احمد پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد کولگام کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 10000۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد بٹ الامۃ: گلشن بیگم گواہ: نثار احمد پڈر

مسل نمبر 7559: میں وقار ظفر ولد مکرم ظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن جھاؤ تالا روڈ، کولکاتا، ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 رنومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار 100,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحمید کریم العبد: وقار ظفر گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7560: میں ابرار ظفر ولد مکرم ظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن جھاؤ تالا روڈ کولکاتا، بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 رنومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار 100,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحمید کریم العبد: ابرار ظفر گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7561: میں سید محمد عزیز الرحمن ولد مکرم سید یعقوب الرحمن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ وکالت عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن رائے سونگرا، دھواں ساہی کٹک اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 رفروری 2015ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک گونٹھ رہائشی زمین چار کمروں پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از وکالت ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: سید محمد عزیز الرحمن گواہ: نعیم الدین احمد خان

مسل نمبر 7562: میں شہناز پروین ولد مکرم سید محمد عزیز الرحمن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن رائے سونگرا، دھواں ساہی کٹک اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 تولہ 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی 2 تولہ۔ حق مہر 7800 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نعیم الدین احمد خان العبد: شہناز پروین گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7563: میں مبشرہ سلمہ زوجہ مکرم شیخ علاؤالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلّی، ڈاکخانہ ٹگریا، ضلع کٹک، صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 گرام 22 کیرٹ۔ حق مہر 5000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ علاؤالدین الامۃ: مبشرہ سلمہ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7564: میں شیخ صباح الدین ولد مکرم شیخ علاؤالدین صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلّی، ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ علاؤالدین العبد: شیخ صباح الدین گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7565: میں سید زمرد احمد ولد مکرم سید شعیب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن آچاریہ وہار، بھونیشور، اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 رجنوری 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر اللہ خان العبد: سید زمرد احمد گواہ: فرزان احمد خان

مسل نمبر 7566: میں فریدہ انور زوجہ مکرم سید شعیب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن آچاریہ وہار، بھونیشور، اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 رجنوری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھیاں 3 عدد 22 کیرٹ 7.82 گرام، ایک انگوٹھی 23 کیرٹ 3.70 گرام، چین دو عدد 22 کیرٹ 40.760 گرام، کانٹے 6 جوڑی 22 کیرٹ 24.930 گرام، کانٹے ایک جوڑی 22 کیرٹ 8.940 گرام، ایک لاکٹ دو کوکے 1.470 گرام۔ حق مہر 10.101 روپے بذمہ خاوند میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر اللہ خان الامۃ: فریدہ انور گواہ: فرزان احمد خان

مسل نمبر 7567: میں رہنما بیگم زوجہ مکرم شیخ عظیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹھان محلہ، سورو، بالاسور اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رجون 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 73.130 گرام 22 کیرٹ۔ حق مہر 5000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ غیاث الدین الامۃ: رہنما بیگم گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر 7568: میں سید محمد انور ولد مکرم سید محمد سرور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وکالت عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن سید نگر بھونیشور اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وکالت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فرزان احمد خان العبد: سید محمد انور گواہ: ناصر احمد ازاہد

مسل نمبر 7569: میں منیر خان ولد مکرم مجید خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن نیاپلی بھونیشور اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 رجون 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 53 ڈسمل زمین پر دو منزلہ گھر جس کی موجودہ قیمت تقریباً 16 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 13000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرزان احمد خان العبد: منیر خان گواہ: محمد ظفر اللہ خان

مسل نمبر 7570: میں ریحانہ انجم زوجہ مکرم ضیاء الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کیرنگ خوردہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی :90 گرام 22 کیرٹ۔زیور نقرئی:390 گرام۔زمین دو گونٹھ۔حق مہر مبلغ 60000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسیر الدین خان الامۃ: ریحانہ انجم گواہ: مقصود علی احمد خان

مسل نمبر 7571: میں شیخ علیم الدین ولد مکرم شیخ شاہجہاں صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد، کیرنگ، خوردہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔موضع برساہی میں ایک مان بنجر زمین۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 15000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد العبد: شیخ علیم الدین گواہ: نذیر خان

مسل نمبر 7572: میں عائشہ بی سی کے زوجہ مکرم ایم کے اَمیچھی کایاٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن عائشہ محل، کاراپرمپ، کالیکٹ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک ہار 40 گرام، ایک ہار 24 گرام، ایک ہار 12 گرام، تین کنگن 24 گرام، گیارہ کنگن 120 گرام، تین جوڑی بالیاں 16 گرام، چار انگوٹھیاں 12 گرام۔حق مہر 24 گرام کا ایک ہار۔چھ سینٹ زمین قیمت اندازاً 1800000۔ساڑھے دس سینٹ زمین اور رہائشی گھر قیمت اندازاً ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم کے اَمیچھی کویائی الامۃ: عائشہ بی سی کے گواہ: یو کے محمد یوسف

مسل نمبر 7573: میں صبیحہ زوجہ مکرم گوہر زیب راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ گیتا بھون، وارڈ نمبر 10 پونچھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/مئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر پانچ تولہ طلائی زیور۔طلائی زیور: دو تولہ۔میرے نام سے 7 مرلہ زمین قادیان میں ہے جو کہ میری بڑی بہن کی ملکیت ہے اس کی رجسٹری صرف میرے نام سے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 15000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: گوہر زیب راتھر الامۃ: صبیحہ گواہ: طاہر احمد نائک

مسل نمبر 7574: میں محمد وسیم احمد نور ولد مکرم عبدالکریم نور صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن جیلان آباد MKS مِل گلبرگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک رہائش مکان مٹی کا قیمت 5 لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر میاں ہٹی العبد: محمد وسیم احمد نور گواہ: طارق احمد مستقیم نور

مسل نمبر 7575: میں نصرت جہاں بیگم زوجہ مکرم محمد وسیم احمد نور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن جیلان آباد MKS مِل گلبرگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/جون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک انگوٹھی 5 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد وسیم احمد نور الامۃ: نصرت جہاں بیگم گواہ: نذیر میاں ہٹی

مسل نمبر 7576: میں طارق احمد مستقیم نور ولد مکرم محمد وسیم احمد نور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن جیلان آباد MKS مِل گلبرگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 26000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر میاں ہٹی العبد: طارق احمد مستقیم گواہ: محمد وسیم احمد نور

مسل نمبر 7577: میں تسلیمہ آر سی اے زوجہ مکرم شاہ نواز پی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن پیرنتھال منّا ضلع ملّاپورم، کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 12000 روپے۔زیور طلائی: چوڑیاں 16 گرام، چین اور لاکٹ 22 گرام، انگوٹھی 2 گرام، کان کی بالیاں 6 گرام۔زیور نقرئی: انگوٹھیاں 4 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شاہ نواز پی الامۃ: تسلیمہ آر سی اے گواہ: ہدایت اللہ خان ثقافی

مسل نمبر 7578: میں آصف اقبال ولد مکرم غلام مصطفیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن نیو پارک اسٹریٹ کولکاتا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 35000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحمید کریم العبد: آصف اقبال گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7579: میں صفیہ بیگم زوجہ مکرم نظام الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کیرنگ خوردہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 3000۔زیور طلائی: ایک تولہ 22 کیرٹ۔زیور نقرئی: چھ تولہ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر خان الامۃ: صفیہ بیگم گواہ: مقصود علی احمد خان

مسل نمبر 7580: میں رشیدہ بیگم زوجہ مکرم سلیمان خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/جنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 25555 روپے۔زیور طلائی: ایک تولہ 22 کیرٹ۔زیور نقرئی 17 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیمان خان الامۃ: رشیدہ بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7581: میں امۃ الحفیظ بنت مکرم شیخ بشارت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالسلام کیرنگ ضلع خوردہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ بشارت احمد الامۃ: امۃ الحفیظ گواہ: امیر الدین خان

مسل نمبر 7582: میں گلزار خان ولد مکرم کمال الدین خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد، کیرنگ، خوردہ، اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔رہائشی زمین دس گُنٹھ مع مکان (6 کمروں پر مشتمل)، زرعی زمین 7 گُنٹھ۔بنک بیلنس 6,00,000 روپے۔میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار 11000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نذیر خان العبد: گلزار خان گواہ: فضل حق خان

مسل نمبر 7583: میں گیتا دیوی زوجہ مکرم نینو سنگھ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال ساکن اجمیر ضلع راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔طلائی زیور: جھمکی ایک تولہ، چین ایک تولہ۔زیور نقرئی: پازیب 30 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالقدوس الامۃ: گیتا دیوی گواہ: ناصر احمد زاہد

افسوس مکرم مولانا محمد یوسف صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس! مکرم مولانا محمد یوسف صاحب درویش قادیان مورخہ 22 جولائی 2015 بروز بدھ بوقت صبح سوا پانچ بجے بعد نماز فجر 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مورخہ 22 جولائی 2015 کو محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ دُرویشان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم امیر صاحب نے دعا کرائی۔

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015 میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے ہوئے فرمایا:

’’نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھوں گا جو کہ مولوی محمد یوسف صاحب درویش مرحوم (قادیان) کا ہے۔ 22/جولائی 2015ء کو 94 سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں قرآن کریم اور حدیث پڑھانے کا موقع ملا۔ بہت سادہ منکسر المزاج اور احساس ذمہ داری کے ساتھ خدمت بجالانے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کا تعلق قصبہ موکل تحصیل چونیاں ضلع لاہور اور حال ضلع قصور سے تھا۔ آپ نے بچپن کی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد 1939ء میں لاہور کی ایک اہلحدیث درسگاہ سے حدیث کی ابتدائی کتب پڑھنے کا موقع ملا۔ وہاں ان کی ملاقات ایک احمدی سے ہوئی جن سے احمدیت کا علم ہوا۔ بعد میں تحقیق حق کے لئے متعدد مرتبہ قادیان آتے رہے۔ کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔ آخر 1944ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان آ گئے اور اپریل 1947ء میں آپ کا داخلہ مبلغین کلاس میں ہوا۔ پڑھائی کے دوران ہی تقسیم ملک اور قادیان سے ہجرت کا سانحہ پیش آیا مگر انہوں نے ہر حال میں قادیان میں رہنے کو ترجیح دی اور درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔ 1949ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر کہ قادیان میں علماء کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مبلغین کلاس میں سے بعض کو منتخب کر کے مزید تعلیم دلوائی جائے، آپ کو بھی مزید تعلیم کے لئے منتخب کیا گیا جس کا عرصہ چار سال تھا۔ اس تعلیم کے مکمل ہونے پر آپ کو مئی 1955ء میں قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد مقرر کیا گیا۔ نومبر 1958ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ایک لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر سینئر شاہد گریڈ حاصل کرتے ہوئے ریٹائر ہوئے لیکن اس کے بعد بھی لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند عالم باعمل وجود تھے۔ اپنے شاگردوں سے والد کی طرح محبت کرتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں سالہا سال طلباء کو علم حدیث سے روشناس کرواتے رہے۔ احادیث کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا اور حسن بیان ایسا تھا کہ درس طلباء کے ذہن نشین ہو جاتا تھا۔ تاریخ احمدیت جلد نمبر 11 میں درویشان کی جو فہرست طبع شدہ ہے اس میں آپ کا نمبر 153 ہے۔ آپ نے درویشی کا طویل عرصہ باوجود مشکلات کے انتہائی صبر وشکر سے بسر کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک ربیب اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں یعنی ایک سوتیلا بیٹا ہے۔ آپ کے بیٹے مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ مشیر قانونی اور ناظم تشخیص جائیداد موصیان ہیں اور ربیب مکرم بدرالدین مہتاب صاحب بطور اسسٹنٹ مینیجر فضل عمر پریس میں کام کر رہے ہیں۔ بیٹی عائشہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب حافظ آبادی کی اہلیہ ہیں اور اس وقت نصرت ویمن کالج کی پرنسپل کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

★★★

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

جماعت میں ایک شخص ہوا کرتے تھے جسے لوگ فلاسفر کہتے تھے۔ اب وہ فوت ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے۔ فرماتے ہیں کہ اسے بات بات میں لطیفے سوجھتے تھے جن میں سے بعض بڑے اچھے ہوا کرتے تھے۔ فلاسفر اسے اس لئے کہتے تھے کہ ہر بات میں ایک نیا نکتہ نکال لیتا تھا۔ ایک دفعہ روزوں کا ذکر چل پڑا۔ کہنے لگا کہ انہوں نے یہ ایک محض ڈھونگ رچایا ہوا ہے یعنی مولویوں نے یا فقہ کے ماہرین نے کہ سحری ذرا دیر سے کھاؤ تو روزہ نہیں ہوتا۔ بھلا جس نے بارہ گھنٹے فاقہ کیا اس نے پانچ منٹ بعد سحری کھالی تو کیا حرج ہوا۔ مولوی جھٹ سے فتویٰ دیتے ہیں کہ اس کا روزہ ضائع ہو گیا۔ غرض اس نے اس پر خوب بحث کی۔ صبح وہ گھبرایا ہوا حضرت خلیفہ اول کے پاس آیا۔ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی بات ہے مگر چونکہ حضرت خلیفہ اول ہی درس وغیرہ دیا کرتے تھے اس لئے آپ کی مجلس میں بھی لوگ کثرت سے آجایا کرتے تھے۔ آتے ہی کہنے لگا کہ آج رات تو مجھے بڑی ڈانٹ پڑی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا۔ کہنے لگا کہ رات کو میں بحث کرتا رہا کہ مولویوں نے ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ روزہ دار ذرا سحری دیر سے کھائے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ میں کہتا تھا کہ جس شخص نے بارہ گھنٹے یا چودہ گھنٹے فاقہ کیا ہو وہ اگر پانچ منٹ دیر سے سحری کھاتا ہے تو کیا حرج ہے۔ اس بحث کے بعد میں سو گیا تو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ تانی لگائی ہوئی ہے اور تانی کو پہلے ایک کیلے سے باندھا اور پھر میں اسے دوسرے کیلے سے باندھنے کے لئے لے چلا۔ جب کیلے کے قریب پہنچا تو دو انگلی ورے سے تانی ختم ہو گئی۔ میں بار بار کھینچتا کہ کسی طرح اسے کیلے سے باندھ لوں مگر کامیاب نہ ہو سکا اور میں نے سمجھا کہ میرا سارا سوت مٹی میں گر کر تباہ ہو گیا چنانچہ میں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ میری مدد کے لئے آؤ۔ دو انگلیوں کی خاطر میری تانی چلی۔ وہ دھاگہ جو تھا خراب ہو رہا ہے اور یہی شور مچاتے مچاتے میری آنکھ کھل گئی۔ جب میں جاگا تو میں سمجھا کہ اس رویا کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے مسئلہ سمجھایا ہے کہ دو انگلیوں جتنا فاصلہ رہ جانے سے اگر تانی خراب ہو جاتی ہے تو روزے میں پانچ منٹ کا فاصلہ ہوتے ہوئے کس طرح روزہ قائم رہ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر کسی صوفی کا قول پنجابی میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ یا تو کسی کے دامن سے چمٹ جا یا کوئی دامن تجھے ڈھانپ لے۔ یعنی اس دنیا کی زندگی ایسی طرز پر ہے کہ اس میں سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہیں کہ یا تو تم کسی کے بن جاؤ یا کوئی تمہارا بن جائے۔ اللہ تعالیٰ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ کہ انسان کی فطرت میں ہم نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ کسی نہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے۔ اس کے بغیر اس کے دل کو تسلی نہیں ہوتی اور سب سے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے جس سے دین و دنیا دونوں ملتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرے۔ پھر حضرت مصلح موعود عشق کے معیار اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گو مثال تو ایک پاگل کی ہے پھر ایسے پاگل کی جو اب فوت ہو چکا ہے اور گو وہ ایک ایسے پاگل کی مثال ہے جو میرا استاد بھی تھا مگر بہر حال اس سے عشق کی حالت نہایت واضح ہو جاتی ہے۔ ایک میرے استاد تھے جو سکول میں پڑھایا کرتے تھے بعد میں وہ نبوت کے مدعی بھی بن گئے ان کا نام مولوی یار محمد صاحب تھا انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسی محبت تھی کہ اس کے نتیجے میں ہی ان پر جنون کا رنگ غالب آ گیا۔ ممکن ہے پہلے بھی ان کے دماغ میں کوئی نقص ہو مگر ہم نے تو یہی دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت بڑھتے بڑھتے انہیں جنون ہو گیا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر پیشگوئی کو اپنی طرف منسوب کرنے لگے۔ پھر ان کا یہ جنون یہاں تک بڑھ گیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قریب ہونے کی خواہش میں بعض دفعہ ایسی حرکات بھی کر بیٹھتے جو ناجائز اور نادرست ہوتیں۔ مثلاً وہ نماز میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرنے کی کوشش کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی اس حالت کو دیکھ کر بعض آدمی مقرر کئے ہوئے تھے تا کہ جن ایام میں انہیں دورہ ہو وہ خیال رکھیں کہ کہیں وہ آپ کے پیچھے آ کر نہ بیٹھ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب آپ گفتگو فرماتے یا لیکچر دیتے تو اپنے ہاتھ کو رانوں کی طرف اس طرح لاتے جس طرح کوئی آہستہ سے ہاتھ مارتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب اس طرح ہاتھ ہلاتے تو مولوی یار محمد صاحب محبت کے جوش میں فوراً کود کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس پہنچ جاتے اور جب کسی نے پوچھا کہ مولوی صاحب یہ کیا کیا آپ نے تو وہ کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے اشارہ سے بلایا تھا۔ تو حضرت مصلح موعود نے یہ مثال دے کر فرمایا کہ یہ دیوانگی اور عشق کی حالت ہے کہ جب نہیں بھی توجہ دی جا رہی تب بھی محبوب کے غیر ارادی طور پر ہلنے والے ہاتھ کو اپنے قریب بلانے کا اشارہ سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس کی طرف سے واضح اعلان کے باوجود کہ نماز کی طرف آؤ اور فلاح کی طرف آؤ نہ نمازوں کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں نہ جمعوں پر بڑے اہتمام سے باقاعدگی سے جاتے ہیں۔

پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے واضح بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے اس مجذوب یا عاشق کی طرح پھلانگ کر آگے آنا چاہئے اور مسجدوں کو آباد کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ابھی تو چھٹیاں ہیں بچے بھی لے آتے ہیں اپنے ماں باپ کو لیکن پھر اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ حاضری کم ہونی شروع ہو جاتی ہے اس لئے یاددہانی بھی کروا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی کے حق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرماتا رہے۔

☆☆☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 13 August 2015 Issue No. 33

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

انسان کی فطرت میں اللہ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ کسی نہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے اس کے بغیر اس کے دل کو تسلی نہیں ہوتی

اور سب سے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے جس سے دین و دنیا دونوں ملتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 7/اگست 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے واقعات پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں تو ان کی نیک فطرت، ان کی صداقت کی پہچان کے لئے تڑپ ان کی جان مال قربان کرنے کے لئے تڑپ اور کوشش اور ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق و محبت کے اپنے اپنے ذوق اور سمجھ کے مطابق معیار اور اس کا اظہار نظر آتا ہے۔غرض کہ یہ وہ آخرین تھے جو پہلوں سے ملنے کے لئے اپنے اپنے رنگ میں حق ادا کرنے والے بننے کے لئے کوشش کرنے والے تھے۔ ہر ایک کا اپنا انداز تھا اور ان کو دیکھنے والوں اور ان سے قریبی تعلق والوں نے بھی ان صحابہ کے ہر انداز اور اخلاق و کردار سے اپنے اپنے رنگ میں نصیحت حاصل کی یا بعض باتوں سے نتائج اخذ کئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خود بھی صحابہ میں سے تھے اور تقریباً تمام صحابہ سے یا جن کے واقعات آپ بیان فرماتے ہیں ان سے آپ کا ذاتی تعلق بھی تھا۔آپ جب صحابہ کے حوالے سے بات کر کے ان سے نتائج اخذ کر کے نصیحت کرتے ہیں تو ان نصائح کا دل پر ایک خاص اثر بھی ہوتا ہے۔بعض دفعہ ہم کسی واقعہ سے ایک پہلو لیتے ہیں لیکن جب غور کریں تو مختلف پہلو سامنے نظر آتے ہیں اور ایک ہی واقعہ مختلف رنگ میں نصیحت بن جاتا ہے۔ مثلاً مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا واقعہ ہے اس کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رنگ میں بیان فرمایا ہے ۔ مولوی برہان الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو پہلی دفعہ ملاقات کی ہے وہ بھی حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ایک لطیفہ ہی ہے کہتے تھے کہ میں قادیان میں آیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں تھے اس لئے وہاں گیا۔ جس مکان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ایک طرف باغ تھا۔حامد علی مرحوم دروازے پر بیٹھا تھا اس نے مجھے اندر جانے کی اجازت نہ دی مگر میں چھپ کر دروازے تک پہنچ گیا۔ آہستگی سے دروازہ کھول کر جو دیکھا تو حضرت صاحب ٹہل رہے تھے اور جلدی جلدی لمبے لمبے قدم اٹھاتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں جھٹ پیچھے کو مڑا اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص صادق ہے جو جلدی جلدی ٹہل رہا ہے ضرور اس نے کسی دور کی منزل پر پہنچنا ہے تبھی تو یہ جلدی جلدی چل رہا ہے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ وہابی ہو کر مولوی صاحب کا اس قسم کا خیال کرنا عجیب سی بات ہے ورنہ عموماً یہ لوگ خشک ہوتے ہیں۔شدت پسند ہی ہوتے ہیں۔

بہر حال حضرت مولوی برہان الدین صاحب کی نیک فطرت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیز چلنے کو ہی صداقت کا نشان سمجھ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص پیار کی نظر تھی جو حضرت مولوی صاحب پر پڑی ورنہ تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو دلائل سن کر نشان دیکھ کر پھر بھی نہیں مانتے۔ یہ بھی درست نہیں کہ ہم یہ کہہ دیں کہ سارے وہابی سخت دل ہوتے ہیں۔ ہزاروں ایسے ہیں افریقہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے قائل ہوئے اور آپ کی بیعت میں آئے۔ وحی و الہام کی ہر وقت ضرورت کا ان لوگوں کو احساس بھی ہوا اور یہ پتا چلا کہ اولیاء اور انبیاء بارش کی طرح ہیں جن کے آنے سے زمین سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔ پس روحانی سرسبزی کے لئے الہام کا جاری رہنا بھی ضروری ہے۔

ایک واقعہ حضرت سیٹھ عبدالرحمن مدراسی کا ہے ۔ان میں بڑا اخلاص تھا اور خوب تبلیغ کرنے والے تھے ۔ ابتداء میں ان کی مالی حالت بڑی اچھی تھی اور اس وقت وہ دین کے لئے بڑی قربانی کرتے تھے۔ تین سو چار سو پانچ سو روپے تک ماہوار چندہ بھیجتے تھے۔ خدائی قدرت کہ بعض غلط فیصلوں کی وجہ سے ان کی تجارت بالکل تباہ ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام انہی کے متعلق ہوا تھا کہ

قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

جب یہ الہام ہوا تو پہلے مصرعہ کی طرف ہی خیال گیا اور یہ سمجھا گیا کہ سیٹھ صاحب کا کاروبار درست ہو جائے گا اور دوسرے مصرعہ کی طرف ذہن نہ گیا کسی کا کہ پہلے کام بنے گا اور پھر بگڑ بھی جائے گا۔ جب یہ الہام ہوا اس کے بعد کاروبار پھر چمک اٹھا۔ حالت اچھی ہوگئی مگر پھر دوبارہ خراب ہوگئی اور یہاں تک حالت پہنچ گئی کہ بعض اوقات کھانے پینے کے لئے بھی ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا۔ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عجیب محبت کے رنگ میں ان کا ذکر کیا۔ فرمایا سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا صاحب کا اخلاص کتنا بڑھا ہوا تھا۔ پانچ سو روپے کی رقم تھی جو انہوں نے اس موقع پر بھیجی تھی۔ کسی دوست نے ان کی مشکلات کو دیکھ کر دو تین ہزار روپیہ انہیں دیا کہ کوئی تجارتی کام شروع کر دیں یا برتنوں کی دوکان کھولیں۔ اس میں سے پانچ سو روپیہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھجوا دیا اور لکھا کہ مدت سے میں چندہ نہیں بھیج سکا۔ اب میری غیرت نے برداشت نہ کیا کہ جب خدا تعالیٰ نے مجھے ایک رقم بھجوائی ہے تو میں اس میں سے دین کے لئے کچھ نہ دوں۔ غرض خدمت دین کے لئے ان کا اخلاص بہت بڑھا ہوا تھا۔

ایک جگہ حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہ کس طرح آپ کے دعوے کے بعد کہ آپ مسیح موعود ہیں اور اس لحاظ سے نبی اور رسول بھی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کو یہ مقام ملا ہے نہ کہ کسی اپنی قابلیت کی وجہ سے پھر بھی مسلمانوں کی اکثریت آپ کے خلاف ہوگئی۔ پھر تمام مذاہب کو جو آپ نے چیلنج کیا اس کی وجہ سے عیسائی بھی اور ہندو بھی آپ کے خلاف ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تذلیل کی بڑی کوششیں کی گئیں۔ آپ پر مقدمات قائم کئے گئے حتی کہ متواتر تین ماہ تک عام سرکاری رخصتوں کے علاوہ برابر روزانہ کئی کئی گھنٹے آپ کو عدالت میں کھڑا رہنا پڑتا۔ ایک دن مجسٹریٹ نے اپنی دشمنی کی وجہ سے پانی تک پینے کی اجازت نہیں دی آپ کو۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہم آج ان باتوں کو بھول گئے ہیں مگر اس زمانے کے مخلصین کے لئے یہ ایک بہت بڑا ابتلاء تھا۔ وہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ سنتے تھے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور تیرے نہ ماننے والے دنیا میں ادنیٰ اقوام کی طرح رہ جائیں گے۔ مگر دوسری طرف دیکھتے تھے کہ ایک معمولی چار پانچ سو تنخواہ لینے والا ہندو مجسٹریٹ آپ کو کھڑا رکھتا ہے اور پانی تک پینے کی اجازت نہیں دیتا۔ حتی کہ آپ کے کھڑے کھڑے سر چکرا جاتا ہے اور پاؤں تھک جاتے۔ کمزور ایمان والے حیران ہوتے ہوں گے کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اس قدر وعدے ہیں۔ غرضیکہ یہ بھی ابتلاء تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے وہ نظارہ یاد ہے جس دن ایک کیس کا فیصلہ سنایا جانا تھا۔ ایک دوست تھے جن کو پروفیسر کہا جاتا تھا۔ جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو لوگوں کو یقین تھا کہ مجسٹریٹ ضرور سزا دے دے گا اور بعید نہیں کہ قید کی ہی سزا دے۔ ادھر مخلصین جو تھے احمدی ان کے دل میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں آ سکتا تھا کہ آپ کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس دن عدالت کی طرف سے بھی زیادہ احتیاط کی گئی تھی پہرہ بھی زیادہ تھا یعنی پولیس بہت زیادہ تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر تشریف لے گئے عدالت کے تو دوستوں نے پروفیسر صاحب کو باہر روک لیا کیونکہ ان کی طبیعت تیز تھی۔ پروفیسر صاحب نے ایک بڑا سا پتھر ایک درخت کے نیچے چھپا کر رکھا ہوا تھا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جس طرح ایک دیوانہ چیخ مارتا ہے زار زار روتے ہوئے دفعۃً وہ درخت کی طرف بھاگے اور وہاں سے پتھر اٹھا کر بے تحاشا عدالت کی طرف دوڑے اور اگر جماعت کے لوگ راستہ میں نہ روکتے تو وہ مجسٹریٹ کا سر پھوڑ دیتے۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ مجسٹریٹ ضرور سزا دے دے گا اور اسی خیال کے اثر کے ماتحت وہ اسے مارنے کے لئے آمادہ ہوگئے۔

پس ایسے حالات میں بعض لوگوں کے ایسے ردّعمل ہوتے ہیں۔ کمزور ایمان والے مرتد ہو جاتے ہیں اور مخلصین کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے لیکن بہت زیادہ جذباتی رنگ رکھنے والے جیسا کہ پروفیسر صاحب تھے جذباتی بھی اور غصیلے بھی اور ایسی سوچ رکھنے والے وہ خود بدلہ لینے کی بھی سوچ لیتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو تعلیم اور تربیت ہے جو ہمارے لئے اسوہ ہے اور ایک لائحہ عمل ہے اسے ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ صبر اور حوصلے سے ہم نے ہمیشہ کام لینا ہے۔ انجام کار تو انشاء اللہ تعالیٰ وہی ہونا ہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور صبر اور دعا سے کام لینے والے انشاء اللہ اس کے نظارے دیکھیں گے بھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا جن کا سحری کے اوقات کے بارے میں اپنا ایک نظریہ تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی کس طرح رہنمائی فرمائی وہ بھی عجیب ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہماری

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad